# بخشش کی راہیں

www.KitaboSunnat.com

مرتب
محمد بشیر الطیب بن عطاء اللہ رحمہما اللہ

تخریج و تتمّہ
حافظ ابوبکر عتیق ایم۔اے. بی/ایڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فہرست


| | | |
|---|---|---|
| الف | تقریظ | 11 |
| ب | تقریظ | 12 |
| ج | تقریظ | 14 |
| د | پیش لفظ | 17 |
| | ارکان اسلام | 31 |
| | **مکفرات الذنوب** | 41 |
| 1۔ | التوبہ | 41 |
| 2۔ | الوضوء | 46 |
| 3۔ | مسجد کی طرف نماز کیلئے جانا | 50 |
| 4۔ | اذان کہنا اور اذان کا جواب دینا | 53 |
| 5۔ | اذان کے بعد دعا | 57 |
| 6۔ | فرض نماز | 59 |
| 7۔ | جمعۃ المبارک کی نماز | 62 |
| 8۔ | رات کا قیام | 63 |
| 9۔ | آمین کہنا | 66 |
| 10۔ | رکوع کرنا | 67 |
| 11۔ | سجدہ کرنا | 68 |
| 12۔ | درود شریف پڑھنا | 70 |
| 13۔ | نماز کے بعد ذکر | 73 |
| 14۔ | مال کی زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات | 77 |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| | | |
|---|---|---|
| 15- | فرضی ونفلی روزے | 80 |
| 16- | حج وعمرہ | 82 |
| 17- | علم سیکھنا | 85 |
| 18- | قرآن مجید کی تعلیم وتلاوت | 89 |
| 19- | صبر کرنا | 92 |
| 20- | تقویٰ اختیار کرنا | 96 |
| 21- | اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا | 97 |
| 22- | مجلس سے فارغ ہوکر دعا پڑھنا | 101 |
| 23- | اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونا | 103 |
| 24- | السلام علیکم کہنا اور مصافحہ کرنا | 105 |
| 25- | اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرنا | 109 |
| 26- | مریض کی تیمارداری کرنا | 113 |
| 27- | یتیم کی دیکھ بھال کرنا | 115 |
| 28- | والدین کی تابعداری | 117 |
| 29- | صلہ رحمی کرنا | 120 |
| 30- | اخلاقِ حسنہ | 124 |
| 31- | مسلمان بھائی کی تنگ دستی میں مدد کرنا | 127 |
| 32- | لڑکیوں کی پرورش کرنا | 130 |
| 33- | بچپن میں اولاد کا فوت ہونا | 133 |
| 34- | میت کو غسل دینا اور پردہ پوشی کرنا | 138 |
| 35- | میت کی نماز جنازہ پڑھنا اور دفن کرنا | 139 |
| 36- | زبان کی آفتوں سے بچنا | 141 |
| 37- | پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنا | 145 |
| 38- | انصاف کرنا | 149 |
| 39- | اللہ تعالیٰ سے پُر امید رہنا اور حسن ظن رکھنا | 152 |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| | | |
|---|---|---|
| 40۔ | شرم وحیاء کا ہونا | 159 |
| 41۔ | جہاد اور جہاد کیلئے مال خرچ کرنا | 161 |
| 42۔ | متفرق اعمال حسنہ کا بیان | 168 |
| 43۔ | بھائی کے پس پشت دعا کرنا | 183 |
| 44۔ | دعا کی فضیلت | 185 |
| 45۔ | قرآنی دعائیں | 189 |
| 46۔ | دعائیں احادیث رسول ﷺ | 191 |
| 47۔ | اختتام مکفرات الذنوب | 199 |
| 48۔ | جنت اور اس کی حقیقت | 200 |
| 49۔ | جنت کی قیمت | 212 |
| 50۔ | جنت کی جانی قیمت | 213 |
| 51۔ | جنت کی مالی قیمت | 221 |
| 52۔ | جنت کی قیمت اعمالِ صالحہ | 227 |
| | تتمہ (خطرناک گناہ) | 232 |
| | کبیرہ گناہ | 235 |
| 1۔ | اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا | 235 |
| 2۔ | سحر' جادو کرنا' کرانا | 238 |
| 3۔ | اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کرنا | 239 |
| 4۔ | بدفال اور بدشگونی لینا شرک ہے | 242 |
| 5۔ | پاکدامن' ایمان دار عورتوں پر جھوٹی تہمت لگانا | 243 |
| 6۔ | چوری کرنا | 244 |
| 7۔ | شراب اور نشہ آور چیزوں کا پینا اور استعمال کرنا | 245 |
| 8۔ | جھوٹی گواہی دینا | 247 |
| 9۔ | ناحق قتل کرنا | 250 |
| 10۔ | جھوٹی قسم کھانا | 252 |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| | | |
|---|---|---|
| 11- | غیر اللہ کی قسم کھانا | 254 |
| 12- | جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینا | 256 |
| 13- | بلا عذر نماز کو بے وقت ادا کرنا | 257 |
| 14- | زکوٰۃ ادا نہ کرنا | 259 |
| 15- | یتیم کا مال ناجائز کھانا | 262 |
| 16- | بدکاری' زنا کرنا | 264 |
| 17- | اغلام بازی (لواطت کا مرتکب ہونا) | 267 |
| 18- | سود خوری | 269 |
| 19- | رشوت لینا اور دینا | 272 |
| 20- | آنحضرت ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا | 274 |
| 21- | ناپ تول میں کمی کرنا | 276 |
| 22- | قدرت رکھنے کے باوجود حج نہ کرنا | 280 |
| 23- | جواء کھیلنا | 282 |
| 24- | خودکشی کرنا | 384 |
| 25- | حرام مال کمانا اور کھانا | 287 |
| 26- | سنت کا ترک کرنا | 289 |
| 27- | ماہ رمضان میں جان بوجھ کر روزہ ترک کر دینا | 292 |
| 28- | والدین کی نافرمانی کرنا | 294 |
| 29- | غیبت کرنا | 296 |
| 30- | علم کا چھپانا | 298 |
| 31- | بیوی کا اپنے خاوند کی نافرمانی کرنا | 300 |
| 32- | خاوند کے خلاف بیوی کو بھڑکانا | 303 |
| 33- | عورتوں کا بے پردہ اور بن سنور کر نکلنا | 305 |
| | مفاسد اور خرابیاں | 308 |
| | صغیرہ گناہ | 309 |
| | المراجع والمصادر | 319 |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ذَنْباً لَسْتُ مُحْصِيْهِ رَبَّ الْعِبَادِ إِلَيْهِ الْوَجْهُ وَالْعَمَلُ

ترجمہ۔ میں اللہ تعالیٰ سے جو تمام بندوں کا رب جس کی طرف توجہ اور قصد ہے جس کیلئے عمل ہیں اپنے تمام گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں جنہیں میں شمار نہیں کر سکتا۔

# بخشش کی راہیں


مرتب

محمد بشیر الطیب بن عطاء اللہ رحمہما اللہ

سابق خطیب مسجد عبداللہ بن عمرؓ

وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیہ

الجھرا کویت

تخریج وتتمّہ

حافظ ابوبکر عتیق ایم۔اے. بی/ایڈ

خطیب مسجد عبداللہ بن عمرؓ

وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیہ

الجھرا کویت


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جملہ حقوق بحق مؤلف واولاد محفوظ ہیں

نام کتاب: **بخشش کی راہیں**

مرتب: محمد بشیر الطیب بن عطاء اللہ رحمہما اللہ

تخریج وتتمہ وترتیب نو: حافظ ابوبکر عتیق ایم۔اے ربی۔ایڈ

پروف ریڈنگ: حافظ محمد ابوسفیان سلفی 0300-7412533

معاون: محمد ادریس شاہد ایم۔اے عربی مدیر کلیۃ الاسلامیہ کوٹلی نواب

ناشر: محمد رفیق صابر۔مکتبہ حسین محمد مسجد علی مرتضٰی ،نور روڈ صدیقیہ کالونی۔بادامی باغ لاہور۔

تعداد: 1100 (گیارہ سو)

تاریخ:اشاعت اول: نومبر 2004ء

تاریخ:اشاعت دوم: مارچ 2013

**مدرسہ ابن قیمؒ لتحفیظ القرآن الکریم**

جی ٹی روڈ،موڑ ایمن آباد گوجرانوالہ

فون۔ 0300-7412533 -۰۰۹۲۳۴۵۴۰۲۳۸۱۲

**ملنے کا پتہ:**

حاجی محمد انور شاہد 0311-4520136

حافظ محمد اکرام 0311-4520137

حاجی محمد رفیق صابر 0300-8122950

حاجی بشیر احمد 0311-4520140

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# انتساب

دین اسلام اور مسلک حق کی مقدس راہ میں زندگی کی اس حقیر خدمت کو بارگاہِ رب العالمین میں عرض قبولیت پیش کرتے ہوئے اپنے لائق احترام والدین مرحومین کے نام منسوب کرتا ہوں جن کی خواہش اور محنت وتوجہ سے دینی شعور اجاگر ہوا اور خاص کر اس جلیل القدر ہستی کہ جس کا وجود سایہ رحمت ہے' جس کی گود گہوارہ شفقت ہے' جس کی بے لوث دعاؤں سے دنیا میں فرحت' راحت اور رفعت نصیب ہوئی اور میرے راستے کی ہر ظلمت ضیاء میں تبدیل ہوگئی جس نے اپنی ناداری و بیوگی اور افلاس کے صبر آزما عالم میں کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم وتبلیغ کیلئے مجھے تاحیات وقف کر دیا۔

**رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْراً**

محمد بشیر الطیب بن عطاء اللہ کھوکھر
مسجد خالد بن بکیر القصر الجھراء۔کویت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارشاد رب العالمین جل وعلیٰ

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيْعاً إِنَّه' هُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ☆﴾

ترجمہ۔ (میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ واقعی وہ بڑی بخشش (اور) نہایت رحم والا ہے۔ (الزمر۔۵۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆فرمان رحمۃ للعالمین ﷺ

عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ یَقُوْلُ!
"قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یَا ابْنَ آدَمَ ' اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَاکَانَ مِنْکَ وَلَا اُبَالِیْ' یَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ وَلَااُبَالِیْ' یَا ابْنَ آدَمَ ' اِنَّکَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقِرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ' ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا ' لَاَتَیْتُکَ بِقِرَابِهَا مَغْفِرَه(الحدیث حسنه الترمذی وصححه الألبانی و سنن دارمی ج ۳ ص ۲۳۰)

ترجمہ۔ ''حضرت انس بن مالک خادم رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! تو نے جب تک مجھ سے مانگا اور جب تک مجھ سے امیدیں وابستہ کیں میں تجھے معاف کر دیتا ہوں۔ خواہ جیسے بھی گناہ تجھ سے سرزد ہو جائیں اور مجھے اس کی کچھ پروانہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی کا خواستگار ہو جائے تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین بھر کر گناہ لیکر آئے لیکن میرے ساتھ کسی کو بھی تو نے شریک نہ بنایا ہو تو میں زمین بھرنے کے برابر مغفرت کے ساتھ تجھے ملوں گا''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کریم۔ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ" (القمر. ۵۳)

ترجمہ:۔ ''اور ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے''۔

## وقال الشاعر

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ صَغِيْراً اِنَّ الصَّغِيْرَ غَدًا يَعُوْدُ كَبِيْراً

ترجمہ۔یعنی صغیرہ گناہوں کو بھی حقیر اور ناچیز نہ سمجھ یہ صغیرہ کل کبیرہ ہو جائیں گے۔

اِنَّ الصَّغِيْرَ وَلَوْ تَقَادَمَ عَهْدُهٗ عِنْدَ الْاِلٰهِ مُسَطَّرًا تَسْطِيْرًا

ترجمہ۔ گو گناہ چھوٹے ہوں اور انہیں کئے ہوئے بھی عرصہ گزر چکا ہو' اللہ تعالیٰ کے پاس وہ صاف صاف لکھے ہوئے موجود ہیں [تفسیر ابن کثیر ۴/ ۳۱۸]

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ يَغْفَلُ سَاعَةً وَلَا اَنَّ مَا يَخْفٰى عَلَيْهِ يَغِيْبُ

ترجمہ۔ کسی گھڑی بھی اللہ تعالیٰ کو بے خبر نہ گمان کر اور مخفی سے مخفی کام کو بھی اس پر مخفی نہ مان

اِذَا مَا خَلَوْتَ الدَّهْرَ يَوْماً فَلَا تَقُلْ خَلَوْتُ وَلٰكِنْ قُلْ عَلَيَّ رَقِيْبُ

ترجمہ۔ جب تو بالکل تنہائی اور خلوت میں ہو اس وقت بھی یہ نہ کہہ کہ میں اکیلا ہوں بلکہ کہتا رہ کہ تجھ پر ایک نگہبان ہے (یعنی اللہ تعالیٰ) [تفسیر ابن کثیر ۴/ ۳۶۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# تقریظ

**الحمد لله رب العالمين ، والصلوٰة والسلام علىٰ خير خلقه محمد وعلىٰ آله واصحابه اجمعين ، ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين. اما بعد!**

زیر نظر کتاب ''بخشش کی راہیں'' اپنے موضوع سے متعلق آیات و احادیث کا گراں قدر مجموعہ ہے۔ ایک طرف اس میں مسلم معاشرہ میں سرزد ہونے والے گناہوں کی نشاندہی کی گئی ہے تو دوسری طرف توبہ اور اعمال صالحہ کے ذریعہ انہیں معاف کروانے کا حل تلاش کیا گیا ہے۔

یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت اہم ہے۔ عوام وخواص کیلئے یکساں مفید ہے اسے ہر دردمند مسلمان کے پاس ہونا چاہیے۔

اس کتاب کے مصنف مولانا محمد بشیر الطیب حفظہ اللہ۔ مشہور داعی اور شعلہ بیان مقرر وخطیب ہیں انہوں نے اپنی اس کتاب کو بڑی محنت اور جذبہ و خلوص سے مرتب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور ان کیلئے سرمایہ آخرت بنائے۔

صلاح الدین مقبول احمد
۲/۸/۲۰۰۴م

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# تقریظ

بشری کمزوریوں کا تقاضا ہے کہ انسان سے خطاء ونسیان کا صدور ناگزیر ہے۔ معصومیت کے مقام ارفع واعلیٰ پر اللہ تعالیٰ نے صرف انبیاء ورسل علیہم السلام کو فائز فرمایا ہے باقی تمام انسان معرض سھو وذھول ہیں۔ پھر عصر حاضر کے مادی اور پرفتن دور میں دین اسلام سے جس قدر بُعد اور اس کی تعلیمات کے ساتھ جس قدر بے اعتنائی بڑھ رہی ہے اسی قدر انسان وادی عصیان کی پر پیچ راہوں میں الجھ کر جادہ مستقیم سے ہٹ رہا اور اخروی کامیابی کے مواقع کھو رہا ہے۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہے کہ امت کے بہی خواہ علماء کرام وارثت نبوی کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ ہر دور میں **"الدین النصیحة"** کے تحت اہل جہاں کو سود وزیاں سے آگاہ کرتے' کامرانیوں کی طرف راہنمائی کرتے اور نامرادیوں کی ذلت سے بچنے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ اسی سلسلے کی کڑی زیر نظر رسالہ ہے جو آیات قرآنی اور فرامین رحمۃ للعالمین ﷺ سے مرصع اور گوہر ہائے بیش بہا کی زریں لڑی ہے جسے ہمارے فاضل دوست مولانا محمد بشیر الطیب خطیب مسجد عبداللہ بن عمرؓ (کویت) نے اپنے مسلمان بہن بھائیوں کیلئے بڑی محنت اور عرق ریزی سے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کے انوار وتجلیات کی روشنی میں مرتب کر کے ایک بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ یہ رسالہ اپنے مسلمان بہن بھائیوں کے ساتھ ان کی ہمدردی اور دلی خیر خواہی کا مظہر اور ان کے قومی درد کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اس پرفتن دور میں انہوں نے اہل جہاں کو اپنے نامہ اعمال کی سیاہی کو دھلوانے اور اپنے گناہ اور خطائیں بخشوانے کے مختلف ذرائع اور وسائل سے متعارف اور روشناس کروایا ہے تاکہ کسی سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو وہ مایوس نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں اپنا دامن تر کر لے اور اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اخروی زندگی کو سنوارنے کیلئے اعمال صالحہ کا ذخیرہ جمع کرے۔ مصروفیت کے اس دور میں جب کہ لوگ بڑی بڑی ضخیم کتابوں کے مطالعہ سے جی چراتے ہیں۔ محترم طیب صاحب نے انتہائی محنت سے ان مفید معلومات کو انتہائی مختصر، جامع اور دلنشین انداز میں جمع کر کے مصروف لوگوں کیلئے ایک نایاب تحفہ پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ شیخ محترم کی اس محنت و کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور عوام الناس کو اس سے استفادہ کرنے اور ان جمع شدہ ہیرے و جواہرات کو اپنی زندگی کی زینت بنانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

کتبہ:۔ عبدالخالق محمد صادق

کویت ۲۴/۱/۲۰۰۴م

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# تقریظ

**الحمد لله رب العالمين ' والصلاة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين ' وعلىٰ آله وصحبه اجمعين ' ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين. اما بعد!**

بندہ مومن خطار کار تو ہے ہی' لیکن بہترین خطار کار وہ ہوتا ہے جو اپنی خطاؤں کو اللہ تعالیٰ سے معاف کروانے کیلئے ہر دم فکر مند رہتا ہے اور اس کیلئے عملی طور پر جدوجہد بھی کرتا ہے' تا کہ اس کے گناہ مٹ جائیں اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں:

**☆إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَأَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَن يَّقَعَ عَلَيْهِ ' وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى أَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا (صحيح البخارى ' كتاب الدعوات) (حديث نمبر ۵۸۳۳)**

ترجمہ۔ ''بے شک مومن اپنے گناہوں کو یوں تصور کرتا ہے کہ جیسے وہ کسی پہاڑ کے دامن میں بیٹھا ہو اور اسے اندیشہ ہو کہ یہ پہاڑ اس کے اوپر گرنے والا ہے' جبکہ فاجر اپنے گناہوں کو یوں تصور کرتا ہے کہ جیسے ایک مکھی آ کر اس کے ناک پر بیٹھتی ہے' یہ ہاتھ کا اشارہ کرتا ہے اور وہ اڑ کر چلی جاتی ہے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اس اثر سے معلوم ہوا کہ مومن ہی اپنے گناہوں کی خطرناکی کو محسوس کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے خوفزدہ رہتا ہے' رہا فاسق و فاجر انسان تو اسے گناہوں کی کوئی پروا ہوتی ہے اور نہ اللہ کے عذاب کا اسے کوئی خوف ہوتا ہے۔

اور مومن جب اپنی خطاؤں کی طرف دیکھتا ہے اور دوسری طرف اسے اللہ کے عذاب کا ڈر بھی ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے' اور ان نیک اعمال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کو بجا لاتا ہے جو اس کی خطاؤں کا کفارہ بن جاتے ہیں' کیونکہ نیک اعمال ہی وہ چیز ہیں کہ جنہیں اخلاص و محبت کے ساتھ سرانجام دیا جائے تو اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے خطا کار انسان کی خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے' فرمان الٰہی ہے ﴿اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ☆﴾(هود/ ۱۱۴)

ترجمہ۔ ''یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں''۔

اور ارشاد نبویؐ ہے

ترجمہ۔ ''پانچوں نمازیں' جمعہ دوسرے جمعہ تک' اور رمضان دوسرے رمضان تک' ان کے مابین ہونے والے گناہوں کو دور کرنے والے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے''۔(مسلم)

یاد رہے کہ اگر انسان اپنے گناہوں کے متعلق بالکل بے خوف ہو جائے اور انہیں معاف کروانے کیلئے نہ تو سچی توبہ کرے اور نہ ہی نیک اعمال سرانجام دے تو اس کا دل نہ صرف زنگ آلود ہو جاتا ہے بلکہ زنگ کی وجہ سے بالکل کالا و سیاہ ہو جاتا ہے' جس کے بعد گناہوں کے برے اثرات اور ان کے خطرناک نتائج کا احساس اس کے دل سے ختم ہو جاتا ہے اور وہ کھلم کھلا اور پوری دیدہ دلیری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی شروع کر دیتا ہے' والعیاذ باللہ!

ارشاد نبویؐ ہے:

☆إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ ' فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهٗ ' وَإِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ' وَهُوَالرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَاللّٰهُ (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ)

"الترمذی ' کتاب تفسیر القرآن 'حدیث نمبر ۳۲۵۷"

ترجمہ۔ ''بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے' اگر وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس گناہ کو چھوڑ دیتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے اور معافی طلب کر لیتا ہے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے' اور اگر وہ گناہ پر گناہ کئے جائے تو سیاہی بڑھتی جاتی ہے حتی کہ اس کے پورے دل پر چھا جاتی ہے' یہی وہ زنگ ہے جسے اللہ نے ذکر کیا ہے' (ترجمہ: یوں نہیں' بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ چڑھ گیا ہے")

**قارئین کرام!** مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ ہر شخص کو اپنے گناہوں پر اللہ تعالیٰ سے بے خوف ہونے کی بجائے فکر مند رہنا چاہیے اور اپنی فکر مندی کا ثبوت ان نیک اعمال کو سرانجام دے کر پیش کرنا چاہیے جو اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں۔ تو ایسے اعمال کون سے ہیں جن کے متعلق کتاب اللہ اور حدیثِ رسول ﷺ میں خصوصی طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ یہ گناہوں کو مٹانے والے ہیں؟ اور ان سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی نصیب ہوتی ہے؟ اور ایسے وسائل کون سے ہیں کہ جنہیں خصوصیت کے ساتھ تکفیرِ سیئات کے اسباب کے طور پر ذکر کیا گیا ہے؟ انہی سوالوں کے جوابات ڈھونڈنے کی ایک سنجیدہ کوشش ہمارے محترم بزرگ مولانا محمد بشیر الطیب حفظہ اللہ نے زیرِ نظر کتاب میں کی ہے' مولانا موصوف نے کوئی پچاس کے قریب ایسے اعمال ذکر کئے ہیں جو کہ کتاب وسنت کی روشنی میں کفارہ ذنوب ہیں' ان میں توحید' اتباع سنت' توبہ' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' تقویٰ' صبر' توکل' اسلامی آداب واخلاق حسنہ اور جہاد وغیرہ شامل ہیں۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ یہ قرآن وسنت کے دلائل سے خوب مزین ہے' اور اس سے زیادہ خود مولانا موصوف کا جذبہ دعوت وتبلیغ ہے جو یقیناً قابل تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور اس کتاب کو ان کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے۔

آمین ثم آمین

کتبہ: حافظ محمد اسحاق زاہد

**غفر الله ولو الديه ولجميع المسلمين**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# بسم اللہ الرحمن الرحیم

## پیش لفظ

**الحمدلله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الاالله وحده لا شريک له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله ‘اما بعد! فان خيرالحديث كتاب الله وخيرالهدى هدى محمدﷺ وشرالامور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة فى النار**

ترجمہ ”سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں (اس لئے) ہم اس کی تعریفیں کرتے ہیں اور (اپنے ہر کام میں) اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم اس (رب العالمین) سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں۔ اور ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے (بھی) اس کی پناہ میں آتے ہیں۔ (یقین مانئے) کہ جسے اللہ تعالیٰ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ (خود ہی) اپنے در سے دھتکار دے اس کیلئے کوئی راہبر نہیں ہوسکتا اور ہم (پورے یقین کے ساتھ) گواہی دیتے ہیں کہ معبود برحق (صرف) اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور (اسی یقین کے ساتھ) ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمدﷺ اس کے خاص بندے اور (آخری) رسولﷺ ہیں۔ (اس) حمد وصلاۃ کے بعد (یقیناً) تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام راستوں سے بہتر راستہ محمد مصطفیٰﷺ کا ہے‘ اور تمام کاموں میں بدترین کام وہ ہیں جو اللہ کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں۔ (یاد رکھو) دین میں جو کام نیا نکالا جائے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

## برادران اسلام

ویسے تو ہر انسان گناہگار ہے صرف انبیاء کرام علیہم السلام کی جماعت ہی گناہوں سے پاک ومعصوم ہے' باقی تمام اولاد آدم خطا کار ہے۔جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے

☆[كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ]

ترجمہ ''آدم کا ہر بیٹا خطا کار ہے اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو بہت زیادہ توبہ کرنے والے ہیں''۔(۱) [صحیح الجامع الصغیر نمبر ۴۵۱۵ ج' ۲ ص' ۸۳۱۔الترمذی ج' ۲ ص ۳۰۵ (البانی) رقم الحدیث ۲۰۲۹۔ابن ماجہ جلد۲ ص ۴۱۸۔رقم الحدیث ۳۴۲۸ باب ذکر التوبۃ]

لہذا چاہیے کہ ہم وہ کام کریں کہ جن سے ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوتا رہے' اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ کا منشاء ومقصود بھی یہی ہے کہ اہل ایمان ایسے اعمال کریں جن سے ان کے ان گناہوں کو مٹا دیا جائے جو (گناہ) بشری تقاضوں سے انسان سے سرزد ہو جاتے ہیں۔اللہ غفور رحیم اور ہمارے نبی رحمۃ للعالمین ﷺ نے کس طرح ہماری زندگی میں ہی گناہوں کو مٹانے کا اہتمام کیا ہے تاکہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو گناہوں سے پاک ہو کر نامہء اعمال دائیں ہاتھ میں لیکر حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ فرما رہے ہوں۔ ﴿يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ☆﴾(الزخرف/ ٦٨)

ترجمہ: ''میرے بندو! آج تم پر کوئی خوف ہے اور نہ تم (بددل اور) غمزدہ ہو گے''۔

آیئے! اب ان اعمال کا جائزہ لیں کہ جن کی وجہ سے ہمارے گناہوں اور سیئات کو مٹا دیا جاتا ہے' اس سلسلہ میں ہم پہلے کتاب اللہ سے آیات کریمہ کو پیش کرتے ہیں اور پھر سنت نبوی ﷺ سے ارکان اسلام اور دیگر موضوعات سے ان کو نقل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرنے کی کوشش کریں گے اور احادیث کے اس مجموعہ کو پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی جو محدثین کے معیار کے اوپر پورا اتریں تا کہ رطب و یابس میں امتیاز ہو سکے جس سے قاری کو کوئی پریشانی نہ ہو اور وہ گناہوں کو مٹانے والے اعمال سے بخوبی واقفیت ہو سکے۔ واللہ الموفق۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا :

۱۔ ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ☆﴾ (الزمر/۵۳)

ترجمہ: ''(اے میرے پیغمبر ﷺ) کہہ دیجئے! کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ' یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ واقعی وہ بڑی بخشش والا نہایت رحم والا ہے۔

۲. ﴿وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ☆﴾(الاعراف/ ۱۵۳)

ترجمہ: ''اور جن لوگوں نے گناہ کے کام کئے پھر وہ ان کے بعد توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد ضرور گناہ معاف کر دینے والا' رحم کرنے والا ہے۔

۳. ﴿ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ☆﴾ (النحل' ۱۱۹)

ترجمہ ''جو کوئی جہالت سے برے عمل کر لے پھر توبہ کر لے اور اصلاح بھی کر لے تو پھر آپ کا رب بلاشک وشبہ بڑی بخشش والا' نہایت مہربان ہے''۔

۴. ﴿اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا☆﴾(النساء ۱۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آ جائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بڑے علم والا' حکمت والا ہے''۔

۵. ﴿وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّئَاتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ☆﴾ (الشوریٰ/۲۵)

ترجمہ: ''وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو (سب) جانتا ہے''۔

۶. ﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ☆﴾ (العنکبوت/۷)

ترجمہ: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ (بمطابق سنت کام) کئے ہم ان کے تمام گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور انہیں ان کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے''۔

۷. ﴿لِّیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِیْنَ فِیْهَا وَیُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْمًا☆﴾ (الفتح / ۵)

ترجمہ: ''تاکہ مومن مردوں اور عورتوں کو ان جنتوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کے گناہ دور کر دیگا' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔

۸. ﴿فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ☆﴾ (ال عمران / ۱۹۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ: ”اس لئے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کئے گئے‘ میں ضرور ضرور انکی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں‘ یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے“۔

۹. ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ☆ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ☆يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ☆ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ“☆﴾ (الصف ۱۰‘۱۱‘۱۲‘۱۳)

ترجمہ: ”اے اہلِ ایمان! کیا تجھے اس تجارت سے آگاہ کر دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے۔ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تمہیں اس کا علم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہیں ہوں گے‘ یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور تمہیں ایک دوسری (نعمت) بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے‘ ایمان والوں کو خوشخبری دے دو“۔

۱۰. ﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ☆﴾

(البقرة/ ۲۷۱)

ترجمہ: ''اگر تم صدقہ خیرات کو ظاہر کرو تو وہ بھی اچھا ہے اور اگر تم اسے پوشیدہ پوشیدہ مسکینوں کو دے دو تو وہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال کی خبر رکھنے والا ہے''۔

۱۱. ﴿إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ☆﴾ (النساء / ۳۱)

ترجمہ: ''اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے' تو ہم تمہارے (چھوٹے) گناہ دور کر دیں گے اور عزت و بزرگی کی جگہ داخل کر دیں گے''۔

۱۲. ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ☆﴾

(التحریم / ۸)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں سچی اور خالص توبہ کرو عجب نہیں تمہارا پروردگار (توبہ کی وجہ سے) تمہاری برائیاں تم سے دو کر دے (معاف کر دے) اور تم کو ان باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' جس دن اللہ تعالیٰ (اپنے) پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے شرمندہ (ورسوا) نہ کرے گا ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آگے اور داہنی طرف دوڑتا ہو گا وہ یوں دعا کر رہے ہوں گے' اے ہمارے پروردگار! ہمارے لئے ہمارے نور کو اخیر تک پورا کر دے اور ہم کو بخش دے' یقیناً تو سب کچھ کر سکتا ہے''۔

قارئین کرام کو معلوم ہونا چاہیے! اصل موضوع مکفرات الذنوب والخطایا کے متعلق کچھ مزید لکھنے سے پہلے گناہوں کے متعلق وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

**ذنوب جمع ہے ذنب کی جس کا معنی ہے گناہ' قصور' جرم۔ [ المنجد]**

**گناہ دو طرح کے ہیں۔ (۱) صغیرہ (۲) کبیرہ**

**۱۔ گناہ کبیرہ:** اس کی تعریف میں علماء نے اختلاف کیا ہے' سب سے زیادہ صحیح تعریف وہ ہے جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور وہ یہ ہے ''ہر وہ گناہ جس پر اللہ تعالیٰ نے جہنم' لعنت' غضب یا عذاب کی وعید سنائی ہو وہ کبیرہ گناہ ہوتا ہے۔[تفسیر الطبری ج' ۴ ص' ۴۴ دارالکتب العلمیہ۔ بیروت۔ لبنان]

**۲۔ گناہ صغیرہ:** صغیرہ گناہ کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ ''ہر وہ گناہ کہ جس پر نہ دنیا میں کوئی حد قائم ہوتی ہو اور نہ ہی آخرت میں اس پر جہنم' لعنت یا غضب کی وعید سنائی گئی ہو۔[ شرح العقیدۃ الطحاویۃ ص' ۳۷۱ تحقیق جماعۃ من العلماء' المکتب الاسلامی جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی وکتاب الکبائر۔ للشیخ محمد بن عبدالوھاب ص' ۲۵]

آج کا باشعور طبقہ اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ یہ دور کہ جس میں ہم سانس لے رہے ہیں ایسا پرفتن دور ہے کہ جس میں نافرمانی' خواہشات بد' برائی' بے حیائی اور اوچھی حرکتوں اور کمینہ خصلتوں کا سیلاب امنڈ آیا ہے۔ بھلے اور برے کی تمیز اٹھ گئی ہے' نیکی پر بدی اور بدی پر نیکی کا لیبل چڑھا ہوا ہے۔ کھلے بندوں گناہ کیا جاتا ہے۔ چند افراد کو چھوڑ کر عام لوگوں کے دلوں سے گناہ اور معصیت کا احساس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تک مٹ چکا ہے۔ اصلاح احوال کا ایسا کوئی فارمولا نظر نہیں آتا کہ جس سے اس دور کے عام لوگوں کو معصیت اور منکر سے باز رکھا جا سکے۔ آج بے حیائی' بے پردگی اور آوارگی کا بازار گرم ہے اور دوسری طرف مساجد اور تقرب الہیٰ کی بارگاہیں سنسان پڑی ہیں۔ اور عوام اپنے ان گناہوں پر فخر کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں' خوف الہیٰ' مکفرات الذنوب اور اعمال صالحہ کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں بلکہ جہالت نے ہر مقام پہ ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ ہماری نئی پود اور بالخصوص مسلم نوجوانوں نے غیر مسلم اقوام کے اطوار کو اپنا شیوہ اور طریقہ بنالیا ہے۔

(حالانکہ نبی ﷺ نے فرمایا [مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ] جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں ہے"۔ (صحیح سنن ابوداؤد ج' ۲ ص' ۷۶۱۔ باب ماجاء فی الاقبیۃ۔ کتاب اللباس)

بری عادتوں اور ناپاک خصلتوں کو آنکھیں بند کر کے اپنا لیا ہے۔ آج زہریلے افکار' تباہ کن خیالات اور مسموم نظریات کا ایمان و یقین اور دین و شریعت سے براہ راست تصادم ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ سب اس بات کا نتیجہ ہے کہ ہمارے نزدیک گناہ کی کوئی اہمیت نہیں' حالانکہ بڑے بڑے گناہ تو ایک طرف' چھوٹی چھوٹی غلطیوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ اس لئے ہی گناہوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے کبیرہ اور صغیرہ گناہ۔ یعنی بڑے گناہ اور چھوٹی چھوٹی خطائیں۔

اب جہاں تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا تعلق ہے' گناہ کبیرہ ہوں یا صغیرہ' نافرمانی تو دونوں ہی میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے صغیرہ سے یہ مراد نہیں کہ ان گناہوں کو کرنے سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ حرج تو ان صغیرہ گناہوں کا ارتکاب کرنے سے بھی ہوتا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ حرج اتنا شدید نہیں ہوتا جتنا کبیرہ گناہوں کا ہوتا ہے۔ مثلاً آپ کسی بے گناہ شخص کو تھپڑ رسید کریں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یا کسی بے گناہ شخص کو قتل کر دیں۔ گناہ تو دونوں صورتوں میں ہو گا مگر ظاہر ہے کہ دونوں گناہ ایک درجہ کے نہیں ہوں گے۔

کسی بے گناہ کے تھپڑ کھا لینے سے معاشرہ میں وہ اندوہ ناک اور تباہ کن اثرات پیدا نہیں ہوں گے جو کسی بے گناہ کے قتل ہو جانے سے ہوں گے۔ تاہم اس حقیقت کے باوجود کہ چھوٹے چھوٹے گناہ اتنے مہلک نہیں ہوتے جتنے بڑے گناہ ہوتے ہیں۔ اور چھوٹے گناہوں سے بھی بچے رہنے کی تاکید اس لئے کی جاتی ہے کہ اول تو گناہ چھوٹے ہوں یا بڑے' سب گناہ ہی ہوتے ہیں۔ دوسرے اس لئے بھی کہ چھوٹے گناہوں سے لا پروائی سے مبتلا رہنے کے باعث جھجک دور ہوتی جاتی ہے اور پھر انسان بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اگر انسان صغائر یعنی چھوٹے گناہوں سے محتاط رہے تو پھر توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ کبائر یعنی بڑے بڑے گناہوں سے تو اور بھی زیادہ دور رہنے کی کوشش کرے گا۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جن گناہوں کو صغیرہ یعنی چھوٹا کہا جاتا ہے وہ بڑے گناہ کے مقابلہ میں چھوٹا ہے ورنہ ہر گناہ اس حیثیت سے کہ اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کا وصفِ بد پایا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے ہر گناہ ایک قبیح جرم ہے۔ گھاس پھونس کے چھپر کیلئے جیسے ایک انگارہ مہلک ہے' اسی طرح چھوٹی سی چنگاری بھی خطرناک ہے وہ بھی جب بھڑک اٹھتی ہے تو انگارہ بن جاتی ہے۔ اس لئے گناہوں میں صغیرہ اور کبیرہ کی تقسیم ان کی باہمی نسبت کے اعتبار سے ہے۔ صغیرہ گناہوں کو بھی بے پروائی سے کرنا اپنی ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ صغیرہ گناہوں کے مضرات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں' یوں تو گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے مگر کبیرہ گناہوں سے توبہ کرنا تو نہایت ضروری ہے اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ صغیرہ گناہ بھی متواتر کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے' بلکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صغیرہ گناہ جب بار بار کیا جاتا ہے تو وہ ایک مرتبہ کبیرہ گناہ کر لینے کی بہ نسبت قلب انسانی کو زیادہ سیاہ کر دیتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سخت پتھر پر پانی کے ایک ایک قطرہ کا متواتر ٹپکنا اور یک بارگی موسلا دھار بارش کا برس جانا یہ ظاہر ہے کہ قطرہ باوجودیکہ حقیر اور بہت ہی بے وقعت چیز ہے مگر بار بار پڑنے کی وجہ سے ایک نہ ایک دن پتھر میں بھی سوراخ کر دیتا ہے برخلاف موسلا دھار بارش کے اگرچہ وہ کئی لاکھ قطروں کا مجموعہ ہوتی ہے مگر یکبارگی برسنے سے اس کا وہ اثر نہیں ہوتا جو ایک قطرہ آہستہ آہستہ کر دکھاتا ہے۔

اس طرح چھوٹا گناہ آہستہ آہستہ دل پر جو اثر کرتا ہے وہ کبیرہ گناہ کے یک بارگی اثر کی بہ نسبت بہت زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ اس کی کئی وجوہ ہیں۔

1۔ اول یہ کہ صغیرہ گناہ کی ذہن میں وقعت نہیں ہوتی اور اس کو معمولی گناہ سمجھ کر بے پروائی کی جاتی ہے۔ برخلاف کبیرہ گناہ کے کہ اس کی بڑائی کے سبب امید ہے کہ اس سے بچنے اور باز آ جانے کی طرف توجہ ہو جائے۔

2۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ صغیرہ گناہ کو بسا اوقات انسان نعمت سمجھتا ہے اور خوش ہوتا ہے چنانچہ لوگوں کو کہتے سنا گیا ہے ''دیکھا میں نے اس کو کیونکر جواب دیا' دیکھا میں نے اس سے کیسا بدلہ لیا' دیکھا میں نے اس کی آبرو کیسے خاک میں ملا دی' دیکھا میں نے اسے کیسے دھوکہ دیا''۔ یعنی میں نے' میں نے' میں نے کہہ کر خوش ہوتا ہے اور اپنے عمل قبیح پر خوش ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ گناہ پر خوش ہونا زیادہ مضرت رساں اور قلب (دل) کو زیادہ سیاہ کرنے والا ہوتا ہے۔

3۔ تیسرا سبب یہ ہے کہ صغیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا اکثر حق تعالیٰ کی پردہ پوشی کو اپنی کرامت اور بزرگی سمجھنے لگتا ہے۔ یعنی خیال کرتا ہے کہ میں خدا کے نزدیک مرتبے والا شخص ہوں کہ میرے گناہ ظاہر نہیں ہوتے' اور اسے یہ خیال نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوتا کہ خدا کی طرف سے یہ ڈھیل دی جا رہی ہے۔ تا کہ گناہ زیادہ ہو جائیں اور یک لخت سے دھر لیا جائے اور اسفل السافلین میں جھونک دیا جائے۔ (معاذ اللہ)

4۔ چوتھا سبب یہ ہے کہ صغیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا اس کے صغیرہ ہونے کی بنا پر اسے لوگوں میں ظاہر اور شائع کرتا رہتا ہے۔ حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے مگر گناہوں کا اعلان کرنے والے لوگ نہیں بخشے جائیں گے۔ (صحیح بخاری کتاب الادب' باب ستر المومن علی نفسہ۔) (اور اعلان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی رات کو عمل کرتا ہے صبح کو اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا' لیکن وہ خود ہی صبح کو یہ کہتا پھرتا ہے اے فلاں! میں نے ایسے ایسے رات کو کیا ہے' اللہ تعالیٰ کے پردے کو ظاہر کرتا ہے)۔

5۔ پانچواں سبب یہ ہے کہ اگر کسی عالم مولوی یا کسی صوفی سے یعنی کسی ایسے انسان سے جس کی لوگ پیروی کرتے ہیں کوئی صغیرہ گناہ سرزد ہوتا ہے تو اس کا اثر اور بھی زیادہ برا پڑتا ہے۔ کیونکہ عام لوگ اسے دیکھ کر اس گناہ میں بے باکانہ مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس طرح گناہ کا ایک سلسلہ قائم ہو جاتا ہے گویا یہ صغیرہ گناہ اتنا زیادہ عام ہو جاتا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے اور اس کی دیکھا دیکھی جن لوگوں نے بھی اس گناہ کو اختیار کیا ہو سب کا وبال اس کے نامہ اعمال میں درج ہوتا رہے گا۔ اور ظاہر ہے کہ باقی رہنے والا گناہ ختم ہو جانے والے گناہ سے بدتر ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس گناہ کی بقا اس کے صغیرہ گناہ ہونے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ پس خوش قسمت ہے وہ شخص جو اپنے مرنے کے وقت اپنے گناہ بھی دنیا سے لے جائے۔

(نفس کا تزکیہ حصہ چہارم بحوالہ تبلیغ دین از امام غزالیؒ)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے نیکی اور بدی (گناہ) کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تو ناپسند سمجھے کہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ۔ باب تفسیر البر والاثم ص ۱۵۱۔ صحیح الترمذی ج ۲ ص ۲۸۴ (للالبانیؒ) باب ماجاء فی البر والاثم۔)

جن اعمال کو خدا نے گناہ کا نام دیا ہے وہ کھلے ہوں یا چھپے ہر حال میں حرام ہیں اور ہر فلاح پسند انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے' کہ کہیں وہ محرمات کا عادی تو نہیں ہوتا جا رہا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس عادت بد کو دور کرنا بڑا کٹھن کام ہے اور جب نفس کو گناہ کی چاٹ لگ جائے تو اس کو آسانی سے روکا نہیں جا سکتا۔ اور پھر یہ کہ لوگوں سے اپنی خرابیوں کو چھپانے اور ان کے سامنے اپنے آپ کو خوبیوں والا اور نیکیوں والا ظاہر کرنے کیلئے ایسے ایسے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں اور ایسی ایسی ذہنی اور قلبی اذیتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں کہ اس کے مقابلہ میں گناہ کا چھوڑ دینا آسان ہوتا ہے۔ ہر روز اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے اور ان اعمال کی طرف توجہ ہونی چاہیے کہ جن سے گناہ و خطائیں مٹائی جاتی ہیں اور نفس میں اصلاح کی طرف میلان بڑھتا جاتا ہے اور جب نیکیوں کی طرف میلان بڑھتا جائے اور انسان کے دل میں اصلاح کی تڑپ پیدا ہو جائے تو کامیابی کی راہ آسان سے آسان تر ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر دل میں ہی یہ خواہش نہ ہو گی تو پھر سمجھانے بجھانے والوں کی کوششوں کے باوجود کسی خیر کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ جو خود اپنی اصلاح نہ چاہے تو اس کی اصلاح بہت بعید ہے۔

**قارئین کرام!** اب ہم کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کی اجمالی فہرست کا بھی ذکر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں تا کہ ہم کو ان کی طرف توجہ کرنے سے ان کا پتہ چل سکے۔ الشیخ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



احمد بن حجر قاضی دوحہ قطر نے اپنی کتاب ''تطھیر المجتمعات من ارجاس المعاصی والموبقات'' میں کبیرہ گناہوں کی فہرست کچھ یوں نقل کی ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔ ۲۔ سحر (جادو) کرنا کرانا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کرنا۔

۴۔ بدفالی اور بدشگونی لینا شرک ہے۔

۵۔ پاکدامن عورتوں پر بدکاری کا الزام لگانا۔ ۶۔ چوری کرنا۔

۷۔ شراب اور نشہ آور چیزوں کا پینا اور استعمال کرنا۔

۸۔ جھوٹی گواہی دینا۔ ۹۔ ناحق قتل کرنا۔

۱۰۔ جھوٹی قسم کھانا اور غیراللہ کی قسم کھانا۔

۱۱۔ جان بوجھ کر نماز چھوڑنا۔ ۱۲۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنا۔

۱۳۔ یتیم کا مال ناجائز کھانا۔ ۱۴۔ بدکاری (زنا) کرنا۔

۱۵۔ لواطت کا مرتکب ہونا۔ ۱۶۔ سود کھانا کھلانا۔

۱۷۔ رشوت لینا' دینا۔ ۱۸۔ آنحضرت ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا۔

۱۹۔ ناپ تول میں کمی کرنا۔ ۲۰۔ قدرت رکھنے کے باوجود حج نہ کرنا۔

۲۱۔ جوا کھیلنا۔ ۲۲۔ خودکشی کرنا۔

۲۳۔ حرام مال کمانا اور کھانا۔ ۲۴۔ سنت کا ترک کرنا۔

۲۵۔ ماہ رمضان کے جان بوجھ کر روزے نہ رکھنا۔

۲۶۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ ۲۷۔ غیبت کھانا۔

۲۸۔ علم چھپانا۔ ۲۹۔ بیوی کا اپنے خاوند کی نافرمانی کرنا۔

۳۰۔ عورتوں کا بن سنور کر بے پردہ بازاروں میں جانا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۱۔ نماز کو بے وقت ادا کرنا۔ ۳۲۔ زمین پر اکڑ کر چلنا۔

۳۳۔ عورت کو خاوند کے خلاف بھڑکانا۔

اس کے علاوہ شیخ احمد بن حجر نے بہت لمبی فہرست ذکر کی ہے اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔اور یہ کتاب اردو میں چھپ کر منظرِ عام ہو چکی ہے جس کا نام ''معاشرہ کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج'' ہے ۔اب صغیرہ گناہوں کی فہرست کی طرف توجہ مبذول کرانا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

۱۔ کسی مسلمان سے بلاشرعی عذر تین دن سے زیادہ روٹھے رہنا۔

۲۔ کسی فاسق وفاجر کے پاس اٹھنا بیٹھنا۔ ۳۔ جمعہ کی اذان کے بعد خرید وفروخت کرنا۔

۴۔ مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا۔ ۵۔مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنا۔

۶۔ سودا بیچتے وقت عیب کو چھپانا۔ ۷۔ کسی کو گالی دینا۔

۸۔ عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا۔ ۹۔ کسی مسلمان کی مذمت کرنا۔

۱۰۔ منگنی پر منگنی کرنا۔ ۱۱۔ سودے پر سودا کرنا۔

۱۲۔ اپنی اولاد میں تحفہ دینے میں برابری نہ کرنا۔

اس کے علاوہ بھی بہت سارے گناہ صغیرہ ہیں جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا یہ تو نمونہ کے طور پر پیش کئے ہیں۔ ہر نافرمانی گناہ کے زمرہ میں آتی ہے۔

قارئین کرام! آئیں اب ہم ان کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کا علاج قرآن وسنت اور اپنے پیارے نبی ﷺ کی تعلیمات میں سے تلاش کرنے کی کوشش کریں جس سے یہ گناہ مٹائے جا سکیں تا کہ ہم ان گناہوں سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# ارکان اسلام!

شہادتیں کا اقرار کرنے کے بعد اولاد آدم اپنے گناہوں پہ نادم ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کی وجہ سے ان کے پہلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ☆﴾ (العنکبوت.۷)

ترجمہ ''جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے' ہم ان کی خطاؤں کو مٹا دیں گے اور انہیں ان کے ان اعمال کی وجہ سے بہترین جزا دیں گے''۔ یعنی ان کو ان کی ایک ایک نیکی پر کئی کئی گنا اجر وثواب ملے گا۔ کیونکہ نبی رحمت رؤف الرحیم کا فرمان ہے [ إِنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ ]

(صحیح مسلم۔ ج'۱ ص'۷۶۔ کتاب الایمان۔ باب کون الاسلام لیوم ما کان قبلہ)

ترجمہ: ''بلاشبہ اسلام پہلی تمام چیزوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

اسلام میں جب کوئی داخل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے اپنے اس بندے کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اس لئے ایمان لانا ایک ایسا عمل ہے جو انسان کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے اور اگر اس کی موت حالت ایمان میں آ جائے تو جنت کا وارث بن جاتا ہے۔ خواہ اس نے ابھی کوئی صالح عمل نہ بھی کئے ہوں جس کی بہت مثالیں احادیث کے ذخیرہ میں موجود ہیں۔

☆**حدیث نمبر1:** ایک صحابی کا واقعہ ہے جو ابھی ابھی مسلمان ہوئے اور ادھر میدانِ جہاد کا رن گرم ہو گیا۔ تو انہوں نے آ کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ کیا اسلام لاؤں یا میدانِ جہاد میں جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے اسلام لاؤ پھر میدانِ جہاد میں جانا کیونکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اعمال کی اساس ایمان ہے تو انہوں نے کلمہ طیبہ پڑھا اور میدانِ جہاد کا رخ کیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس نے عمل کم کئے لیکن اجر وثواب بہت زیادہ حاصل کر لیا۔ یعنی جنت کا وارث بن گیا۔

(صحیح بخاری مع فتح الباری۔ ج ۶ ص ۲۹۔ کتاب الجہاد والسیر۔ باب عمل صالح قبل القتال)

☆**حدیث نمبر 2:** ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا' کہ اے اللہ کے نبی ﷺ میں کہاں ہوں گا اگر میں میدانِ جہاد میں شہید ہو جاؤں تو آپ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں'' تو اس نے اپنے ہاتھ میں جو چند کھجوریں تھیں ان کو وہیں پھینک دیا اور میدانِ جہاد میں کود کر لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر لیا

(صحیح بخاری مع فتح الباری۔ ج ۷ ص ۴۱۰ کتاب المغازی۔ باب غزوۃ احد
صحیح مسلم۔ ج ۲۔ ص ۱۳۸۔ کتاب الامارۃ۔ باب ثبوت الجنۃ للشہید)

# شہادتان

☆**حدیث نمبر 1۔ عَنْ عُبَادَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ! مَنْ شَهِدَ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ:**

(صحیح بخاری مع فتح الباری ج ۶۔ ص ۵۴۶۔ کتاب الانبیاء۔ باب قولہ یاھل الکتاب لاتغلوا صحیح مسلم۔ ج ۱ ص ۴۳ کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ (الفاظ بخاری کے ہیں)

ترجمہ: ''عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ وحدہ لا شریک کے معبود برحق ہونے کی اور محمد ﷺ اللہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بندے اور اس کے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کا کلمہ جو مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا گیا اور روح ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا خواہ وہ کیسا بھی عمل کر رہا ہو"۔

☆حدیث نمبر2 : ۔عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَ مُعَاذٌ رَدِيْفٌ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ : قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ! قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلاثاً قَالَ مَامِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ للّٰهِ أَفَلا أُخْبِرُبِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ إِذاً يَتَّكِلُوْا فَأَخْبَرَبِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِه تَأَثُّماً:

(صحیح بخاری جلد ا ص ۲۴۔ کتاب العلم باب من خص بالعلم قوما الخ طبع قدیمی کتاب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بلاشبہ نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ حاضر ہوں خدمت میں۔ آپؐ نے فرمایا "جبکہ معاذ رضی اللہ عنہ آپؐ کی سواری پر آپؐ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے" اے معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ' حاضر ہوں خدمت میں آپ ﷺ نے فرمایا' اے معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ حاضر۔ آپؐ نے فرمایا' اے معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ حاضر تین بار (آپؐ نے معاذؓ کو پکارا) فرمایا جو کوئی سچے دل سے یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام کر دے گا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یارسول اللہ ﷺ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دوں؟ وہ خوش ہو جائیں۔ آپؐ نے فرمایا ایسا کرے گا تو ان کو بھروسا ہو جائیگا۔ اور معاذؓ نے مرتے وقت گناہ گار ہونے کے ڈر سے یہ لوگوں کو بتا دیا۔

☆حدیث نمبر3: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَفَاتِیْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کی کنجیاں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے معبود برحق ہونے کی گواہی دینا۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۳۰۶ حدیث نمبر ۱۱۹ شھر بن حوشب عن معاذ بن جبلؓ)

☆حدیث نمبر4: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاص رضی الله عنه قَالَ أَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ ابْسُطْ یَمِیْنَکَ فَلِأُ بَا یِعَکَ فَبَسَطَ یَمِیْنَهٗ فَقَبَضْتُ یَدِیْ فَقَالَ مَالَکَ یَا عَمْرُو قُلْتُ أَرَدتُّ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟ قُلْتُ أَن یُّغْفَرَلِیْ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ یَا عَمْرُو إِنَّ الْإِسْلَامَ یَهْدِمُ مَاکَانَ قَبْلَهٗ وَإِنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَاکَانَ قَبْلَهَا وَإِنَّ الْحَجَّ یَهْدِمُ مَاکَانَ قَبْلَهٗ۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۷۶ کتاب الایمان باب کون الاسلام یھدم ما کان قبلہ)

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اپنا داہنا ہاتھ بڑھائیں میں بیعت کرنا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے اپنا داہنا ہاتھ پھیلایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا' آپؐ نے فرمایا کیوں کیا ہوا تجھے اے عمرو' میں نے کہا میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں' آپؐ نے فرمایا' کیا شرط ہے؟ میں نے کہا (اسلام قبول کرنے سے کیا) مجھے بخش دیا جائے گا (یعنی میرے سابقہ گناہوں کو)؟ آپؐ نے فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تجھے علم نہیں اے عمرو ! کہ اسلام پہلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' ایسے ہی ہجرت اور حج بھی تمام (پہلے گناہوں) کو مٹا دیتے ہے۔

**اللہ اکبر!** کتنی فکر تھی ان لوگوں کو جو اسلام میں داخل ہوتے تھے اور اپنے پہلے گناہوں کی فکر میں شرط کرتے تھے کہ اگر مسلمان ہو کر بھی پہلے گناہوں کی سزا ملنی ہے تو پھر مسلمان ہونے کا کیا فائدہ' ان کا مقصد تو اسلام میں داخل ہونا یہ تھا کہ جہنم سے بچ جائیں اور جنت کے وارث بن جائیں۔

**☆حدیث نمبر5 : عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ أَعْرَابِیًّا جَاءَ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُاللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلَاةَ الْمَکْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّی الزَّکٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا أَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ یَّنْظُرَ إِلٰی رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ إِلٰی هٰذَا .**

(صحیح بخاری۔ ج'۱ ص'۱۸۷ کتاب الزکوٰۃ باب وجوب الزکوٰۃ۔ صحیح مسلم ج'۱ ص'۳۱ کتاب الایمان باب السوال عن ارکان الاسلام (الفاظ بخاری کے ہیں)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا' مجھے ایسا عمل بتائیں جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں' آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرا' فرض نماز کو اہتمام کے ساتھ ادا کر اور جو زکوٰۃ فرض ہے اسے (سال کے بعد) ادا کرتا رہ اور (اس کے ساتھ ساتھ) رمضان المبارک کے روزے رکھ' اس آدمی نے کہا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ان (اعمال) میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کچھ بھی زیادتی نہیں کروں گا (اور اس کے ساتھ ہی) وہ آدمی واپس چلا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو کسی جنتی آدمی کو دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہے وہ اس (جانے والے) کی طرف دیکھ لے (کہ یہ جنتی ہے)۔

## اتباع الرسول ﷺ

قرآن مجید میں ہے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ☆﴾(ال عمران. ۳۱)

ترجمہ: ”کہہ دو (اے محمد ﷺ) اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو پھر میری (محمد ﷺ کی) اتباع کرو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ محبت کرتے ہوئے تمہارے گناہوں کو بھی معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ خوب بخشنے والے اور نہایت رحم کرنے والے ہیں۔

☆حدیث نمبر1۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّ اُمَّتِیْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قَالُوْا وَ مَنْ يَّاْبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی.

(صحیح بخاری۔ ج۲ ص۱۰۸۱۔ کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن الرسول۔۔۔۔۔الخ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری ساری کی ساری امت جنت میں داخل ہو گی سوائے اس (بدنصیب) شخص کے جس نے (جنت میں جانے سے) انکار کر دیا' انہوں نے (صحابہؓ نے) عرض کیا کون (جنت میں جانے سے) انکار کرتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے (جنت میں جانے سے) انکار کر دیا۔

☆حدیث نمبر2۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰہِ ﷺ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهٗ أَجْرُهٗ وَمِثْلُ أُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهٗ غَيْرُ مَنْقُوْصٍ مِّن أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا ، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهٗ وَمِثْلُ أَوْ زَارِ مَنِ اتَّبَعَهٗ غَيْرُ مَنْقُوْصٍ مِّنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

(صحیح سنن الترمذی ج ۲ ص ۳۴۱۔ ابواب العلم باب نمبر ۱۵ وصحیح سنن ابن ماجہ ج ۱۔ ص ۴۰ باب من سن سنۃ۔ وصحیح مسلم ج ۲۔ ص ۳۴۱۔ کتاب العلم باب من سن سنۃ۔)

ترجمہ: ''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اچھا طریقہ جاری کیا اور پھر اس پر عمل کیا گیا تو اس کیلئے اس کا اجر بھی ہے اور ان لوگوں کے ثواب کے برابر اجر بھی ہے جو اس پر عمل کرتے ہیں درآنحالیکہ ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے برا طریقہ جاری کیا اور پھر اس پر عمل کیا گیا تو اس کیلئے اس کا گناہ بھی ہے اور جو اس پر عمل کرتے ہیں ان کے گناہوں کے برابر گناہ بھی ہے درآنحالیکہ ان کے گناہوں میں کمی نہیں کی جائے گی''۔

راقم الحروف نے جو کچھ اوپر بیان کیا ہے اس صورتحال کی حقیقت سے آگاہ کرنا مقصود ہے کہ آج مسلمانوں کو جن خطرات و بھیانک دور کا سامنا ہے ان سے بچنا از حد ضروری ہے مزید برآں ان تمام افراد کو جو بنی نوع انسان کی روحانی فلاح میں واقعی دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہیں خبردار کر دیا جائے کہ انہیں اس موجودہ صورتحال سے ہوشیار رہنا ہوگا۔ یہ دنیا امتحان و آزمائش کی جگہ ہے نیکی اور بدی دونوں کے راستے انسان کے سامنے بالکل واضح کر دیئے گئے ہیں حتیٰ کہ انسان کا اپنا ضمیر بھی نیکی و بدی کی پہچان رکھتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور یہ سب کو معلوم ہے کہ یہ دنیا دار العمل ہے' دار حساب نہیں اور ہمارے کئے ہوئے اعمال صالحہ اور اعمال سیئہ کا ایک دن حساب ہونا ہے اور ہم نے اپنے مالک حقیقی کے سامنے پیش ہونا ہے۔ ان سب باتوں کے معلوم ہونے کے باوجود آخر کیا بات ہے کہ ہمارے کردار اور ایک دنیادار کافر کے کردار میں کوئی فرق نظر نہیں آتا؟ سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں آخرت کی فکر پیدا ہی نہیں ہوئی اور ہمیں احساس ہی نہیں کہ ہم ایمانِ بالآخرت کی نعمت سے محروم ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم بڑے بڑے گناہ ہوں اور منکرات کا ارتکاب بے دھڑک کرتے جا رہے ہیں اور معاشرے میں اس طرح رچ بس گئے ہیں کہ جرم کا احساس تک باقی نہیں رہا یہ ساری باتیں اس بات کی واضح علامت ہے کہ بالعموم معاشرے سے آخرت پر ایماں رخصت ہو چکا ہے۔

**اے مسلمان بھائیو!** گناہوں کی دلدل سے بچنے کی کوشش میں کمربستہ ہو جایئے۔ اللہ کی قسم' پھر اچانک موت آئے گی اور منوں مٹی کے ڈھیر کے نیچے دفن اپنے اپنے اعمال کا انجام بھگتنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور شیطان لعین کے مکروفریب سے محفوظ رکھے' آمین۔

**قارئین کرام** اور بالخصوص اہل علم حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر وہ کسی جگہ کوئی غلطی محسوس کریں کیونکہ بشری تقاضا کے تحت یہ ممکن ہے، تو راقم الحروف کو اس سے ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔

جملہ قارئین سے خصوصی التماس ہے کہ جب اس کتاب کا مطالعہ سے انہیں جنت کا شوق اور جہنم سے خوف ہو جائے اور وہ گناہوں سے بچنے کیلئے رب العالمین کے حضور مناجات ودعا کرنے کیلئے اپنے ہاتھوں کو اٹھائیں تو اس وقت جوان کے دل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی گہرائیوں سے دعا نکلے اس میں اس بندہ ناچیز کو بھی ضرور یاد رکھیں۔ **انه سمیع قریب مجیب الدعوات .**

بندہ ناتواں اپنے رب رحیم وکریم کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہے کہ اس کی توفیق سے اس موضوع (مکفرات الذنوب) پر یہ کتابچہ تحریر کیا اور اب اس سے ہی عاجزانہ التجا والتماس ہے کہ اس حقیر اور معمولی کاوش کو شرف قبولیت عطاء فرمائے۔ رب ذوالجلال والاکرام سے یہ بھی عاجزانہ التجا ہے کہ وہ میرے گرامی قدر والدین مرحومین ( خاص کر میرے مربی ومحسن مولانا عبید اللہ صاحب) اور اساتذہ کرام کو جزائے خیر عطاء فرمائے جنہوں نے مجھے اس دین قیم کی دولت سے آراستہ کیا اور میری تعلیم وتربیت کیلئے بھرپور جدوجہد کی۔

اور اپنے معزز فاضل ساتھیوں اور بھائیوں فضیلۃ الشیخ صلاح الدین مقبول احمد حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی اور فضیلۃ الشیخ عبدالخالق مدنی حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی اور فضیلۃ الشیخ حافظ محمد اسحاق زاہد حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتابچہ پر اپنے تاثرات قلم بند کئے اور میری اس حقیر کاوش کو سراہتے ہوئے میری حوصلہ افزائی کی اور اس کی طباعت کا پرزور مطالبہ کیا۔

اللہ تعالیٰ سے اپنے دونوں عزیزان صاحبزدگان حافظ ابوبکر عتیق بی اے اور حافظ محمد ابوسفیان سلفی کیلئے دعا گو ہوں جنہوں نے کتاب کی مراجعت، تخریج وتعلیق اور کتاب کی تیاری میں بھرپور تعاون کیا اور اس کی پروف ریڈنگ بھی بڑی محنت اور لگن سے کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل اور عمر میں برکت دے اور دیگر اولاد کیلئے بھی دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی حافظِ قرآن وحدیث بنائے اور دین حنیف کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



داعی ومبلغ بنائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور آخرت کیلئے ذریعہ نجات بنائے۔(اب تک مولانا رحمہ اللہ کے تمام بیٹے حافظ قرآن بن چکے ہیں اور بیٹیاں بھی دینی تعلیم سے آراستہ ہیں جو کہ ان کے لئے صدقہ جاریہ ہیں (وللہ الحمد) (طبع دوم سے پہلے ہی مولانا ۱۶ مارچ ۲۰۱۱ء بروز بدھ رات ۷ بجکر ۴۵ منٹ پر کو وفات پا گئے (اللهم اغفرله وارحمه وعافه واعف عنه وأدخله الجنة ) .

اور آخر میں میں اپنے عزیز برخوردار مولانا محمد ادریس شاہد کیلئے بھی دعا گو ہوں کہ اس نے اس کی طباعت میں بھاگ دوڑ کر کے اس کی ظاہری اور معنوی شکل و صورت کو دل کش بنانے کی کوشش کی اور اس کتابچہ کی طباعت میں بڑے شوق و محبت سے ذمہ داری کو پورا کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو میرے لئے اور تمام مسلمانوں کے حق میں مفید اور ذریعہ نجات بنائے اور اس کے اجر وثواب سے اس دن مجھے محروم نہ رکھے کہ جس دن مال واولاد کام نہیں آئیں گے۔

**آمین یا رب العالمین. وصلی الله علی نبینا محمد وعلی آله واصحابه واتباعه وبارک وسلم**

محمد بشیر الطیب بن عطاء اللہ

خطیب مسجد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیہ

الجھراء دولۃ الکویت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مکفرات الذنوب (گناہوں کو مٹانے والے اعمال)

## ۱۔التوبة

قرآن کریم میں ہے ۔﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰ مَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّئَاتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا☆﴾(الفرقان.۷)

ترجمہ: ۔ ''سوائے ان لوگوں کے کہ جنہوں نے توبہ کی اور وہ ایمان لائے اور (اس کے ساتھ ساتھ) اعمال صالحہ بھی کئے' ایسے لوگوں کی خطاؤں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا' خوب رحم کرنے والا ہے''۔

**وضاحت** اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں خالص توبہ سے ہر گناہ معاف ہوسکتا ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔

**توبہ کا مطلب** توبہ کا معنی ہے لوٹنا۔ جب انسان گناہ کا ارتکاب کر کے پشیمان ہوتا ہے اور عہد کرتا ہے کہ آئندہ ایسے کام نہیں کروں گا تو گویا وہ نیکی کی طرف لوٹ آیا۔ اور جب وہ نیکی کی طرف لوٹ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی ناراضی دور کر کے رحمت کے ساتھ اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ توّاب رحیم ہے۔ اسی لئے اس نے اہل ایمان کو توبہ کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

﴿ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّئَاتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ☆﴾(التحریم.۸)

ترجمہ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے حضور خالص (سچی) توبہ کرو' بعید نہیں (اس توبہ کے ذریعے) اللہ تعالیٰ تمہاری برائیوں کو تم سے دور کر کے تمہیں ایسے باغات بہشت میں داخل کر دے جس کے نیچے نہریں جاری ہیں''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**"توبۃً نصوحاً کی وضاحت"** "نصح" کے معنی عربی زبان میں خلوص اور خیر خواہی کے ہیں یعنی آدمی ایسی خالص توبہ کرے جس میں ریا اور نفاق کا شائبہ تک نہ ہو یا یہ کہ آدمی خود اپنے نفس کے ساتھ خیر خواہی کرے اور گناہ سے توبہ کر کے اپنے آپ کو بدانجامی سے بچائے یہی مطلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے توبہ نصوح کی تعریف یہ بیان کی ہے کہ توبہ کے بعد انسان گناہ کا اعادہ تو درکنار اس کے ارتکاب کا ارادہ تک نہ کرے۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف' اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں' تفسیر ابن کثیر وزادالمسیر وغیرہ میں موجود ہے اور اوپر تینوں صحابہؓ کے متعلق جو بیان ہوا ہے اس کی دلیل مجھے ملی نہیں۔) (ازمخرج)

**☆حدیث نمبر1۔ عَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ یُبْسِطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّهَارِ وَیُبْسِطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِن مَّغْرِبِهَا.**

(صحیح مسلم ج'۲۔ص'۳۵۸۔ کتاب التوبہ۔ باب قبول التوبہ من الذنوب وان تکررت۔۔۔الخ)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کے وقت گناہ کرنے والا (رات کے وقت) توبہ کرلے اور (ایسے ہی) دن کے وقت بھی اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والا (دن کے وقت) توبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرلے (یہ عمل جاری رہتا ہے ہر روز) یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے (یعنی قیامت برپا ہو جائے)"۔

**وضاحت** اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پھیلانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے خطا کار بندے کو بلاتا ہے کہ میری طرف آ جاؤ میری رحمت تجھے اپنے دامن میں لینے کیلئے تیار ہے۔ اگر تو نے وقتی طور پر جذبات سے شکست کھا کر رات میں گناہ کر ڈالا ہے تو دن نکلتے ہی معافی مانگ' اگر دیر لگائے گا تو شیطان تجھے دور کر دے گا اور خدا سے دور ہونا اور دور ہوتے چلے جانا آدمی کی تباہی ہے۔ (راہ عمل)

**☆حدیث نمبر2: ۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ.**

(صحیح سنن الترمذی ج'۳ ص'۱۷۵۔ جامع الدعوات۔ باب نمبر۱۰۳۔ وصحیح سنن ابن ماجہ ج'۲ ص'۴۱۸ کتاب الزھد باب نمبر۳۰ (الفاظ ترمذی کے ہیں)

ترجمہ "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ (اس وقت تک) بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک نزع کی حالت طاری نہ ہو (یعنی روح حلق تک نہ پہنچے)"۔

**وضاحت:** اگر کسی آدمی نے اپنی ساری زندگی گناہ میں گزار دی ہو' لیکن موت کی بے ہوشی سے پہلے اس نے سچی توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے سب گناہ دُھل جائیں گے۔ البتہ سانس اکھڑ جانے کے بعد جسے سکرات الموت کی حالت کہتے ہیں اس وقت اگر معافی مانگے گا تو اس کو معافی نہیں ملے گی اس لئے ضروری ہے کہ موت دیکھنے سے پہلے آدمی توبہ کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆حدیث نمبر 3 : ۔عَنْ أَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَغَرَّ وَکَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ یُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یٰأَیُّهَاالنَّاسُ تُوْبُوْا إِلَی اللّٰهِ فَإِنِّیْ أَتُوْبُ إِلَی اللّٰهِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَمَرَّةٍ .(صحیح مسلم ج۲' ص۳۴۶۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب التوبۃ۔)

ترجمہ:۔ ''ابو بردہؓ کہتے ہیں میں نے حضرت اغرؓ کو ابن عمرؓ سے بیان کرتے ہوئے سنا' بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' لوگو اللہ تعالیٰ سے (اپنے گناہوں کی) توبہ کرو کیونکہ میں (اللہ کا رسول) دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں۔

☆حدیث نمبر4:۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَیْنَةَ أَتَتْ نَبِیَّ اللّٰهِ وَهِیَ حُبْلٰی مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَیَّ فَدَعَا نَبِیُّ وَلِیَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَیْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِیْ بِهَا فَفَعَلَ فَأَمَرَبِهَا نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ فَشُکَّتْ عَلَیْهَا ثِیَابُهَا ثُمَّ أُمِرَبِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ تُصَلِّیْ عَلَیْهَا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَقَدْ زَنَتْ قَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَیْنَ سَبْعِیْنَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِیْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَّ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰی.

(صحیح مسلم ج۲' ص۶۹ ۔کتاب الحدود'باب حدالزنا۔وصحیح سنن ترمذی ج۲' ص۶۹ کتاب الحدود۔ باب نمبر۸)

ترجمہ:۔ ''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جھینہ قبیلہ کی ایک عورت جو زنا سے حاملہ ہو چکی تھی' نبی کریم ﷺ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی' یا نبی اللہ مجھ پر حد قائم کیجئے کیونکہ مجھ سے جرم سرزد ہو چکا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے سرپرست کو بلا بھیجا اور فرمایا اس کے ساتھ احسان کرو' جب وضع حمل ہو جائے تو اسے میرے پاس لانا' اس شخص نے آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسے حاضر کیا' چنانچہ آپ ﷺ کے حکم سے اس کے کپڑوں کو اس پر باندھ دیا گیا (تاکہ رجم کے وقت برہنہ نہ ہو) پھر آپ ﷺ نے رجم کا حکم دیا تو اسے رجم کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی' حضرت عمرؓ عرض کرنے لگے' اللہ کے رسول ﷺ! آپ زانیہ کی نماز جنازہ پڑھنے لگے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر اسے مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کیا جائے تو وہ ان سب کیلئے کافی ہو جائے' کیا تو اس سے بہتر توبہ کا تصور کر سکتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی جان قربان کر دی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# ۲۔ الوضوء

قرآن مجید میں ہے:۔ ﴿يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُؤُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ أَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَايُرِيْدُاللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ☆﴾(سورۃ المائدہ ۶)

ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے اٹھو تو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کرو' اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھوڈالو' اور اگر تم جنبی ہو (یعنی حالتِ غسل میں ہو) تو نہالیا کرو اور اگر بیمار ہو (کہ نہانا مضرت کا باعث) یا سفر میں ہو یا تم عورتوں سے کوئی ضروری حاجت سے فارغ ہو کر آؤ اور (ان صورتوں میں) پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرو۔ مٹی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تم پر تنگی نہیں چاہتا بلکہ اسے توبہ منظور ہے اور یہ کہ تمہیں پاک کرے اور یہ اپنی نعمت تم پر نچھاور کرے (کہ روحانی درجات میں تم ترقی پاؤ) تاکہ تم (اس کے کامل) شکر گزار بندے بنو۔

**وضاحت:۔** اصل میں اللہ تعالیٰ کا مقصود اپنے بندے کی طہارت ظاہری اور باطنی ہے تاکہ بندہ کی ظاہری نجاست بھی دور ہو جائے اور اس سے جو گناہ سرزد ہوئے ہیں وہ معاف کر دیئے جائیں جیسا کہ احادیث میں اس کا ذکر تفصیل سے ملتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆حدیث نمبر1:۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰی مَا یَمْحُواللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰی! یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ.

(صحیح مسلم ج۲'ص۱۲۷۔کتاب الطہارۃ'باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ وصحیح سنن ابن ماجہ ج۱ص۷۲۔کتاب الطہارۃ'باب ماجاء فی اسباغ الوضو۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا کر اس کے سبب سے درجات بلند کر دیتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ' آپؐ نے فرمایا ناپسندیدگی کی حالت (مشقت کے وقت) میں مکمل وضو کرنا' مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا اور (ایک) نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گویا) رباط ہے۔

''رباط'' گھوڑوں کو تیار رکھنے کے مترادف ہے''۔

☆حدیث نمبر2:۔عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ.

(صحیح مسلم ج۱'ص۱۲۵۔کتاب الطہارۃ'باب خروج الخطایا مع ماء الوضو۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضوء کیا اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆حدیث نمبر3: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ إِلَیْهَا بِعَیْنَیْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَ مِنْ یَدَیْهِ كُلُّ خَطِیْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا یَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِیْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ. (حوالہ سابقہ حدیث نمبر۲)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان یا مومن بندہ وضوء کرتے ہوئے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرہ سے تمام گناہ جن کی طرف اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا تھا' پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ذریعے نکل جاتے ہیں۔ جب اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے تمام گناہ کہ جنہیں اس کے ہاتھ پکڑتے تھے نکل جاتے ہیں' پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ذریعے۔ جب اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو تمام گناہ جس کی طرف اس کے پاؤں چل کر جاتے تھے نکل جاتے ہیں۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ' یہاں تک کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔

☆حدیث نمبر4:۔ عَنْ عُثْمَانَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَامِنَ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَّكْتُوْبَةٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَهَاوَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَالَمْ یُؤْتِ كَبِیْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(صحیح مسلم ج ا' ص ۱۲۱ کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء الخ)

ترجمہ:۔ ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ کہتے ہوئے سنا جس مسلمان شخص نے فرض نماز کیلئے اچھی طرح وضوء کیا اور اس (نماز) کے خشوع اور رکوع کو بہتر بنایا تو وہ نماز اس (نماز) سے پہلے گناہوں کیلئے کفارہ بن جائے گی جب تک وہ شخص کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور یہ (گناہوں کا کفارہ) ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔

☆حدیث نمبر5:۔ **عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَائَتْ نَوْبَتِيْ فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهٖ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الخ.**

(صحیح مسلم ج ا' ص ۱۲۲۔ کتاب الطہارۃ' باب الذکر المستحب۔۔۔الخ)

ترجمہ:۔ ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہماری اونٹوں کو چرانے کی ڈیوٹی تھی تو میری باری آ گئی میں پچھلے ٹائم ان کو واپس لایا اور رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر لوگوں کو احادیث بیان کرتے ہوئے پایا آپ ﷺ فرما رہے تھے جو مسلمان شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پوری طرح دل اور چہرے کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھتا ہے اس کیلئے جنت واجب ہے۔

## وضوء کے بعد کی دعا:

☆حدیث نمبر6:۔ **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ اَوْ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُاللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃُ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّھَا شَاءَ.**

(صحیح مسلم ج ا' ص ۱۲۲ کتاب الطہارۃ باب الذکر المستحب عقب الوضوء)

☆ **"وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلتِّرْمَذِیِّ" اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ.**

(صحیح الترمذی۔ ج'ا۔ص' ۱۸ ''اس حدیث کی ابتداء مسلم کے حوالہ سے اس طرح نہیں ہے بلکہ پیچھے سے حدیث چلی آ رہی تھی تو آگے اس کے مفہوم کو سامنے رکھ کر اس کی ابتداء اس طرح کی گئی لہذا اعتراض کی گنجائش باقی نہیں۔ اسی حدیث کو اعمال صالحہ کے عنوان کے تحت دوسرے حوالہ کے ساتھ دیکھیں۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بھی تم میں سے انتہائی اچھی طرح وضوء کرے ''یا فرمایا'' کہ پورا کرے' پھر وہ (یہ الفاظ) کہے **اَشْھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ** (میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بلاشبہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں) اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس میں سے چاہتا ہے وہ داخل ہو جائے۔ اور امام ترمذی نے سنن ترمذی میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔ **"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ."** (اے اللہ مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا)

# 3۔ مسجد کی طرف نماز کیلئے جانا

☆حدیث نمبر1 :۔ **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**اللّٰہِ ﷺ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلَاتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَفِیْ سُوْقِہٖ خَمْسَۃً وَّعِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَذَالِکَ اِنَّہٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَمْ یَخْطُ خُطْوَۃً اِلَّا رُفِعَتْ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃٌ وَحُطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَلَایَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَاانْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ.**

(صحیح بخاری، ج ۱، ص ۸۹ کتاب الأذان باب فضل صلاۃ الجماعۃ۔ صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۳۴ کتاب المساجد، باب فضل الصلاۃ المکتوبۃ فی جماعۃ الخ (یہ الفاظ صحیح بخاری کے ہیں)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کی باجماعت نماز گھر اور بازار کی نماز سے پچیس گنا (درجے) بڑھا دی جاتی ہے (ثواب میں) اس کا سبب یہ ہے کہ جب انسان اچھی طرح وضوء کر کے صرف نماز کی خاطر مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کیلئے (اس وقت تک) دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جائے نماز میں بیٹھا رہتا ہے۔ (وہ کہتے ہیں) اے اللہ اس پر رحم فرما۔ اے اللہ اس کو اپنی رحمت میں رکھ، اور جب تک کوئی شخص (جائے نماز پر ہی کسی نماز کے) بھی انتظار میں رہے وہ نماز کی حالت میں ہی شمار ہوتا ہے''۔

**وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِیْ دُعَاءِ الْمَلَائِکَۃِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ مَالَمْ یُؤْذِ فِیْہِ مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْہِ.**

(صحیح بخاری ج ۱، ص ۲۸۵ کتاب البیوع باب ماذکر فی الاسواق۔ صحیح مسلم ج ۱، ص ۲۳۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کتاب المساجد۔ باب فضل الصلاۃ المکتوبۃ الخ (الفاظ صحیح مسلم کے ہیں)

ترجمہ:۔ ''فرشتوں کی دعا کے متعلق ایک روایت میں الفاظ یوں ہیں ''اللہ اس پر رحم فرما' اللہ اسے بخش دے' اللہ اس کی توبہ قبول فرما (یہ تمام دعائیں اس وقت تک ہوتی رہتی ہیں) جب تک وہ شخص کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے یا وہ بے وضوء نہ ہو جائے (اوران دونوں کاموں کے بعد فرشتے دعا کرنا چھوڑ دیتے ہیں)''

☆حدیث نمبر2:۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّاللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ.**

(صحیح بخاری۔ ج۱ص ۹۱ کتاب الأذان باب فضل من خرج إلی المسجد۔صحیح مسلم ج۱ص ۲۳۵ کتاب المساجد باب فضل الصلاۃ المکتوبۃ (یہ الفاظ صحیح بخاری کے ہیں)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا' جو شخص صبح کے وقت یا شام کے (یعنی دن کے آخری) وقت مسجد کی طرف جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مہمانی جنت میں تیار کرتے ہیں (اور یہ سلسلہ) جب بھی وہ صبح صبح یا پچھلے پہر جاتا ہے۔ (جاری رہتا ہے اس کی مہمانی جنت میں تیار ہوتی رہتی ہے)''۔

☆حدیث نمبر3:۔ **عَنْ بُرَیْدَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.**

(صحیح سنن ابوداؤد ج۱' ص ۱۱۲' کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی المشی ۔صحیح سنن الترمذی ج۱' ص ۱۷' کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی فضل العشاء۔صحیح سنن ابن ماجہ ج۱ص ۱۳۰ کتاب المساجد باب المشی إلی الصلاۃ (ابن ماجہ میں یہ روایت حضرت انسؓ سے مروی ہے)

ترجمہ: ''حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے فرمایا' اندھیروں میں مساجد کی طرف چل کر آنے والوں کو نور تام کی خوشخبری دے دو' قیامت کے دن (ان کیلئے مکمل نور ہوگا"۔

**وضاحت:۔** کتنا بڑا مقام ہے ان لوگوں کا جو مساجد کی طرف چل کر جاتے ہیں' کہ اللہ تعالیٰ ان کی مہمانی کرتا ہے اور وہ بھی جنت میں اور قیامت کے دن نور تام کی بشارت ہے جس دن مومن نور کے مکمل ہونے کی خواہش کریں گے۔جیسا کہ قرآن کریم میں ہے **"رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (التحریم.۸)**

لہذا ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اپنی زندگی کا مقصد مساجد کے ساتھ گزارنے کا بنائیں تا کہ قیامت کے دن ان سات خوش نصیب لوگوں میں ہمارا شمار بھی ہو جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ عطا فرمائیں گے۔

## 4۔ اذان کہنا اور اذان کا جواب دینا

**☆حدیث نمبر1 :۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْمَازِنِیِّ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاکَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَةَ فَاِذَا کُنْتَ فِیْ غَنَمِکَ اَوْ بَادِیَتِکَ فَاَذَّنْتَ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَکَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّهٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.**

(صحیح بخاری' ج۱' ص۸۶۔کتاب الاذان باب رفع الصوت بالندآء۔کتاب بدء الخلق' باب ذکر الجن وثوابھم۔)

ترجمہ:۔ "حضرت عبداللہ مازنی سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نہیں فرمایا کہ آپ بکریوں کے ساتھ دیہاتی علاقہ کو پسند کرتے ہو تو جب آپ اپنی بکریوں کے ریوڑ میں ہو یا بادیہ میں تو نماز کیلئے اونچی آواز سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اذان کہو' کیونکہ جن وانس اور ان کے علاوہ جو چیز بھی اذان کی آواز کو سنے گی وہ قیامت کے دن اس کیلئے گواہی دے گی (کہ اس انسان نے نماز کیلئے اذان دی اور پھر خود ہی اقامت کہہ کر نماز ادا کی) حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے"۔

☆حدیث نمبر2 : **عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ' اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.**

(صحیح مسلم۔ج ا ص ۱۶۷۔کتاب الصلاۃ' باب فضل الاذان۔وصحیح سنن ابن ماجہ (البانی) ج ا' ص ۱۲۲۔کتاب الاذان۔باب فضل الاذان)

ترجمہ:۔ "حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا' کہ قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی"۔

☆حدیث نمبر3 :۔ **عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ' اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُلَهٗ مَدٰی صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ ' وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلَاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَابَيْنَهُمَا.** صحیح سنن ابی داؤد (البانی) ص ۱۰۴ ج ا کتاب الصلوٰۃ باب نمبر ۳۱ صحیح ابن ماجہ (البانی) ج ا ص ۱۲۲ 'کتاب الاذان۔ باب فضل الاذان (الفاظ ابو داؤد کے ہیں' ابن ماجہ میں یشہد کی بجائے یستغفر کا ذکر ہے۔اور عشرون صلوٰۃ کی جگہ پر عشرون حسنۃ کا تذکرہ ہے)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اذان دینے والے شخص کیلئے اس کی آواز کے موافق بخشش کی جاتی ہے اور ہر رطب ویابس (تر اور خشک) اس کی گواہی دے گا' اور وہ نمازی جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نماز کیلئے حاضر ہوتا ہے (یعنی باجماعت ادا کرنے کیلئے) اس کیلئے پچیس نمازیں لکھی جاتی ہیں' اور دو نمازوں کے درمیانی وقت کے (صغیرہ) گناہ اس سے مٹا دیئے جاتے ہیں"۔

**وروی النسائی. إلی قوله كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَقَالَ وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلّٰى.**

(صحیح سنن نسائی۔جلد ا ص ۱۴۰ کتاب الاذان۔باب نمبر ۱۴)

ترجمہ:۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے رطب ویابس کے الفاظ بیان کرنے کے بعد فرمایا اور اس شخص کیلئے (جو اذان دیتا ہے) ایک نمازی کے اجرو ثواب کے برابر ثواب ہے۔

☆حدیث نمبر4 : ۔**عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ ' سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِیْ غَنَمٍ ' فِیْ رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ ' يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّیْ ' فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عزوجل ' اُنْظُرُوْا إِلٰی عَبْدِیْ هٰذَا ' يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ ' يَخَافُ مِنِّیْ ' قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ' وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ.**

(صحیح سنن نسائی۔ص ۱۴۳' ج ا۔کتاب الاذان' باب نمبر ۲۶ صحیح سنن ابی داؤد ج ا ص ۲۲۲۔ابواب صلاۃ السفر۔باب الاذان فی السفر (الفاظ نسائی کے ہیں)

ترجمہ:۔ "عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا' آپؐ نے فرمایا' تیرا پروردگار بکریوں کے چرواہے سے تعجب کرتا ہے جو کہ پہاڑ کی چوٹی پر اذان دے کر نماز پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں دیکھو میرے بندے کی طرف' مجھ سے ڈرتے ہوئے اذان کہتا ہے اور پھر نماز ادا کرتا ہے (اس بات میں کوئی شک نہیں) میں نے اپنے بندے کو بخشنے کے ساتھ ساتھ جنت میں بھی داخل کر دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆حدیث نمبر5:۔ عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَر قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَر ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(صحیح مسلم ج۱ص ۱۶۷۔کتاب الصلاۃ۔باب استحباب مثل قول المؤذن۔)

ترجمہ:۔ ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب موذن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو سننے والا بھی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔پھر موذن اَشْهَدُ اَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے تو سننے والا بھی اَشْهَدُ اَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے۔پھر موذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو سننے والا بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے۔پھر جب موذن حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہے تو سننے والا ”لا حول ولا قوة الا بالله“ کہے۔پھر جب موذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کہے تو سننے والا ”لا حول ولا قوة الا بالله“ کہے۔پھر جب موذن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو سننے والا بھی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔پھر موذن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے۔تو سننے والا بھی صدق دل سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے۔(ان تمام کلمات کا اقرار کرے اور اعلان بھی کرے) تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔

**وضاحت** ان احادیث میں نبی کریم ﷺ نے اذان اور اس کا جواب دینے والوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

سبحان اللہ! ذرا وہ لوگ سوچیں جو اذان اور اذان دینے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔اسی لئے اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کو کفار کے ساتھ شامل کیا ہے کیونکہ ان کا ایمان والوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

ارشاد رب العالمین ہے۔﴿يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَأَوْلِيَاءَ☆﴾(المائدة۔۵۷)

ترجمہ: اے ایمان والو!ان لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کا مذاق اڑاتے ہیں'خواہ وہ اہل کتاب سے ہوں یا کفار سے۔

## 5۔ اذان کے بعد دعا

☆حدیث نمبر1 : عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنه أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ' إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِاللّٰهِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ.

(صحیح مسلم۔ج۱ص۱۶۶۔کتاب الصلاۃ۔باب استحباب القول۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے جب تم موذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو اسی کی مثل تم بھی الفاظ کہو' پھر (اذان مکمل ہو جانے کے بعد) مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو' وہ (وسیلہ) جنت میں ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی ایک بندے کیلئے ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا' جس نے میرے لئے وسیلہ مانگا اس پر شفاعت (واجب) حلال ہوگئی"۔

☆حدیث نمبر2: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ "اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَاً الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ"حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(صحیح البخاری ج ا ص ۸۶۔ کتاب الاذان' باب الدعا عند النداء)

ترجمہ:۔ "حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس شخص نے اذان (مکمل) سننے کے بعد یہ کلمات کہے' اے اللہ' اس مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب' عطا کر محمد ﷺ کو وسیلہ (قرب) اور فضیلت (بزرگی) اور مبعوث کر آپ ﷺ کو مقام محمود پر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے آپؐ سے' اس پر قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی۔

☆حدیث نمبر3:۔عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدَا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَلَهٗ ذَنْبُهٗ.

(صحیح مسلم ج ا ص ۱۶۷۔ کتاب الصلاۃ' باب استحباب القول۔)

ترجمہ:۔ "حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا' جو شخص اذان سننے کے وقت یہ الفاظ کہے'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



( أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا) میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے (اللہ کے) بندے اور رسول ہیں' میں اللہ تعالیٰ کے رب اور محمد ﷺ کے رسول اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوا' تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں''۔

## 6۔ فرض نماز

ارشاد خداوندی ہے ۔﴿ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَالِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ☆﴾ **(سورۃ ھود آیت نمبر ۱۱۴)**

ترجمہ:۔ ''دن کے دونوں اطراف میں اور رات کی تاریکیوں میں اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرو' کیونکہ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے ان کیلئے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں''۔

**وضاحت** یہ بات حقیقت ہے کہ نمازیں انسان کے گناہوں کے معاف کئے جانے کا ذریعہ بنتی ہیں اور نماز سے انسان کے دل میں شکر کی وہ کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی راہ میں برابر بڑھتا جاتا ہے اور نافرمانیوں سے اس کا ذہن دور ہوتا جاتا ہے' یہاں تک کہ اگر اس سے کبھی کوئی غلطی ہوتی بھی ہے تو جان بوجھ کر نہیں ہوتی اور فوراً وہ اپنے رب کی طرف عاجزی سے گر پڑتا ہے اور گڑگڑا کر' رو رو کر معافی مانگتا ہے' جس طرح احادیث میں اس بات کی وضاحت نبی رحمت ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔

☆حدیث نمبر 1: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ فَاَخْبَرَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ" فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِيْ هٰذَا؟ قَالَ لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ.

(صحیح بخاری۔ ج۱ ص۷۵۔ کتاب مواقیت الصلاۃ' باب الصلاۃ کفارۃ۔ صحیح مسلم۔ ج۲' ص۳۵۸' کتاب التوبۃ باب قولہ تعالیٰ اِن الحسنات ۔۔۔۔(الفاظ بخاری کے ہیں)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک اجنبی عورت کا بوسہ لے لیا پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو اس گناہ کے بارے میں خبر دی (اس موقعہ پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی' دن کے دونوں کناروں میں اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرو اور رات کے اوقات میں' یقیناً نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں' آدمی نے عرض کیا' یہ حکم خاص میرے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میری تمام امت کیلئے ہے۔

☆حدیث نمبر2 :۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذَالِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا.

(صحیح بخاری ج۱ ص۷۶ کتاب مواقیت الصلوات' باب الصلوات الخمس ۔صحیح مسلم ج۱ ص ۲۳۵ کتاب المساجد باب فضل الصلاۃ المکتوبۃ۔)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے' بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہے کہیں اس (کے جسم) پر کچھ میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کیا کچھ میل کچیل باقی نہیں رہے گی۔آپ نے فرمایا تو پھر یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی،اللہ تعالی ان کے ذریعے خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔

☆حدیث نمبر3:۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَالَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ .(صحیح مسلم۔ج۱'ص۱۲۲۔کتاب الطہارۃ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' پانچوں نمازیں' جمعہ سے جمعہ تک ان کے درمیانی وقت کیلئے کفارۃ ہیں' جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے''۔

☆حدیث نمبر4:۔عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَاذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّی الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ.(مسند احمد۔ج۵'ص۲۳۰)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت ﷺ موسم سرما میں باہر نکلے اور (درختوں کے) پتے جھڑ رہے تھے آپؐ نے درخت کی دو شاخیں پکڑ کر انہیں ہلایا پتے ان سے جھڑنے لگے' کہا ابوذرؓ نے آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر!میں نے کہا حاضر ہوں' یارسول اللہ!فرمایا مسلمان بندہ اللہ کی رضا کا ارادہ کرتے ہوئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 7۔ جمعہ کی نماز

☆حدیث نمبر1 :۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَلَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ وَزِیَادَةُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا .

(صحیح مسلم۔ج ا' ص ۲۸۳۔کتاب الجمعۃ ۔صحیح سنن ابی داؤد ج ا' ص ۱۹۶۔ابواب الجمعہ باب فضل الجمعۃ۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص (جمعہ کے دن) اچھی طرح وضوء کر کے جمعہ کی طرف آئے اور خطبہ کو خاموشی کے ساتھ سنے، اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک باضافہ تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جس شخص نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا' اس نے لغو کام کیا۔

☆حدیث نمبر2:۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیَتَطَهَّرُ مَااسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَیَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِهٖ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَاکُتِبَ لَهٗ ثُمَّ یُنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّاغُفِرَلَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی. (صحیح بخاری۔ج ا' ص ۱۲۱)

ترجمہ:۔ ''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن جو شخص غسل کرتا ہے اور اپنی استطاعت کے مطابق طہارت حاصل کرتا ہے اور تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر کی خوشبو استعمال کرتا ہے پھر (جمعہ کیلئے) نکلتا ہے اور دو آدمیوں کو جدا جدا نہیں کرتا (بلکہ جہاں جگہ ملی وہیں بیٹھ جاتا ہے) پھر جتنی اس کے مقدر میں نماز ہوئی وہ پڑھتا ہے اور خاموشی سے خطبہ سنتا ہے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔

☆ حدیث نمبر3: **عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ، وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ ، وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ ، فَاسْتَمَعَ ، وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا.**

(صحیح ابن ماجہ۔ ج۱' ص ۵۱۷۹۔ صحیح ابی داؤد۔ ج۱' ص ۷۰۔ کتاب الطہارۃ باب فی الغسل یوم الجمعہ۔ صحیح النسائی ج۱' ص ۲۹۹' کتاب الجمعۃ' باب فضل المشی إلی الجمعۃ۔ صحیح الترمذی۔ ج۱' ص ۱۵۳' ابواب الجمعۃ۔ باب فضل الغسل یوم الجمعۃ) (الفاظ ابن ماجہ کے ہیں)

ترجمہ:۔ ''حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن خود غسل کرے اور غسل کرائے اور پہلے اور سویرے پیدل چل کر بغیر سواری کے جائے' اور امام کے قریب ہو کر بیٹھے پھر خاموشی سے سنے اور لغو کام نہ کرے (مثلاً کسی کو دوران خطبہ یہ کہنا کہ چپ ہو جا یا کنکری وغیرہ کو چھونا وغیرہ وغیرہ) اس کیلئے ہر قدم کے بدلے میں ایک سال کے روزے اور قیام (رات کو نماز پڑھنا) کا ثواب ہے۔

**وضاحت** کون شخص ہے جو سال بھر عبادت میں مشغول رہتا ہے۔ کبھی بھی دن کا روزہ چھوڑے نہ رات کا قیام ۔ یقیناً کوئی بھی اس کی طاقت نہیں رکھتا تو پھر انسان تھوڑے وقت میں زیادہ اجر وثواب حاصل کرنے سے کیوں محروم رہتا ہے۔ نیکی میں سبقت کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

# 8۔ رات کا قیام

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْمُ أَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**وَ نِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ☆﴾(سورہ مزمل . ۲۰)**

ترجمہ:۔ ''آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے کہ آپؐ اور آپؐ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات اور آدھی رات اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے۔

**☆حدیث نمبر1 : ۔عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رضی الله عنه ' عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ قَالَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ ' فَإِنَّهٗ دَأْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ ' وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلٰی رَبِّکُمْ وَمُکَفِّرَةٌ لِلسَّیِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ.**

(صحیح سنن ترمذی (البانی) ج ۳' ص ۱۷۸ جامع الدعوات ۔باب نمبر۱۱۲)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پر رات کا قیام (نماز تہجد) لازم ہے' یہ ان نیک لوگوں کا طریقہ ہے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور یہ تمہارے رب کے قریب ہونے' گناہوں کا کفارہ اور گناہ سے روکنے کا ذریعہ ہے''۔

**فائدہ:** ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سابقہ شریعتوں میں بھی تہجد کا وجود تھا' سابقہ شریعتوں کے تمام اعمال نہیں بلکہ بعض اعمال منسوخ ہوئے ہیں۔

**☆حدیث نمبر2 : ۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی ' ثُمَّ أَیْقَظَ امْرَأَتَهٗ فَصَلَّتْ ' فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَاءَ ' وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ وَصَلَّتْ ' ثُمَّ أَیْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰی فَإِنْ أَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَآءَ.**

(صحیح ابوداؤد۔ ج۱' ص ۲۴۳ ۔ ابواب قیام اللیل باب قیام اللیل۔صحیح نسائی (البانی) ج۱' ص ۳۵۴ کتاب قیام اللیل' باب الترغیب فی قیام اللیل (الفاظ نسائی کے ہیں)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرمایا' اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو خود رات کو قیام کیلئے اٹھتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی اٹھاتا ہے تاکہ وہ نماز پڑھے' اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے' (ایسے ہی) اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم کرے جو رات کو خود بھی قیام کیلئے اٹھتی ہے اور اپنے خاوند کو بھی اٹھاتی ہے تاکہ وہ نماز پڑھے' اگر وہ (خاوند) انکار کرے تو وہ اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے"۔

☆حدیث نمبر3: **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ يَاأَيُّهَاالنَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ' وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ' وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ' تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.**

(صحیح ترمذی ج۲' ص۳۰۳۔ صحیح ابن ماجہ ج۱' ص۲۲۳۔ (الفاظ ابن ماجہ کے ہیں)

ترجمہ:۔ "حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی رحمت ﷺ نے فرمایا' "اے لوگو! سلام عام کیا کرو' کھانا کھلایا کرو' لوگ جب سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو' تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے"۔

☆حدیث نمبر4: **۔عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ أٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ ' وَمَا تَقَرَّبَ إِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ أَحَبُّ إِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ ' وَمَا لَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ إِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی أُحِبَّهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِیْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ يَمْشِیْ بِهَا.** (صحیح بخاری ج۲' ص۹۶۳۔ کتاب الرقاق باب التواضع)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے میرے کسی ولی (بزرگ) سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دشمنی مول لی (زیادتی کی) میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں' اور میرا بندہ جن اعمال سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ محبوب مجھ کو وہ ہیں جو میں نے اس پر فرض کئے ہیں۔ اور میرا بندہ برابر (مسلسل) نوافل کے ذریعہ مجھ سے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ میرا محبوب بن جاتا ہے۔ (جب وہ میرا محبوب بن جاتا ہے) تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے' اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے"۔

**وضاحت** جو شخص اللہ تعالیٰ سے قربت اور نزدیکی حاصل کرنا چاہتا ہے وہ سب سے پہلے خداوند تعالیٰ کے فرائض پر عمل پیرا ہونے کی فکر کرتا ہے' پھر اسی پر اکتفاء نہیں کرتا بلکہ بطور خود اللہ تعالیٰ کی محبت کے غلبہ کی وجہ سے نفلی نمازوں اور نفلی روزوں اور نفلی صدقہ و خیرات اور دیگر بہت سارے نیکی کے کام کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی محبوب بن جاتا ہے۔ اور رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو جاتا ہے' تاکہ تنہائی (علیحدگی) میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا لطف اٹھائے اور اس کی رحمتوں کو سمیٹ سکے' گویا کہ اللہ تعالیٰ اس کے جسم و جان کی ساری قوتوں کو اور صلاحیتوں کو اپنی حفاظت و نگرانی میں لے لیتا ہے' اب اس کی آنکھ' کان' ہاتھ' پاؤں اور ساری قوتیں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی میں لگ جاتی ہیں۔ اور شیطان اس کی قوتوں کا کوئی حصہ نہیں پاتا' اللہ تعالیٰ اس پر شفقت کرتا ہے اور اسے اپنے قریب ترین کر لیتا ہے۔ (راہ عمل)

# 9۔ آمین کہنا

☆ حدیث نمبر 1 :۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.**

(صحیح بخاری ج۱، ص ۱۰۸۔ کتاب الاذان باب جھر الامام بالتامین۔ صحیح مسلم ج۱، ص ۱۷۶)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، بلاشبہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافقت کرے (موافق ہوجائے) اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

☆حدیث نمبر2: **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ، فَقُوْلُوْا آمِيْنَ ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.**

(صحیح بخاری ج۱، ص ۱۰۸ کتاب الاذان باب جھر الماموم بالتامین)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام (سورہ فاتحہ سے) **غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ** کہے تو تم آمین کہو، کیونکہ جس کا قول (آمین) فرشتوں کے قول کے موافق ہوا اس کے پہلے (یعنی گزرے ہوئے) گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

**وضاحت** آمین کہنے سے انسان کے گناہ معاف ہوتے ہیں اس لئے اس سنت پر عمل کرنا چاہئے نہ کہ تعصب کی بناپر اس کو چھوڑ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

# 10۔ رکوع کرنا

## تمام انسانیت اور خصوصاً اہل ایمان کیلئے رب تعالیٰ کا حکم ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ☆﴾(سورۃ البقرہ آیت نمبر۔۴۳)

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے والوں کے ساتھ جھکو''۔

☆حدیث نمبر1:۔عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (صحیح بخاری ج۱' ص ۱۰۹۔کتاب الاذان باب فضل اللھم ربنا لک الحمد۔صحیح مسلم ج۱ص۱۷۶۔کتاب الصلاۃ۔ باب التسمیع۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام (رکوع کرنے کے بعد) ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه' کہے تو تم یہ الفاظ کہو "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"(اے اللہ !ہمارے پروردگار تمام قسم کی تعریفات تیرے لئے ہیں) کیونکہ جس شخص کی بات (اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) فرشتوں کے قول کے موافق ہوگئی اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

**وضاحت** اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه نہیں کہے گا' بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے اس وقت کہے جب امام یہ کلمات کہنے سے فارغ ہو چکا ہو۔مقتدی بھی امام کے پیچھے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہے گا۔یہی صحیح موقف ہے۔

## 11۔ سجدہ کرنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔ ﴿يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ☆﴾(الحج' ۷۷)

ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عبادت کرتے رہو اور (اس کے ساتھ ساتھ) نیک کام (بھلائی کے) کرتے رہو' امید کی جاتی ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

**☆حدیث نمبر1 : ۔عَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ رضی الله عنه قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِىْ بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِىَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ ' فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيْتُ أَبَاالدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِىْ مِثْلَ مَا قَالَ لِىْ ثَوْبَانُ.**

(صحیح مسلم ج ا' ص ۱۹۳۔ کتاب الصلاۃ باب فضل السجود)

ترجمہ:۔ ''معدان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ثوبان رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے' سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ مجھے ایسے اعمال کی خبر دو جن کے کرنے سے مجھے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے' یا یہ کہا اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین اعمال کی (خبر دو) تو وہ خاموش ہو گئے۔ دوسری مرتبہ پھر تیسری مرتبہ بھی یہی سوال کیا تو ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا اسی چیز کے متعلق میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کیلئے (خالص ہو کر) زیادہ سجدے کیا کر (یہ چیز تیرے لئے لازم ہے کہ کثرت کے ساتھ سجدے کیا کر) کیونکہ ہر سجدہ جو تو اللہ کیلئے کرے گا' اللہ تعالیٰ تیرے درجہ کو بلند کرے گا اور تیرا ایک گناہ مٹا دے گا' معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور اسی طرح ان سے سوال کیا جیسے ثوبان رضی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ عنہ سے کئے تھے تو انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو ثوبان رضی اللہ عنہ نے دیا"۔

☆حدیث نمبر2: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِیْ يَقُوْلُ يَاوَيْلَهٗ اُمِرَابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ ، وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِیَ النَّارُ.

(صحیح مسلم۔ ج ا، ص ۶۱۔ کتاب الایمان۔ باب اطلاق اسم الکفر)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابن آدم جب (قرآن مجید میں) سجدہ والی آیت کی تلاوت کرتا ہے تو سجدہ کرتا ہے شیطان (اس کے اس عمل کو دیکھ کر) اس سے الگ ہو کر روتے ہوئے کہتا ہے، ہائے افسوس، ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کر کے جنت حاصل کر لی اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا میں نے انکار کر کے جہنم میں اپنا ٹھکانا بنالیا (اور میرے لئے آگ ہے)"۔

## 12۔ درود شریف پڑھنا

قرآن مجید میں ہے:۔ ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا☆﴾ (الاحزاب . ۵۶)

ترجمہ:۔ "اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان (نبیؐ) پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو"۔

☆حدیث نمبر1: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. (صحیح مسلم۔ ج ا، ص ۱۷۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت کریں گے۔

☆حدیث نمبر2: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. (صحیح سنن نسائی ج۱، ص ۲۷۸)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت کرے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کیلئے دس درجات بلند کئے جائیں گے۔

☆حدیث نمبر3: ۔عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا ' وَحِيْنَ يُمْسِيْ عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(صحیح الجامع الصغیر ج۲' ص ۱۰۸۸ (بحوالہ طبرانی فی الکبیر) المطبوع للمکتب الاسلامی۔)

ترجمہ: ''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا جو شخص صبح اور شام کے وقت دس دس مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے کل قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی''۔

**وضاحت** صلاۃ وسلام یعنی درود کا پڑھنا امت کیلئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے یہ ایسا اعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے بھی درود پاک پڑھتے ہیں اور درود جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا تو رحمت بن جائے گا اور فرشتوں کی طرف سے ہوگا تو دعائے مغفرت بن جائے گا اور جب انسانوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طرف سے ہوگا تو یہ دعا بن جائے گا"۔

ایک صحابی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میں آپؐ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہتا ہوں' کس قدر (اپنی دعا میں سے) درود پڑھا کروں؟ آپؐ نے فرمایا جس قدر تو چاہے' کہتے ہیں میں نے کہا (دعا کا) چوتھا حصہ (درود شریف پڑھ لیا کروں گا) آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تو چاہے' اگر اس سے زیادہ کرے تو اور بہتر ہے' میں نے کہا آدھا حصہ (دعا اور آدھا حصہ) درود شریف پڑھوں گا' آپؐ نے فرمایا جیسے تو چاہے اگر زیادہ کرے تو اور بہتر ہے۔ میں نے کہا دو تہائی درود شریف پڑھوں گا آپؐ نے فرمایا جیسے تو چاہے' اگر زیادہ کرے تو اور بہتر ہے' میں نے کہا' میں اپنی پوری کی پوری دعا میں درود شریف ہی پڑھوں گا' آپ ﷺ نے فرمایا (اگر تو ایسا کرے گا) تو اس وقت تیری تمام حاجات کو (بغیر مانگے) پورا کر دیا جائے گا۔ اور تیرے گناہوں کو بخش دیا جائے گا"۔ (صحیح الترمذی۔ ج ۲' ص ۲۹۸ (حسن)

**اللہ اکبر!** یہ کتنا بڑا انعام ہے اور پھر فرمایا جو ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلہ میں دس نیکیاں عطا کرتا ہے۔

(صحیح سنن ترمذی ج ۱' ص ۱۵۰ (الشیخ البانیؒ فرماتے ہیں اس حدیث پر سکوت ہے)

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ (حدیث نمبر 2 کا حوالہ دیکھیں)

یہ ہے مختصر فضیلت اس اعزاز و انعام کی اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 13۔ نماز کے بعد ذکر

ارشادِ خداوندی ہے: 1۔ ﴿وَالذّٰاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰاكِرَاتِ اَعَدَّاللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا☆﴾ (الاحزاب. آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور عورتوں کیلئے یقیناً اللہ تعالیٰ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے''۔

2. ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُواالله فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ☆ اُولٰٓئِكَ جَزَآءُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ☆﴾ (ال عمران/ ۱۳۵، ۱۳۶)

ترجمہ:۔ ''جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کیلئے استغفار کرتے ہیں، حقیقت بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔ انہیں کا بدلہ (جزا) ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور وہ باغات بہشت ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے''۔

☆حدیث نمبر 1:۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَاللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. غُفِرَتْ خَطَايَا وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.** (صحیح مسلم۔ ج ۱' ص ۲۱۹)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تنتیس (۳۳) بار **سبحان اللہ**' تنتیس (۳۳) بار **الحمدللہ** اور تنتیس (۳۳) بار **اللہ اکبر** اور ایک بار **لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ' لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** کہہ کر ایک صد (۱۰۰) کی گنتی کو پورا (مکمل) کر دے تو اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں سب معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔

☆حدیث نمبر2:۔ **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ' كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذَالِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ.**

(صحیح بخاری۔ ج ۲' ص ۹۴۷۔ (حدیث نمبر۲ سے آخر تک جتنی بھی احادیث ہیں وہ مطلق طور پر ذکر الٰہی کی فضیلت میں ہیں جیسا کہ ''وضاحت'' میں ذکر کیا گیا ہے۔ اگرچہ عنوان ''نماز کے بعد ذکر'' قائم کیا گیا ہے)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص ایک دن میں سو بار ''**لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** پڑھے' اس کو دس غلام آزاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور پورا دن شام تک شیطان سے حفاظت حاصل رہی گی اور کوئی شخص اس سے زیادہ بہتر عمل لیکر نہیں آئے گا مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ نیک اعمال کئے"۔

☆حدیث نمبر3:۔عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَایَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ. (صحیح سنن الترمذی۔ج۳،ص۱۶۱)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہتا ہے اس کے تمام گناہ (صغیرہ) مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں"۔

☆حدیث نمبر4: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَ یَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ یَّكْسِبَ كُلَّ یَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ"؟ فَسَأَلَهٗ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ: كَیْفَ یَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِیْحَةٍ فَیُكْتَبُ لَهٗ أَلْفُ حَسَنَةٍ، أَوْ یُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِیْئَةٍ. (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء۔باب فضل التھلیل والتسبیح۔)

ترجمہ:۔ "حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپؐ نے فرمایا، کیا تم میں سے کوئی شخص (اس بات سے) عاجز ہے کہ وہ ہر روز ایک ہزار نیکی کرے؟ شریک مجلس لوگوں میں سے ایک نے آپؐ سے سوال کیا، ہم میں سے کوئی کیونکر ایک ہزار نیکی کر سکتا؟ آپؐ نے فرمایا: سو بار سبحان اللہ کہے تو اس کے نامہ اعمال میں ہزار نیکی لکھ دی جاتی ہے یا ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆ حدیث نمبر5:۔ عَنْ أَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ أَلَا أُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ أَعْمَالِکُمْ وَأَزْکَاهَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَأَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ ، وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَیَضْرِبُوْا أَعْنَاقَکُمْ؟ قَالُوْا بَلٰی ، قَالَ ذِکْرُ اللّٰهِ. ( صحیح سنن الترمذی۔ ج۳ ، ص۱۳۹)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے بہترین اعمال کی خبر دوں جو تمہارے ہاں زیادہ پاکیزہ ، تمہارے درجات میں زیادہ بلندی والے ، تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمن سے ملو ، تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ، ضرور (جی ہاں) آپؐ نے فرمایا (وہ) اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے''۔

**وضاحت** ذکر الٰہی تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے کیونکہ ذکر تمام نیکیوں سے اعلیٰ ترین نیکی ہے اور نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی ہیں (**إِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ**).(**سورہ ھود۱۱۴**) . ''ذاکر انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ تو رب تعالیٰ اپنے اس بندے کو یاد رکھتے ہیں۔ اور بندہ جب اللہ عزوجل کو مصیبت و سختی کے وقت پکارتا ہے یا اپنی کسی حاجت کیلئے دست سوال دراز کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے رب العالمین یہ کسی واقف اور معروف شخص کی آواز سنائی دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کا واقف کار بن جاتا ہے اور اس کی اس تنگی و شدت میں اس کا مددگار ہو جاتا ہے اور اس کی جان پہچان رکھتا ہے اور ہر وقت اس کی دستگیری فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس بندے کیلئے آرام و سکینت نازل ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسے رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے۔ اور ذکر الٰہی کی وجہ سے انسان قیامت کے دن حسرت وافسوس سے محفوظ رہے گا' کیونکہ دنیا میں یہ ذاکر اللہ تعالیٰ کو خلوت میں یاد کر کے رونے لگتا تھا اور آج قیامت کے دن اسی سبب سے عرش الٰہی کا اسے سایہ نصیب ہوگا (وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)

(صحیح بخاری۔ کتاب الاذان باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ وفضل المسجد)

(ان سات قسم کے خوش نصیبوں میں سے) وہ آدمی جو علیحدگی وخلوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جن کو اللہ تعالیٰ کل عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا جس دن سخت گرمی اور حد درجہ کی دھوپ ہوگی تمام لوگ سورج کی گرمی و دھوپ میں تڑپ رہے ہونگے اور یہ ذاکر بندے عرش الٰہی کی ٹھنڈی چھاؤں کے نیچے نہایت عیش و آرام کے ساتھ وقت گزار رہے ہوں گے۔ **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ** اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے ذاکر بندوں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے' آمین یارب العالمین۔

(الوابل الصیب' ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ (اردو ترجمہ ذکر الٰہی)

## 14۔ مال کی زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات

قرآن مجید میں ہے: ﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ☆﴾ (البقرۃ. ۲۷۱)

ترجمہ:۔ ''اگر صدقات وخیرات کو ظاہر کرو تو بھی اچھا ہے اور اگر انہیں مخفی و پوشیدہ کرتے ہوئے فقراء ومساکین کو دو تو یہ بہت ہی بہتر ہوگا تمہارے لئے اور (اس کے ساتھ ساتھ) اللہ تعالیٰ تم سے تمہاری سیئات کو بھی مٹا دے گا اور (وہی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ تمہارے تمام اعمال کی بخوبی خبر رکھنے والا ہے"۔

**وضاحت** اس سے معلوم ہوا' صدقہ وزکوٰۃ انسان کے گناہوں کیلئے کفارہ بن جاتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عام حالات میں خفیہ طور پر صدقہ کرنا افضل ہے سوائے کسی ایسی صورت کے کہ اعلانیہ صدقہ دینے میں لوگوں کیلئے ترغیب کا پہلو ہو۔ اگر ریاکاری کا خدشہ شامل نہ ہو تو ایسے مواقع پر پہل کرنے والوں کیلئے خصوصی فضیلت ہے جو کہ احادیث میں واضح طور پر مذکور ہے۔ تاہم اس قسم کی مخصوص صورتوں کے علاوہ دیگر مواقع پر خاموشی سے صدقہ وخیرات کرنا ہی بہتر ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا جن لوگوں کو قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا' ان میں ایک آدمی وہ بھی ہوگا **"وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ فَأَخْفٰى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ"** (۱)۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الاذان باب نمبر ۳۶۔ من جلس فی المسجد ینتظر)

جس نے اتنے خفیہ طریقے سے صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی یہ پتہ نہیں چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

صدقہ میں اخفا کی فضیلت کو بعض علماء نے صرف نفلی صدقات تک محدود رکھا ہے اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں اظہار کو بہتر قرار دیا ہے' لیکن قرآن مجید کا عموم صدقات نافلہ اور واجبہ دونوں کو شامل ہے۔ (دیکھئے تفسیر ابن کثیر)

☆ **حدیث نمبر 1:۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا فَقَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(صحیح مسلم۔ کتاب الزکاۃ۔ **باب بیان ان افضل الصدقۃ صدقۃ الصحیح الشحیح**۔صحیح بخاری **کتاب الزکاۃ باب فضل صدقۃ الشحیح الصحیح** (الفاظ بخاری کے ہیں)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا' اس نے کہا اے اللہ کے رسولؐ (اجر کے لحاظ سے) کونسا صدقہ زیادہ بڑا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس حالت میں تو صدقہ کرے کہ تو تندرست اور (اس حال میں) حرص بھی کرتا ہو' فقر (غریبی) کا ڈر اور غناء کی امید ہو' اور (اس کام کو) اتنی مہلت نہ دے کہ سانس (جان) حلق تک پہنچ جائے اور تو پھر یہ کہنا شروع کر دے فلاں کیلئے اتنا اور فلاں کیلئے اتنا اتنا' حالانکہ وہ فلاں فلاں (وارثوں) کیلئے ہی ہے''۔

☆**حدیث نمبر2 : ۔عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ.**

(صحیح بخاری ۔**کتاب الزکاہ باب اتقوا النار . صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب الحث علی الصدقۃ ولو بشق تمرۃ** (الفاظ بخاری کے ہیں)

ترجمہ:۔ ''حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے' (جہنم کی) آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے آدھے حصے کے ساتھ صدقہ کرکے (بچا جائے)

**وضاحت** ان احادیث میں جو صدقہ کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے کیا وہ اس دنیا کے مال ومتاع سے زیادہ نفع بخش ہے جس پر انسان سانپ بن کر بیٹھا ہوا اب بھی اگر کوئی ہوش ناخن نہ لے تو یہ اس کی بڑی ہی بدقسمتی کی بات ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عنایت فرمائے کہ ہم اس کے راستے میں زیادہ سے زیادہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے ہی دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کر کے اسے راضی کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی جہنم سے بچ سکیں ۔آمین ۔یا رب العالمین أدخلنا برحمتک فی عبادک الذین ینفقون أموالھم فی سبیلک ولمرضاتک۔

## 15 ۔فرضی و نفلی روزے

ارشاد خداوندی ہے: ﴿ یٰأَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ☆﴾(البقرہ.۱۸۳).

ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! تم پر (رمضان کے) روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے اس لئے کہ تم پرہیز گار بن جاؤ''۔

**وضاحت** روزہ کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ بلکہ ہر عبادت کے کرنے کا اہم مقصد یہی ہے کہ بندہ اپنے رب کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرے جس سے بندہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بن جائے۔اور ہر برائی اور گناہ سے پرہیز کر کے متقی بن جائے۔ چونکہ یہ عبادت نفس کی طہارت اور تزکیہ کیلئے بہت اہم ہے اس لئے اسے تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔اس کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور تقویٰ انسان کے اخلاق و کردار کے سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ یعنی روزہ سے اللہ تعالیٰ کا مقصود یہ ہے کہ انسان نیک بن جائے۔انسان کو گناہوں سے پاک کردے۔

☆حدیث نمبر1 : ۔عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ.

(صحیح البخاری کتاب الایمان۔ باب صوم رمضان احتسابا من الایمان)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرمایا' جوشخص رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ رکھتا ہے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

☆حدیث نمبر2: عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَاللّٰہُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا. (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام فی سبیل اللہ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا' جوشخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر (۷۰) سال کی مسافت تک آگ سے دور کر دیتا ہے''۔

☆حدیث نمبر3: ۔عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.
(صحیح الترمذی ج۲' ص۱۲۴)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جوشخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور آگ کے درمیان آسمان وزمین کی مسافت کے برابر خندق بنا دیتا ہے''۔

## یوم عاشوراء کا روزہ

☆حدیث نمبر4: ۔عَنْ أَبِیْ قَتَادَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ یُکَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِیَةَ.
(صحیح مسلم۔کتاب الصیام۔باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے' یقیناً رسول اللہ ﷺ سے عاشوراء (دس محرم) کے روزہ کے متعلق سوال کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا گزرے سال کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔(مسنون عمل یہ ہے کہ یوم عاشوراء (دسویں محرم) کے ساتھ ساتھ نو یا گیارہ محرم میں سے ایک روزہ بھی شامل کیا جائے)

## یوم عرفہ کا روزہ

☆حدیث نمبر5 : ۔ عَنْ أَبِیْ قَتَادَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ ' يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ.( یوم عاشوراء والا حوالہ دیکھئے۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے دن (۹ ذوالحجہ) کے روزہ کے بارے سوال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: گزرے سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے''۔

سبحان اللہ! کس قدر عظیم عمل ہے، کہ ایک روزہ رکھنے سے دوسال کے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔آمین

## 16 ۔ حج و عمرہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔ ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ☆﴾ (ال عمران.۹۷)

ترجمہ:۔ ''اور لوگوں پر یہ اللہ تعالیٰ کا حق (فرض بنتا) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کی طاقت رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کریگا' تو اللہ تعالیٰ بھی اہل جہان سے بے نیاز ہے''۔

**وضاحت** حج اسلام کے ان پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ اور اسی لئے انہیں ارکان اسلام کہا جاتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔

۲۔ نماز قائم کرنا۔ ۳۔ زکوٰۃ دینا

۴۔ حج کرنا (بعض روایات میں یہ الفاظ بھی ہیں جو اس کے راستہ کی طاقت رکھے)

۵۔ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الایمان' باب دعاؤکم ایمانکم)

اور قرآن مجید کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے اس کے گھر کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو بیت اللہ جانے کی استطاعت رکھتے ہوں' حج کو اسلامی عبادات میں ہمیشہ ایک غیر معمولی اہمیت رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

**☆حدیث نمبر1 :۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.**

(صحیح بخاری' کتاب الحج۔ باب فضل الحج المبرور)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی رحمت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص حج کرے اس میں بے ہودہ باتیں نہ کرے (یا دوران احرام اپنی بیوی سے جماع نہ کرے) اور نہ ہی فسق و فجور کرے وہ (اپنے گناہوں سے اس طرح) واپس لوٹے گا جیسا کہ آج ہی اسے اس کی ماں نے جنم دیا ہے''۔

**☆حدیث نمبر2۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا ،وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(صحیح بخاری۔ کتاب العمرۃ۔ باب العمرۃ۔ وجوب العمرۃ وفضلھا)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ کرنا دوسرے عمرہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے''۔

☆حدیث نمبر3:۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَامِنْ يَوْمٍ أَكْثَرُ مِنْ أَن يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَوَإِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِىْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا أَرَادَهٰؤُلَاءِ.

(صحیح مسلم۔ کتاب الحج۔ باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ)

ترجمہ:۔ ''سیدہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ کے دن کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس دن سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد کرتے ہیں' اور پھر اپنے بندوں کے قریب ہوتے ہوئے اپنے فرشتوں میں ان (اپنے بندوں) کے ساتھ فخر کرتے ہیں اور فرشتوں سے کہتے ہیں یہ لوگ (اس میدان میں کھڑے ہو کر) کیا چاہتے ہیں؟ (اس حدیث سے بھی حج اور یوم عرفہ کی فضیلت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حج کا نام ہی عرفہ ہے'')۔

☆حدیث نمبر4:۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ' فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ ' كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ' وَلَيْسَ لِلْحَجِّ ثَوَابٌ إِلَّاالْجَنَّةُ. (صحیح الترمذی۔ ج۱' ص۲۴۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پے در پے حج اور عمرہ کرو اس لئے کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کی میل دور کرتی ہے۔ حج (مقبول) مبرور کا ثواب جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے''۔

## 17 ۔ علم سیکھنا

ارشاد رب العالمین ہے: ﴿ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَّاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ☆﴾(المجادلة. ۱۱)

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں' اور علم والوں کے درجات بلند کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

☆حدیث نمبر1 :۔عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ إِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ إِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ ' إِلَّامِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ' أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ.

(صحیح مسلم کتاب الوصیۃ۔ باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تمام عملوں کا ثواب منقطع ہو جاتا ہے مگر تین اعمال ایسے ہیں جن کا ثواب باقی رہتا ہے۔(۱) صدقہ جاریہ (۲) نفع بخش علم۔(۳) نیک اولاد جو اس کیلئے دعا کرے''۔

☆حدیث نمبر2۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ ' وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ ' يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ '

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ ، وَمَنْ بَطَّأَ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ.

(صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے کسی راستہ پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں اور کوئی قوم جو صرف اس غرض سے اللہ تعالیٰ کے گھروں (مسجدوں) میں سے کسی ایک گھر میں بیٹھتی ہے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ آپس میں اس کے معانی کو بھی سمجھتے ہیں ایسے لوگوں پر سکونت نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس فرشتوں میں کرتا ہے اور جس کا عمل تاخیر کرے اس کا نسب جلدی نہیں کرے گا''۔ (یہ حدیث لمبی تھی اس کا آخری حصہ یہاں ذکر کیا گیا)۔

☆حدیث نمبر3۔ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ، يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ، إِنِّيْ جِئْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ ,وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ ، وَإِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ، وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سَائِرِالْکَوَاکِبِ' وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَاراً وَلَا دِرْهَماً وَرِثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

(صحیح ابی داؤد۔ ج ۲' ص ۶۹۴۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا' ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا اے ابو درداءؓ میں آپ کے پاس مدینۃ الرسول ﷺ سے آیا ہوں ایک حدیث کیلئے جس کی مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتا ہے' میں کسی اور حاجت کیلئے نہیں آیا۔ (اس پر) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے جو طلب علم کیلئے ایک راہ پر چلے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا ہے' اور فرشتے اپنے پر طالب علم کی رضامندی کیلئے رکھتے ہیں اور یقیناً عالم کیلئے' ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ مچھلیاں بھی پانی کے اندر۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر اس قدر ہے جس قدر چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر' اور بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں ' یقیناً انبیاءؑ درھم و دینار اپنے ورثہ میں نہیں چھوڑ گئے' انہوں نے علم کا ورثہ (وراثت) چھوڑا ہے' جس نے اسے حاصل کیا اس نے بہت زیادہ حصہ لیا''۔

**وضاحت** انسان کی دنیا و آخرت کی خیر و فلاح اللہ تعالیٰ کے دین میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا دین ہوتا ہی اس لئے ہے کہ وہ انہیں دنیا و آخرت میں خیر و صلاح اور فلاح و کامرانی سے ہمکنار کرے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے دین کا فائدہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ انسان اس کے دین کا علم حاصل کرے' اسے اپنی زندگی میں جذب کرنے کی کوشش کرے' علم ایک ایسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بصیرت ہوتی ہے جو انسان کے دل و دماغ اور اس کے ظاہر و باطن پر چھا جاتی ہے۔ ایسا علم انسان کو دنیا و آخرت کی کامیابی اور کامرانی سے ضرور ہمکنار کرتا ہے۔ جس طرح احادیث میں اوپر رقم کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ جنت تک پہنچنے کا راستہ اس کیلئے آسان کر دیتا ہے۔ اور جو گروہ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے' اسے پڑھتا ہے اور پڑھاتا ہے' اس پر اللہ تعالیٰ کی سکینت نازل ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ کی رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اس پر سایہ فگن ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کی محفل میں ذکر فرماتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔

**قارئین محترم!** پتہ چلا کہ علم کی راہ جنت کی راہ ہے اور علم سے مراد کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کا علم ہے۔ احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر انسان دین کا علم عام کرے تو جتنی نسلوں تک وہ علم پھیلے گا اور اس سے لوگ فائدہ اٹھائیں گے اور اس علم کے نتیجے میں ان کی زندگیاں نیکی اور دینداری کے سانچے میں ڈھلیں گی' صاحب علم کو ان سب انسانوں کی نیکیوں اور دینداری کا اجر برابر ملتا رہے گا۔ (جس طرح حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کو بھلائی (ہدایت) بتائے گا تو اس کو اس (ہدایت پر عمل) کرنے والے کے برابر اجر ملے گا باوجود اس کے کہ ان تمام کے اعمال میں سے ذرہ برابر اجر کم نہیں کیا جائے گا۔

(صحیح مسلم۔ کتاب العلم۔ باب من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ)

یہ سب کچھ اس وقت ہی حاصل ہو گا جب انسان صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے علم حاصل کرے گا اور علم کو آگے پھیلانے میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے اور جنت کی خواہش کو مقدم رکھے گا' ورنہ اگر دنیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی غرض سے علم دین حاصل کیا تو ایسا شخص قیامت کو جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔ (العیاذ باللہ)

# 18۔ قرآن مجید کی تعلیم و تلاوت

فرمان رب العالمین ہے: ۔﴿ قَدْجَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ☆ يَهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ بِإِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ☆﴾ (المائدة ..۱۵.۱۶)

ترجمہ:۔ ''یقیناً تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آ چکی ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنی رضا پر چلنے والوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے۔ اور اپنے حکم سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ پر چلاتا ہے''۔

☆حدیث نمبر1۔ عَنْ عُثْمَانَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ "

(صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ)

ترجمہ:۔ ''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی رحمت ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا' تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن مجید خود سیکھے اور پھر دوسروں کو سکھائے''۔

☆حدیث نمبر2۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ ' وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لاَ أَقُوْلُ : الٓمٓ حَرْفٌ ' وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَ مِيْمٌ حَرْفٌ. (صحیح الترمذی۔ ج۳' ص۹)

ترجمہ:۔ ''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جو شخص کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھے' اس کیلئے اس کے بدلہ میں ایک نیکی ہے' اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے لیکن الف ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے"۔

☆حدیث نمبر3۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَبَتْ، قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ؟ قَالَ "اَلْجَنَّةُ".** (صحیح الترمذی۔ ج۳' ص۷)

ترجمہ:۔ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی رحمت ﷺ کی ساتھ آ رہا تھا' آپ نے ایک آدمی کو سورۃ اخلاص (قل ھواللہ احد) پڑھتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا' واجب ہوگئی۔ میں نے کہا کیا واجب ہوئی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت واجب ہوگئی"۔

☆حدیث نمبر4۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ إِنَّ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْآنِ ثَلٰثُوْنَ آیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَلَهٗ وَهِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ.** (صحیح الترمذی۔ ج۳' ص۶)

ترجمہ:۔ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی رحمت ﷺ نے فرمایا قرآن مجید میں ایک تیس آیات والی سورۃ ہے اس نے ایک آدمی کی سفارش کی یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا گیا اور وہ سورت ﴿ **تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ** ﴾ ہے"۔

☆حدیث نمبر5۔ **عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهٗ یَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِأَصْحَابِهٖ.** (صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فضل قراءۃ القرآن)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ ''حضرت ابوامامۃ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' کہ قرآن مجید پڑھا کرو' کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفاعت کرنے والا ہوگا''۔

☆حدیث نمبر6۔ **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ.**

(صحیح مسلم۔کتاب صلاۃ المسافرین۔باب فضل من یقوم بالقرآن)

ترجمہ:۔ ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کی بدولت بعض قوموں کو بلند مقام عطا کرتا ہے اور بعض قوموں کو اسی وجہ سے (ذلیل و) پست کر دیتا ہے''۔

**وضاحت** قرآن مجید ہدایت کا سرچشمہ' نجات کا ذریعہ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا واحد راستہ ہے اس کے علاوہ دنیا میں اچھی اور کامیاب زندگی گزارنے اور فلاح وارتقاء سے ہمکنار کرنے کا باعث بھی ہے اس لئے مندرجہ بالا احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن حکیم کا علم حاصل کرنے والوں اور اس علم کو عام کرنے والوں کو سب سے بہتر اور ارفع قرار دیا گیا ہے اور اس کے پڑھنے والوں کیلئے قیامت کے دن اس کی شفاعت کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ (قرآن مجید) اس انسان قاری کے گناہوں کا کفارہ بنے گا۔اور صاحبِ قرآن سے آخرت میں کہا جائے گا۔پڑھتے جاؤ اور بلند مدارج پر چڑھتے جاؤ اور دیکھو ٹھہر ٹھہر کر اور اطمینان سے پڑھنا جس طرح تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر (ترتیل سے) پڑھتے تھے' تمہارا مقام وہاں ہوگا جہاں تم آخری آیت تلاوت کرو گے۔ (صحیح الترمذی۔ج۳' ص۱۰)

اس سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ قرآن مجید بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے کیونکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس طرح قرآن مجید کو سمجھنے اور اسے اپنے اندر جذب کرنے کا حق ادا ہو سکتا ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

# 19۔ صبر کرنا

ارشاد خالق کائنات ہے :۔ ﴿ إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ☆﴾ (الزمر. ۱۰)

ترجمہ:۔ ''اس میں کوئی شک نہیں کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر و ثواب ملے گا''۔

☆حدیث نمبر1۔ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ وَلَا أَذًی وَلَاغَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا إِلَّا کَفَّرَاللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ. (صحیح بخاری۔ کتاب المرضی۔ باب ماجاء فی کفارۃ المرض)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوسعید خدری حضرت اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا' مسلمان کو تھکان' بیماری' غم' تکلیف اور حتیٰ کہ کانٹا لگنے سے جو پریشانی ہوتی ہے اس کے بدلہ میں اس کے (صغیرہ) گناہ اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے''۔

☆حدیث نمبر2۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یُوْعَکُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّکَ تُوْعَکُ وَعْکًا شَدِیْدًا قَالَ أَجَلْ ' إِنِّیْ أُوْعَکُ کَمَا یُوْعَکُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ قُلْتُ ذَالِکَ بِأَنَّ لَکَ أَجْرَیْنِ ' قَالَ أَجَلْ" ذَالِکَ کَذَالِکَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصِیْبُهُ أَذٰی شَوْکَةٍ فَمَا فَوْقَهَا. إِلَّا کَفَّرَاللّٰهُ بِهَا سَیِّئَاتِهِ ' کَمَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا**. ( صحیح بخاری۔ کتاب المرضی۔ باب اشد الناس بلاء الانبیاء

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپؐ بخار میں مبتلا تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپؐ تو شدید بخار میں مبتلا ہیں' فرمایا ہاں' مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے' میں نے عرض کیا اس لئے کہ آپؐ کو دوگنا ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں یہی بات ہے۔ بالکل اسی طرح ہے جس کسی مسلمان کو کانٹا چبھے یا اس سے زیادہ کسی مصیبت کی زحمت اٹھانا پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی طرح گناہ معاف فرما دیتے ہیں جیسے درخت کے پتے گر جاتے ہیں''۔

☆حدیث نمبر3۔ **عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ ، فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ عَذَاباً يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِراً يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُّصِيْبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَهُ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيْدِ .**

( صحیح بخاری۔ کتاب الطب ۔ باب اجر الصابر علی الطاعون )

ترجمہ:۔ ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا' آپ ﷺ نے فرمایا طاعون عذاب الہیٰ تھا جن لوگوں پر چاہتا تھا مسلط کر دیتا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان داروں کیلئے رحمت بنا دیا ہے۔ پس جو مومن انسان طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو جائے' وہ صبر کی نیت سے اپنے شہر میں ہی رہے اس بات پر یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو میرے مقدر میں لکھ دیا وہی مجھے پہنچے گا' تو اس کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شہید کے برابر اجر وثواب ملے گا"۔

☆حدیث نمبر4 ۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ، حَتّٰی یَلْقٰی وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ. (صحیح الترمذی۔ج۲، ص۲۸۶)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مومن مرد اور مومنہ عورت کی جان، اولاد اور مال پر مصیبتیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ (اللہ تعالیٰ سے) ملے گا (ملاقات کرے گا) تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا"۔

☆حدیث نمبر5۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ رِبَاحٍ رحمة الله علیه قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما أَلَا أُرِیْکَ امْرَأَةً مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ بَلٰی قَالَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّیْ أُصْرَعُ وَإِنِّیْ أَتَکَشَّفُ، فَادْعُ اللّٰهَ لِیْ قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَکِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ یُّعَافِیَکِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّیْ أَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِیْ أَنْ لَّا أَتَکَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا.

(صحیح بخاری۔کتاب المرضیٰ، باب فضل من یصرع من الریح)

ترجمہ:۔ "عطاء بن ابی رباح تابعی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں، مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کی ضرور دکھایئے آپؓ نے کہا یہ سیاہ فام عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، کہنے لگی مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں بے پردہ ہو جاتی ہوں، میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، آپؐ نے فرمایا اگر تو صبر کر سکے تو اس کا ثواب تیرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لئے جنت ہے۔ اور اگر تو چاہتی ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے تیری صحت کی دعا کر دیتا ہوں' اس نے کہا میں صبر کرتی ہوں' لیکن میرے لئے دعا فرمائیں کہ میں بے پردہ نہ ہوا کروں تو آپؐ نے دعا فرمائی''۔

**وضاحت** دنیا میں وہ کونسا انسان ہے جو خوش وخرم رہا ہو' مصیبت وتکلیف' دکھ درد انسان ہی کیلئے ہیں' انسان کی حالت یکساں نہیں رہتی' آج کچھ ہے تو کل کچھ۔ تھوڑی تھوڑی مصیبت پر صبر کے دامن کو ہاتھ سے چھوڑ دینا انسانیت کے خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا امتحان وآزمائش کی جگہ ہے اس لئے مومن کا ہر حال میں عجیب معاملہ ہے کہ' ہر حال میں اس کیلئے بھلائی ہی بھلائی اور کامیابی ہی کامیابی ہے۔ اسے جب کوئی نعمت ملتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے' تو اجر پاتا ہے اور یہ بات اس کیلئے موجب خیر ہوتی ہے' اور جب اسے کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر کرتا ہے اور صبر کا راستہ اختیار کرتا ہے تو اجر پاتا ہے' اور یہ بات بھی اس کیلئے موجب خیر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مومن کو جتنی بڑی مصیبت آتی ہے اس پر اس کو اتنا ہی بڑا اجر ملتا ہے۔ یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ مومن اور وفادار بندوں کا اللہ تعالیٰ مصائب اور مشکلات کے ذریعہ امتحان لیتا ہے۔ اور انہیں اس وقت' مومن اور وفادار ہونے کا سرٹیفکیٹ عطا فرماتا ہے جب وہ آزمائشوں کی بھٹی سے کھرا سونا بن کر برآمد ہوتے ہیں' اسی وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت اس بندہ مومن پر سایہ فگن ہوتی ہے اور آخرت میں جنت کی بشارت اور گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اس کی زندگی گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو چکی ہوگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 20۔ تقویٰ اختیار کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ ﴿ إِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ☆﴾(الانفال ' ۲۹)

ترجمہ:۔ ''اے مومنو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہارے لئے (حق و باطل کے درمیان) امر فارق پیدا کر دیگا (یعنی تم کو ممتاز کر دیگا) اور تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے''۔

☆حدیث نمبر1۔ عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رضی الله قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوااللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ ' وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ ' وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ ' تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ. (صحیح الترمذی۔ ج ا ' ص ۱۹۰)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ سے جو تمہارا پروردگار ہے (پالنے والا ہے) ڈرو' پانچوں نمازیں ادا کرو' ماہ رمضان کے روزے رکھو' اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے امراء کی (اگر اللہ کی معصیت کا حکم نہ دیں تو) اطاعت کرو' اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

☆حدیث نمبر2۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی.

(صحیح مسلم۔کتاب الذکر والدعاء۔ باب التعوذ من شر ما عمل)

ترجمہ:۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے ہدایت' تقویٰ و پرہیزگاری'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پاکدامنی اور غناء کا سوال کرتا ہوں۔

**وضاحت** **التقویٰ:** ۔ بچنا' پرہیز کرنا ۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے اندر پیدا کرنا۔ متقین وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہر وقت خائف رہتے ہوئے گناہ چھوڑ دیتے ہیں اور شریعت کے مطابق صاف ستھری زندگی گزارتے ہیں۔ کیونکہ یہ زندگی اس وقت حاصل ہو گی جب لوگوں میں مل جل کر زندگی بسر کرے گا' لوگوں سے الگ تھلگ رہنے سے زیادہ اچھا یہ ہے کہ ان میں مل جل کر رہے' تقویٰ کا معنی تو یہ ہے کہ برے کاموں کا موقع حاصل ہوتے ہوئے ان سے بچے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اس لئے مل جل کر رہنا اور برائیوں سے بچنا قابل تحسین و آفرین ہے اور جو لوگوں سے الگ ہو کر بیٹھ رہا وہ متقی نہیں راہب ہے۔ اور اسلام ہمیں راہب نہیں بنانا چاہتا' وہ لوگوں کے ساتھ مل کر رہنا سکھاتا ہے تاکہ ہم تقویٰ جیسی بیش قیمت چیز حاصل کر سکیں اور ہم سب تقویٰ کی دولت سے مالا مال ہو جائیں یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف اور احساس ذمہ داری ہمارا طرہ امتیاز ہو' یہ تقویٰ ہے۔

## 21۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا

ارشاد خداوندی ہے: ۔ ﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ☆﴾(ال عمران ۱۵۹)

ترجمہ: ۔ ''جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں' بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے''۔

☆حدیث نمبر1 ۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ.قِيْلَ:مَعْنَاهُ ' مُتَوَكِّلُوْنَ ' وَقِيْلَ :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**قُلُوْبُهُمْ رَقِيْقَةٌ.** ( صحیح مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا۔ باب یدخل الجنۃ اقوام )

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی رحمت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جنت میں کچھ ایسے لوگوں کو داخلہ ملے گا' جن کے دل پرندوں کے دلوں کے مانند ہوں گے''۔ کہا گیا ہے کہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جن کے دل نرم ہیں۔

**☆حدیث نمبر2۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ رُفِعَ لِيْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ ' فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِيْ ' فَقِيْلَ لِيْ هٰذَا مُوسٰى ﷺ وَقَوْمُهُ ' وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ ' فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ ' فَقِيْلَ لِيَ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخَرِ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ ' فَقِيْلَ لِيْ هٰذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَاعَذَابٍ ' ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ ' فَخَاضَ النَّاسُ فِيْ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَاعَذَابٍ ' فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ صَحِبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ' وَقَالَ بَعْضُهُمْ : وَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْإِسْلَامِ وَلَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ ' وَذَكَرُوْا أَشْيَاءَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ "مَاالَّذِيْ تَخُوْضُوْنَ فِيْهِ؟" فَأَخْبَرُوْهُ فَقَالَ :"هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَرْقُوْنَ ' وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ ' وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ ' وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ " فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ "أَنْتَ مِنْهُمْ" ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ 'فَقَالَ : ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**، فَقَالَ "سَبَقَکَ بِهَا عُکَّاشَةُ".**

(صحیح مسلم۔ کتاب الایمان، باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنۃ بغیر حساب ولا عذاب)

ترجمہ: ۔ ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھ پر امتیں پیش کی گئی، چنانچہ میں نے دیکھا، کسی نبی کے ساتھ چھوٹی سی جماعت ہے کسی نبی کے ساتھ ایک آدمی، کسی کے ساتھ دو آدمی ہیں اور بعض ایسے بھی نبی تھے جن کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا۔ اچانک مجھے ایک انبوہ کثیر نظر آیا، میں نے خیال کیا کہ یہ میری امت ہوگی، لیکن مجھے کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے، اور لیکن آپ آسمان کے افق (کنارہ) کی طرف نظر اٹھائیں، میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت موجود ہے، پھر مجھے کہا گیا آسمان کے دوسرے کنارہ کی طرف دیکھیں تو وہاں بھی بہت بڑی جماعت نظر آئی، مجھے کہا گیا یہ آپ کی امت ہے، ان میں سے ستر ہزار ایسے ہیں جو جنت میں بلاحساب وعذاب داخل ہوں گے، پھر آپ کھڑے ہوئے، اور اپنے حجرے میں چلے گئے (آپؐ کے تشریف لے جانے کے بعد) صحابہ کرام رضی اللہ عنھم بحث کرنے لگے کہ وہ کون لوگ ہوں گے جو جنت میں بلاحساب وعذاب داخل ہوں گے، بعض نے کہا، شاید وہ لوگ ہوں گے جن کو رسول اللہ ﷺ کا شرفِ صحبت حاصل ہے، بعض نے کہا شاید وہ لوگ ہیں جن کی پیدائش حالت اسلام میں ہوئی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بھی نہیں ٹھہرایا، (اس سلسلہ میں) انہوں نے مختلف خیالات کا اظہار کیا (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپؐ نے فرمایا، کس چیز کے متعلق تم مختلف آراء قائم کر رہے ہو؟ انہوں نے آپؐ کو خبر دی، تب آپؐ نے فرمایا، یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تو دم کرتے ہیں اور نہ کرواتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں اور نہ ہی شگون لیتے ہیں' اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں' (یہ سن کر) عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کیا' اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ مجھے ان میں شامل فرمائے' آپؐ نے فرمایا تو ان میں شامل ہے۔ اس کے بعد ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا' اس نے عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے آپؐ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گئے"۔

**وضاحت** اوپر والی حدیث سے پتہ چلا کہ یہ لوگ توکل کے سبب جنت میں بغیر حساب وعذاب کے جائیں گے' "توکل" کے لفظی معنی بھروسہ کرنے کے ہیں' اور شریعت کی اصطلاح میں "توکل" اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کو کہتے ہیں۔ بندہ مومن اس حقیقت پر یقین رکھتا ہے' کہ اللہ تعالیٰ ہی کل کائنات اور تمام انسانوں کا خالق' مالک' حاکم' رازق و پروردگار ہے اور زندگی وموت' نفع ونقصان' عزت و ذلت' دولت' اولاد بلکہ ہر چیز اسی کے ہاتھ میں ہے۔ جب وہ دیتا ہے تو وہ چیز ملتی ہے اور جب چھین لیتا ہے تو چھن جاتی ہے' اگر اللہ تعالیٰ نہ دے' تو کوئی دینے والا نہیں' اور اگر وہ نہ چھیننا چاہے تو کوئی چھیننے والا نہیں ہے۔ حقیقتی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل' ایمان لانے کا لازمی تقاضا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں کرتا 'وہ فی الواقع اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتا۔ اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے سہارے بھی تلاش کرتا ہے (مثلاً قبروں پر نذر و نیاز ماننا' قبر والوں سے التجاء کرنا وغیرہ) وہ فی الحقیقت شرک کا رویہ اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل انسان کو غیر اللہ سے بے نیاز اور بے خوف کر دیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی بے پناہ قوت کا احساس اس کے اندر پیدا کرتا ہے۔

لیکن توکل کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ انسان ظاہری اسباب اور تدابیر اختیار نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے' جس طرح میدان جہاد میں ظاہری اسباب وتدابیر کے کرنے کا حکم ہے مثلاً' اسلحہ کا ساتھ لیکر جانا اور بغیر اسلحہ کے خالی ہاتھ جا کر دشمن کے سامنے کھڑے ہونا اور کہنا ہمارا اللہ تعالیٰ پر توکل ہے۔ یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے' تو احادیث سے واضح ہوا کہ توکل انسان کو ایک بڑے بلند مرتبہ پر سرفراز کرتا ہے۔ اور جنت کا وارث بناتا ہے۔

## 22۔ مجلس سے فارغ ہو کر دعا پڑھنا

فرمان رب العالمین ہے: ۔﴿ يٰأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا ' يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ☆﴾(المجادلة. ۱۱)

ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! جب تمہیں کہا جائے کہ مجالس میں کشادگی پیدا کرو تو تم جگہ کشادہ کر دو' اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی دے گا' اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو تم اٹھ کھڑے ہو جاؤ' اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں اور علم والوں کے درجات بلند کر دے گا' اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے''۔

☆حدیث نمبر1۔ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ فِىْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ؟ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذَالِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ' أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَلَهٗ مَاكَانَ فِىْ مَجْلِسِهٖ ذَالِكَ. (صحیح الترمذی۔ ج۳' ص۱۵۳)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں زیادہ شور و شغف ہوتا رہا' اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے اس نے یہ دعا پڑھ لی (**سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ الخ**) پاک ہے تو اے اللہ' اور میں تیری تعریف (حمد) کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ تو اس کے اس مجلس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں''۔

☆حدیث نمبر2۔ **عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ بِآخِرَۃٍ إِذَا أَرَادَ أَن یَّقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا أَنْتَ ، أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَیْکَ" فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، إِنَّکَ لَتَقُوْلُ قَوْلاً مَا کُنْتَ تَقُوْلُہٗ فِیْمَا مَضٰی ، قَالَ کَفَّارَۃٌ لِّمَا یَکُوْنُ فِی الْمَجْلِسِ.** (صحیح ابوداؤد۔ ج۳' ص۹۲۱)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس سے اٹھتے تو آخر میں یہ دعا پڑھتے' """**سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ الخ**" اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری تعریف کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری (بارگاہ میں) توبہ کرتا ہوں' ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ' آپ ایسے الفاظ زبان پر لا رہے ہیں کہ اس سے پہلے اس قسم کے الفاظ آپ کی زبان سے نہیں نکلے' آپؐ نے فرمایا' یہ الفاظ اس مجلس کا کفارہ ہیں''۔

**وضاحت** یہ ایک فطری امر ہے کہ انسان زندگی کے ہر معاملہ میں کسی نہ کسی وجہ سے مجالس میں اٹھتا بیٹھتا ہی رہتا ہے' دینی مجالس میں تو اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسکین بھی نازل ہوتی ہے' جبکہ ہماری اکثر مجالس دنیوی ہوتی ہیں' اور ان میں بہت سی لغویات باتیں ہو جاتی ہیں' تو ایسی مجلسوں کے آداب اور ان کے کفارہ کی دعا حدیث و سنت سے ثابت ہے جس سے مومنوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جو ہم نے اوپر ذکر کر دی ہے۔

## 23۔ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونا

ارشاد خداوندی ہے: ﴿ وَيَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعاً ﴾☆ (الاسراء. ۱۰۹)

ترجمہ:۔ ''اور ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور یہ (قرآن مجید) ان کی عاجزی اور خشوع وخضوع کو اور بڑھا دیتا ہے''۔

☆حدیث نمبر1۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِى الضَّرْعِ ' وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ.** ( صحیح ترمذی ج۲ ' ص۱۲۵)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ آدمی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا یہاں تک کہ دودھ پستان میں واپس آ جائے اور اللہ تعالیٰ کی راہ کا غبار اور جھنم کا دھواں دونوں جمع نہیں ہو سکتے (یعنی جس طرح'' دودھ کا پستان میں واپس جانا ناممکن ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے والا بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆حدیث نمبر2۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَیْسَ شَیْیءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ قَطْرَ تَیْنِ ' وَاَثَرَیْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ' وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ' وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ' وَاَثَرٌ فِیْ فَرِیْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ.

(صحیح سنن الترمذی۔ ج۲ ' ص۱۳۳)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دوقطروں اور دونشانوں سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔ ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے گرتا ہے اور دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہتا ہے۔ اور دونشانوں میں سے ایک نشان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں واضح ہو (پہنچے) اور دوسرا نشان جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی میں واقع ہو۔

☆حدیث نمبر3۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ.... وَرَجُلٌ ذَکَرَاللّٰهَ خَالِیاً فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ .

(صحیح بخاری مع الفتح ج۲' ص۱۶۸ کتاب الاذان باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا' سات قسم کے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ہوں گے' جب اللہ تعالیٰ کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا (ان سات خوش نصیبوں میں سے ایک) وہ آدمی بھی ہوگا جو خلوت میں ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ہے تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں''۔(حدیث لمبی تھی اس کا آخری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حصہ جو مطلوب تھا بیان کیا گیا ہے)۔

**وضاحت** جو شخص قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے کا ڈر اپنے دل میں رکھتا ہے' اور اپنے نفس کی خواہشوں سے بچتا ہے' سرکشی نہیں کرتا' دنیا کے پیچھے پڑ کر آخرت سے غافل نہیں ہوتا بلکہ وہ آخرت کی فکر میں رہتا ہے اور اسے ہی (آخرت کو) بہتر اور پائیدار سمجھتا ہے' فرائض بجالاتا ہے' محرمات سے رکتا ہے اور جن گناہوں کا ارتکاب کیا جا چکا ہو ان پر روتا ہے' خلوت میں اللہ تعالیٰ سے گریہ وزاری کرتا ہے تو یہ تمام اعمال انسان کو اس بات کیلئے تیار کرتے ہیں کہ وہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرے جس کے باعث پھر رونا پڑ جائے۔

اس لئے دین حقہ نے اخلاقیات کی پوری عمارت اس بنیاد پر کھڑی کی ہے کہ اس اَن دیکھے رب العالمین سے ڈر کر برائی سے اجتناب کیا جائے جو ہر حال میں انسان کو دیکھ رہا ہے' جس کی گرفت سے انسان بچ کر کہیں جا نہیں سکتا' اس لئے اسی سے ڈر کر بدی کو چھوڑنا اور نیکی اختیار کرنا اصل بھلائی ہے جو دین کی نگاہ میں قابل قدر ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ کے ڈر سے ایک قطرہ آنسو کا گرنا اس بات کا موجب بن جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی و رحمت سے اس قطرہ پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ مومن کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جس کے بدلہ میں دو جنتوں کا وعدہ کیا گیا ہے۔

## 24۔ السلام علیکم کہنا اور مصافحہ کرنا

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے: ﴿ يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا ، ذَالِكُمْ خَيْرٌلَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾(النور/ ۲۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے (لوگوں کے) گھروں میں گھر والوں سے اجازت طلب کئے اور ان کو سلام کئے بغیر داخل نہ ہوا کرو' یہی تمہارے لئے سراسر بہتر ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو''۔

☆حدیث نمبر1 ۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا ' وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا ' أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰی شَیْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَكُمْ.** (صحیح مسلم۔کتاب الایمان' باب بیان انہ لا یدخل الجنۃ الا المومنون)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک مومن نہ بن جاؤ' اور جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو گے تم مومن نہیں بن سکتے' کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو گے تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی (اور وہ یہ ہے کہ)' آپس میں سلام کو عام کر دو''۔

☆حدیث نمبر2۔ **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَاأَیُّهَاالنَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ ' وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِیَامٌ ' تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.**

(صحیح ترمذی۔ ج۲' ص۳۰۳ (حدیث لمبی تھی اس کا مطلوب حصہ ذکر کیا گیا ہے)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! سلام پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ' اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نمازیں پڑھو۔تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے''۔

☆حدیث نمبر3۔ **عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ.** (صحیح ابی داؤد۔ ج ۳ ' ص ۹۷۶)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تمام لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک وہ شخص ہے' جو لوگوں کو سلام کہنے میں ابتداء کرے۔

☆حدیث نمبر4۔ **عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَّفْتَرِقَا.** (صحیح ابوداؤد۔ ج ۳ ' ص ۹۷۹)

ترجمہ:۔ ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کو جدا ہونے سے پہلے ہی معاف کر دیا جاتا ہے''۔

☆حدیث نمبر5۔ **عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی الله عنه ' أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ كما تتهات الورق من الشجرة اليابسة فى يوم ريح عاصف وإلا غفرلهما ولو كانت ذنوبهما مثل زبد البحر.** (المعجم الکبیر للطبرانی۔ ج ۶ ' ص ۲۵۶۔ حدیث نمبر ۶۱۵۰ (مطبوعہ داراحیاء التراث العربی) ورجالہ رجال الصحیح غیر سالم بن غیلان وھو ثقۃ:

ترجمہ:۔ ''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' بلاشبہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرتا ہے' اس کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مصافحہ کرتا ہے) تو ان دونوں کے گناہ ان سے اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح تیز ہوا کے دن سوکھے (خشک) درخت سے پتے جھڑتے ہیں' اور اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں (سب بخش دیئے جاتے ہیں)''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆حدیث نمبر6۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا لَقِيَ الْمُؤْمِنَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، وَأَخَذَ بِيَدِهِ ، فَصَافَحَهُ تَنَاثَرَتْ خَطَايَا هُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ. (المعجم الاوسط للطبرانی۔ ج۱' ص۸۴۔ حدیث نمبر۲۴۰۔ (مطبوعہ دارالحرمین) وصحیح الترغیب والترھیب۔ ج۳' ص۴۳۳۔ (مطبوعہ دارالریان للتراث بالقاھرۃ)

ترجمہ:۔ ''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی رحمت ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا بے شک جب کوئی مومن کسی مومن سے ملاقات کرتا ہے تو اسے سلام کہتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرتا ہے' تو ان دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں''۔

**وضاحت** السلام علیکم کہنا درحقیقت محبت وسلامتی کا پیغام ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سلام کو عام کرو تا کہ دلوں میں اللہ تعالیٰ محبت ڈال دے' اور مال ودولت میں برکت دے اور شیطان تم میں اختلاف نہ پیدا کر سکے اور اس سے اجر وثواب اور جنت کا ٹکٹ بھی ملے اور انسان کے دل سے غرور اور کینہ جیسی قبیح چیز سے نجات بھی حاصل ہو۔ (یہ حدیث کا مفہوم ہے بعینہ ترجمہ نہیں۔اسی لئے حوالہ نہیں دیا گیا۔ازابوبکر)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' سلام کی ابتداء کرنے والا تکبر سے محفوظ رہتا ہے۔ اور مصافحہ کرنے سے دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح تیز ہوا سے سوکھے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں سب بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بحوالہ المعجم الکبیر للطبرانی (حوالہ گزر چکا ہے)

اس کے علاوہ مصافحین پر سو رحمتیں بھی نازل ہوتی ہیں' سلام اور مصافحہ کرنے میں جو پہل کرے اس پر نوے اور دوسرے پر دس۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(الترغیب والترھیب۔ ج ۳ ' ص ۴۳۳ بحوالہ مسند البزار)

**اللہ اکبر** اس سے بڑھ کر مصافحہ کرنے کی فضیلت اور کیا ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کی تو صرف ایک رحمت ساری دنیا کیلئے کافی ہو سکتی ہے ادھر تو ایک مرتبہ سلام اور مصافحہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور مغفرتوں کے دریا بہہ رہے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس پیاری سنت پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور مغفرتوں کے حصول کی جدوجہد کرتے ہیں' مسلمانوں کو آپس میں ملاقات کے وقت سلام اور مصافحہ لازمی طور پر کرنا چاہیے' اس افضل ترین اور بابرکت اور گناہوں کے کفارہ اور عمدہ ترین عبادت سے غافل نہ رہیں۔ لیکن آج دیکھنے میں آ رہا ہے کہ اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## 25 ۔ اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ۔ ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ وُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ☆﴾(الحشر ۔ ۵۴)

ترجمہ: ۔ ''اور (ان کیلئے) جنہوں نے اس گھر (مدینہ) میں اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی' اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ اور ان (مہاجرین) کو جو کچھ دیا جائے اس سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں (مہاجرین کو) ترجیح دیتے ہیں' گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو' (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچالیا گیا وہی کامیاب ہے''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆حدیث نمبر1۔عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رضی الله عنه ' عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ قَالَ "مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ ' وَأَعْطٰى لِلّٰهِ ' وَمَنَعَ لِلّٰهِ ' فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ. ( صحیح ابوداؤد۔ج۳'ص۸۸۶)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے کسی سے محبت رکھے' اور اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے کسی سے دشمنی رکھے' اور اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے کسی کو کچھ دے اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے کسی کو کچھ نہ دے تو اس نے اپنا ایمان مکمل کیا''۔

☆حدیث نمبر2۔عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عزوجل اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ ' لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ. ( صحیح ترمذی۔ج۲'ص۲۸۴)

ترجمہ:۔''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے ہیں' اللہ عزوجل فرماتے ہیں' میرے جلال کے پیش نظر جو لوگ آپس میں محبت کرتے ہیں (قیامت کے دن) ان کیلئے نور کے منبر ہوں گے' انبیاء علیہ السلام' شہداء ان پر رشک کریں گے''۔

☆حدیث نمبر3۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ 'أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ؟ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّیْ.

(صحیح مسلم۔کتاب البر والصلۃ ۔باب فی فضل الحب فی اللہ۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا' کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پیش نظر آپس میں محبت کیا کرتے تھے' آج میں ان کو اپنے سایہ میں جگہ عطا کروں جب کہ میرے سایہ کے علاوہ کسی کا سایہ نہیں''۔

☆حدیث نمبر4۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّ رَجُلاً زَارَ أَخاً لَهُ فِیْ قَرْیَةٍ أُخْرٰی فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ ' عَلٰی مَدْرَجَتِهِ مَلَکاً فَلَمَّا أَتٰی عَلَیْهِ قَالَ أَیْنَ تُرِیْدُ؟ قَالَ أُرِیْدُ أَخاً لِیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَکَ عَلَیْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ لَا غَیْرَ أَنِّیْ أَحْبَبْتُهُ فِی اللّٰهِ عزوجل ' قَالَ فَإِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَیْکَ ' بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّکَ کَمَا أَحْبَبْتَهُ فِیْهِ. ( حوالہ مذکور حدیث نمبر۳ دیکھیں۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' ایک آدمی نے اپنے بھائی کی زیارت کیلئے دوسری بستی میں رہتا تھا' ارادہ کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اسی راستہ میں ایک فرشتہ کا تعین کیا' جب وہ (آدمی) فرشتہ کے پاس سے گزرا تو اس نے پوچھا' کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا اس بستی میں اپنے (مسلمان) بھائی کی ملاقات کرنا چاہتا ہوں' فرشتے نے کہا کیا تیرا اس پر کچھ احسان ہے کہ تو اس میں اضافہ کرنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا نہیں' صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے واسطے اس سے محبت کرتا ہوں' فرشتے نے کہا' میں تیرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لیکر آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو محبوب جانتا ہے جیسا کہ تو اللہ تعالیٰ کے واسطے اس کو محبوب جانتا ہے''۔

☆حدیث نمبر5۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه ' عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلَ إِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ ' فَیُحِبُّهُ جِبْرِیْلُ ' فَیُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِیْ أَهْلِ السَّمَآءِ إِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ '

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ الْقَبُوْلُ فِيْ أَهْلِ الْأَرْضِ.** (صحیح البخاری۔ کتاب الادب باب المقۃ من اللہ تعالیٰ۔ صحیح مسلم، کتاب البر، باب اذا احبہ اللہ عبداً)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بناتے ہیں تو جبریل علیہ السلام کو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے کو محبوب جانتا ہے تو بھی اس کو محبوب جان، جبریل علیہ السلام بھی اس کو محبوب جانتا ہے تو پھر جبریل علیہ السلام آسمان والوں کو پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں انسان کو محبوب رکھتے ہیں، تم بھی اس کو محبوب جانو، تو آسمان والے اس کو محبوب جانتے ہیں اور پھر زمین میں بھی اس کی مقبولیت ہو جاتی ہے''۔

**وضاحت** ہر روز دیکھنے میں آتا ہے کہ دنیا دار لوگ آپس میں ذاتی اغراض و مقاصد کو سامنے رکھ کر ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہیں، یہ معاشرہ میں عام ہے جس سے کوئی فائدہ پہنچنے کی امید ہوتی ہے اس سے دوستانہ تعلقات پیدا کئے جاتے ہیں۔ پھر اگر ان کی غرض پوری نہیں ہوتی تو فوراً جدا بھی ہو جاتے ہیں اور دوستی کے سارے وعدے بھول جاتے ہیں۔ بلکہ ان کی دوستی دشمنی میں بدل جاتی ہے۔ احادیث مذکورہ صدر سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دوستی ایسی بھی ہوتی ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہوتی ہے۔ ایک آدمی دوسرے سے اس لئے محبت کرتا ہے کہ وہ دونوں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اسی کے آگے سر جھکاتے ہیں۔ ظاہر ہے اس محبت کی وجہ ان کی کوئی اپنی غرض نہیں ہوتی بلکہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور محبت کی وجہ سے ہے۔ اور اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ ایسا کرنا بلاشبہ اللہ بزرگ و برتر کی عظمت کا اقرار کرنا ہے جیسے کسی دولتمند سے تعلق پیدا کرنا بلاشبہ دولتمند کی دولت کی بڑھائی کو مان لینا ہوتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے ''جو اللہ تعالیٰ کے واسطے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں'' ارشاد فرمائے گا کہ تم میرے سایہ میں آ جاؤ' میں تمہیں ساری پریشانیوں سے آج نجات دوں گا' اور آج کا یہ دن انتہائی سخت دن ہے اور میرے سوا کوئی ان سختیوں سے نجات نہیں دے سکتا اور تمہارا آپس کا میل جول میری بڑائی مان لینے کی علامت تھا میں آج تمہیں ساری مصیبتوں سے نجات دوں گا۔

اور جن لوگوں کے باہمی میل جول کی وجہ کوئی دنیاوی غرض تھی وہ اس دن بے یارومددگار ہو جائیں گے۔ کیونکہ جس کو وہ بڑائی سمجھتے تھے وہ تو دنیا میں ہی رہ گئی روز حشر تو اس کا نام ونشان بھی باقی نہ ہوگا۔ اس دن اللہ عزوجل کے سایہ کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ پکا ایماندار وہ ہے جو دوسروں سے محض اللہ تعالیٰ کیلئے محبت وتعلق رکھتا ہو' کوئی ذاتی غرض اس میں نہ ہو۔

## 26۔ مریض کی تیمارداری کرنا

ارشاد رب العالمین ہے: ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ☆﴾ (الشعراء. ۸۰)

ترجمہ:۔ ''اور جب میں بیمار پڑ جاتا ہوں تو وہ (اللہ تعالیٰ) مجھے شفاء عطا فرماتا ہے۔''

☆حدیث نمبر1۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا ' أَوْزَارَ أَخًا لَهٗ فِی اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً. (صحیح ترمذی۔ ج۲' ص۱۹۴)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو بیمار کی عیادت کرے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اپنے (مسلمان) بھائی کی زیارت کرے تو اس کو پکارنے والا پکارتا ہوا کہتا ہے کہ تجھے مبارک ہو' اور تیرا چلنا بہتر ہو اور تیرا جنت میں گھر بنے''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆حدیث نمبر2۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی يَرْجِعَ "وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ" قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ ؟قَالَ ؟جِنَاهَا. (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ ۔باب فضل عیادۃ المریض)

ترجمہ:۔ ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی رحمت ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا' مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی مزاج پرسی (عیادت) کرتا ہے تو وہ جنت کے پھلوں کو چننے میں مصروف رہتا ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے ۔سوال کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ''خرفۃ الجنۃ'' کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''پھلوں کا چننا''۔

☆حدیث نمبر3۔ عَنْ عَلِیٍّ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِماً غُدْوَةً ، إِلَّا صَلّٰی عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی يُمْسِیَ ، وَإِنْ عَادَه عَشِيَّةً إِلاَّ صَلّٰی عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی يُصْبِحَ ، وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِی الْجَنَّةِ (صحیح سنن الترمذی۔ج۱ ' ص۲۸۶)

ترجمہ:۔ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' فرماتے تھے' جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت بیمار پرسی کرتا ہے تو شام تک اس کیلئے ستر ہزار فرشتے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت بیمار پرسی کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں اور گویا کہ وہ جنت سے پھل چن رہا ہے''۔

**وضاحت** ان احادیث میں اسلامی معاشرہ کے ایک اہم رکن کی طرف توجہ دلائی ہے' وہ ہے بیمار کی تیمار داری اور باہمی میل ملاقات خصوصاً اپنے عزیز و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اقارب اور مسلمان بھائیوں سے۔لیکن عیادت سے مراد صرف کسی مریض کے یہاں چلے جانا اور مزاج پرس کرنا ہی نہیں ہے بلکہ بیمار کی حقیقی اور اصلی عیادت یہ ہے کہ اگر وہ غریب ہے تو اس کیلئے دوا وغیرہ کا انتظام کیا جائے یا غریب تو نہیں ہے لیکن کوئی وقت پر دوا لانے اور کھلانے والا نہیں ہے تو اس کی فکر کی جائے۔ یہ سب حسن معاشرت اس نقطہ نظر سے ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپس میں ہمدردی اور خیر خواہی کا حکم دیا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتا ہے کہ میرے بندے ایک دوسرے سے میری رضا کی خاطر بے غرض خدمت کیلئے تیار رہتے ہیں۔ اور ایسے مواقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے' اور ایسے عمل کی تلاش میں رہتے ہیں جس سے گناہوں کا کفارہ بھی ہو اور جنت کا حصول بھی' اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وہی باتیں سکھائی ہیں اور ان کی ہی تعلیم دی ہے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمارے قول سے بھی اور فعل سے بھی راضی ہو۔ لہذا کوئی بیمار ہو تو اس کی عیادت کرنی چاہیے اور جو اس کی مدد ہو سکے کرنی چاہیے کیونکہ یہ عمل بہت بڑے اجر و ثواب اور فرشتوں کی دعائے مغفرت کا مستحق ٹھہراتا ہے۔ اللہ تعالیٰ۔ ہم سب کو آنحضرت ﷺ کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

## 27۔ یتیم کی دیکھ بھال کرنا

قرآن مجید میں ہے:۔﴿فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ☆﴾(والضحیٰ۔ ۹)

ترجمہ:۔ ''تم یتیم پر ستم نہ کرو''۔

☆حدیث نمبر1۔ عَنْ سَهْلٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِی الْجَنَّةِ هٰكَذَا ' وَاَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**شَیْئاً.** ( صحیح بخاری۔ کتاب الطلاق۔ باب اللعان )

ترجمہ:۔ ''حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میں اور یتیم کی دیکھ بھال کرنے والے جنت میں اس طرح ہوں گے۔ آپؐ نے انگشت شہادت اور درمیان والی انگلی کے درمیان تھوڑی سی کشادگی دکھاتے ہوئے اشارہ کیا۔ **کَافِلُ الْیَتِیْمِ ' اَیْ اَلْقَائِمُ بِاُمُوْرِہٖ.** یعنی یتیم کے تمام امور کی دیکھ بھال کرنے والا۔

**وضاحت** ایمان کی صحت اور سلامتی کے ساتھ کسی بے کس اور بے بس کی خبر گیری جنت میں پہنچائے گی (ان شاء اللہ) یتیم کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کا باعث ہے۔ اور جس نیکی میں اپنی غرض شامل ہو تو وہ ثواب کا کام نہیں کہلا سکتا اور یہی وہ قاعدہ ہے جو ہر نیک کام کی بابت ذہن میں رہنا چاہیے' ورنہ وہ نیک کام اسلام کی رو سے ''نیک کام'' کہلانے کا مستحق نہ ہوگا۔ اور یتیم کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آنا کہ جب تک وہ خبر گیری کا محتاج ہے اس کا خیال رکھنا' اس کی ٹھیک تربیت کرنا ' ایک مومن آدمی کیلئے جنت میں پہنچانے کا سامان ہے۔ گویا کہ یتیم کی دیکھ بھال' اور اچھی تربیت کرنا جنت کے حصول کی ضمانت ہے جس کی بشارت نبی رحمت ﷺ نے خود فرمائی ہے جیسا کہ اوپر حدیث میں گزر چکا ہے۔

**اس حدیث پر غور کیجئے!** کہ یتیم سے حسن سلوک کا اجر وثواب اسلام میں کس قدر ہے اور ایک امتی کی خوش بختی اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ اسے سرور کائنات علیہ الصلاۃ والسلام کی معیت حاصل ہو' اور اس کے گناہوں کا کفارہ بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 28۔ والدین کی تابعداری

ارشادخداوندی ہے۔﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا☆﴾(العنکبوت.۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کیساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔

☆حدیث نمبر1۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْماً فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ "هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟" قَالَ لَا قَالَ "هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟" قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَبِرَّهَا. ( صحیح ترمذی۔ج۲، ص۱۷۷)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک آدمی نبی رحمت ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھ سے ایک بڑا گناہ ہوگیا ہے کیا اس کی کوئی توبہ (معاف کئے جانے کی صورت) ہے آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا تیری خالہ زندہ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا اس سے نیکی کا برتاؤ کر''۔

ذرا غور کریں کہ خالہ کی خدمت کرنے سے گناہ معاف کیا جارہا ہے جو ماں کی بہن ہے اور اس نے جنم کی کوئی تکلیف اس کیلئے برداشت نہیں کی۔تو جو ماں جنم کی تکالیف برداشت کرتی ہے اس کی خدمت کرنے کا کتنا اجر وثواب اور گناہوں کا کس قدر کفارہ ہوگا؟

**اے نوجوان مسلم!** ذرا ہوش کے ناخن لے اور اپنی زندگی کو صحیح اسلامی شاہراہ پر گامزن کر اس سے قبل کہ تجھ سے تیری جوانی کے متعلق سوال کیا جائے۔

☆حدیث نمبر2۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"رَغِمَ أَنْفُ ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ" قِيْلَ مَنْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَالْكِبَرِ ، أَحَدَهُمَا أَوْكِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ.

(صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ ۔باب رغم انف من ادرک ابویہ۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی رحمت ﷺ سے بیان کرتے ہیں' کہ آپؐ نے فرمایا' اس شخص کا ناک غبار آلود ہو جائے' پھر اس شخص کا ناک غبار آلود ہو جائے' پھر اس شخص کا ناک غبار آلود ہو جائے' پوچھا گیا کون ہے وہ؟ اے اللہ کے رسول ﷺ' آپؐ نے فرمایا: جو اپنے ماں باپ میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پاتا ہے اور (ان کی خدمت کرکے) جنت کا مستحق نہیں بنتا''۔

☆حدیث نمبر3۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رِضَا الرَّبِّ فِيْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ. (صحیح ترمذی۔ ج۲' ص۱۷۶)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے''۔

**وضاحت** والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے اور ان کے ساتھ انسان بن کر رہنے کی تاکید قرآن مجید میں جابجا آئی ہے' احادیث مذکورہ میں ایک ایسی بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس سے بہت سے لوگ غافل ہیں اور وہ ناسمجھی کی وجہ سے اپنے ماں باپ کے ساتھ برا سلوک کر گزرتے ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے اور ہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسلمان کو اس قبیح جرم سے بچنا لازم ہے۔ ماں باپ کی تعظیم اور ان کو راضی و خوش رکھنے کی کوشش کرنا سعادت مند اولاد پر فرض ہے ۔ اور اسی لئے آنحضرت ﷺ نے ہمیں ایک نہایت ہی اہم نصیحت فرمائی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اس نصیحت کو ہم سب ہر دم اپنے پیش نظر رکھیں۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی والد کی رضامندی سے حاصل ہو گی اور جس نے والد کو ناراض کر دیا' گویا وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گرفتار ہو گیا۔ ماں' باپ کو خوش رکھنا مشکل کام نہیں اس لئے کہ انہیں اولاد کے ساتھ قدرتی طور پر انتہائی محبت و شفقت ہوتی ہے' اولاد اگر ذرا سی خدمت کرے تو وہ دل و جان سے خوش ہو جاتے ہیں اور انہیں دعائیں دیتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے' خصوصاً اپنی ماں کے ساتھ کیونکہ ماں کا درجہ زیادہ ہے آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص آیا' اس نے کہا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ جس کے ساتھ نیکی کی جائے وہ کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں اس نے کہا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں' اس نے کہا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں' اس نے کہا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ۔

(صحیح مسلم البر والصلۃ ۔ باب برالوالدین وانھما احق بہ)

**غور کریں** کہ رسول پاک ﷺ نے تین مرتبہ ماں اور چوتھی مرتبہ باپ کا ذکر کیا۔ باپ کا درجہ و مقام بھی یہ ہے کہ اس کی ناراضگی اور رضامندی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور رضامندی ہے تو ماں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ناراضگی سے کتنا بڑا گناہ ہوگا اور ماں کی خوشنودی سے کتنا بڑا اجر و ثواب حاصل ہوگا۔ **فتدبر!**

اگر کسی کی ماں زندہ ہو تو اس کی خدمت اسے گناہوں کے وبال سے بچا سکتی ہے' بشرطیکہ وہ گناہ کو گناہ سمجھتا ہو اور اس کے وبال سے اپنے آپ کو بچانا بھی چاہتا ہو' ماں کے بعد خالہ کا مرتبہ ہے اس کی بھی خدمت کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ ماں' باپ کی اطاعت ضروری ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا' دنیا و آخرت کی کامیابی جنت کے حصول کا ذریعہ اور گناہوں کی معافی کا باعث ہے' اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین اور ان کے دوستیوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

## 29۔ صلہ رحمی کرنا

ارشاد ربانی ہے: ۔﴿ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا اَمَرَاللّٰهُ بِهٖ اَن يُّوْصَلَ ☆﴾(الرعد / ۲۱)

ترجمہ:۔ اور جن (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑ رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ان کو وہ جوڑے رکھتے ہیں۔

☆حدیث نمبر1 ۔ **عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی الله عنه اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ ' فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا ' وَتُقِیْمُ الصَّلَاةَ ' وَتُؤْتِی الزَّکَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ.** (صحیح البخاری۔ کتاب الادب۔ باب فضل صلۃ الرحم)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ (مسلم کی ایک روایت میں ہے، اور جہنم سے دور کر دے) اس پر نبی رحمت ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا اور نماز قائم کر' زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر"۔

☆حدیث نمبر2۔ **عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَن يُّبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهٖ ' وَيُنْسَأَلَهُ فِيْ أَثَرِهٖ ' فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.** (صحیح البخاری۔ کتاب الادب باب من بسط لہ فی الرزق بصلۃ الرحم)

ترجمہ:۔ "حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس شخص کو اس کے رزق میں فراخی اور اس کی عمر میں ڈھیل دیا جانا محبوب ہو' اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

☆حدیث نمبر3۔ **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ ' فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ.** (صحیح بخاری۔ کتاب الادب۔ باب من وصل وصلہ اللہ)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' یقیناً قرابت داری اللہ الرحمٰن کی ایک رحمت والی شاخ ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تجھے (قرابت داری کو) ملانے کا خیال رکھے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جس نے تجھے ملانے سے گریز کیا میں اس کو چھوڑ دوں گا"۔

☆حدیث نمبر4۔ **عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ' قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ' قَالَ اللّٰهُ ' أَنَا الرَّحْمٰنُ وَهِيَ الرَّحِمُ ' شَقَقْتُ لَهَا اِسْمًا مِنَ اسْمِيْ ' مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ ' وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ.** (صحیح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ابوداؤد۔ ج ا ' ص ۳۱۸)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپؐ فرمارہے تھے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں رحمٰن ہوں اور یہ قرابت داری (رشتہ داری) ہے' میں نے اس کا نام اپنے نام سے نکال کر ''رحم'' رکھا ہے' اب جو اسے جوڑے رکھے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اسے قطع کرے گا میں اس کو اپنے سے جدا کر دوں گا''۔

**وضاحت** صلہ رحمی بھی ان اعمال میں سے ہے' جس سے انسان کو جنت کا حصول' گناہوں کا کفارہ' جہنم سے دوری اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے' اس لئے صلہ رحمی کا خیال رکھنا نہایت اہم ہے۔ رحم کے معنی قرابت داری کے ہیں' جس میں انسان کے بڑے اور چھوٹے سب باہمی رشتے شامل ہیں۔ جب دنیا بن چکی اور ہر چیز کے اپنی جگہ پر برقرار رہنے کے قاعدے قانون مقرر ہو گئے' تو انسان کے قائم رہنے اور پلنے بڑھنے کی بابت بھی ضابطے مقرر ہوئے۔ مثلاً اس کے لئے کھانا' پینا' لباس اور مکان وغیرہ ضروری ٹھہرا اور یہ کہ ان کے حصول کیلئے ہر فرد و بشر کو کیا کیا کرنا چاہیے اور کیسے محنت کرنا ہو گی۔ فطری طور پر ہر انسان اپنی تنہا کوششوں سے اپنے لئے آرام کے ذرائع بآسانی پیدا نہیں کر سکتا اور دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر فرد اگر علیحدہ علیحدہ کوشش کرے گا تو اس سے آپس میں رقابت پیدا ہو گی جو جنگ و جدل کا باعث بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے باہمی اتفاق اور میل جول انسان کیلئے زیادہ مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان آپس میں ایک دوسرے کی مدد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کریں' قریب کے رشتہ داروں سے نیک سلوک کریں' اس کے بعد رشتہ جتنا وسیع ہوتا جائے اسی لحاظ سے اس کے ساتھ تعاون اور حسن سلوک بھی ہوگا۔احادیث مذکورہ میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے بندوں سے تعلق توڑے گا' صلہ رحمی نہیں کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے تعلق اور رحم وکرم سے محروم ہو جائے گا۔

صلہ رحمی کو اس طریقہ سے سمجھایا گیا ہے کہ مسلمان صلہ رحمی کو اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھیں اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے سے پرہیز کریں۔ ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان قرار دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا نام رحمٰن ہے میں سب کی خبر گیری کرتا ہوں' سب پر رحم وکرم کرتا ہوں اور بوقت ضرورت ہر ایک کی مدد کرتا ہوں۔ باہمی قرابت داری کا نام میں نے اپنے نام سے نکال کر ''رحم'' رکھا ہے' اب جو قرابتداری یعنی صلہ رحمی کا خیال رکھے گا میں اس کے ساتھ ہوں اور جو رشتہ داری کا بندھن کاٹ ڈالے گا میں بھی اس سے قطع تعلق کرلوں گا۔ اللہ عزوجل ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اپنے قرابتداروں' رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتے ہیں اور جو ان سے کٹ کر رہتے ہیں' اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو جاتا ہے۔ صلہ رحمی کی اہمیت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ اللہ رحمٰن و رحیم کے اسمائے حسنیٰ سے مشتق ہے' یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں لوگوں کے شامل حال رہتی ہے جو صلہ رحمی کرتے ہیں اور جو حقوق قرابت توڑتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ان سے جدا ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صلہ رحمی کرنے کی توفیق عنایت فرمائے آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 30۔ اخلاق حسنہ

قرآن مجید میں ہے:۔ ﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ☆﴾ (ال عمران۔۱۳۴)

ترجمہ:۔ ''اور غصہ پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے' اور اللہ تعالیٰ انہیں نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے''۔

☆حدیث نمبر1۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَا شَیْءٌ اَثْقَلَ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ ' فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ. (صحیح الترمذی۔ج ۲' ص۱۹۳۔۱۹۴)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا' قیامت کے دن مومن کے ترازو میں اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں ہو گی اور اللہ تعالیٰ اس انسان کو اپنا دشمن سمجھتا ہے جو فحش کلامی اور بیہودہ بکواس کرتا ہے''۔

☆حدیث نمبر2۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ "تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ". (صحیح ترمذی۔ج ۲' ص۱۹۴)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے اس عمل کے متعلق سوال ہوا جس سے اکثر لوگ جنت میں داخل ہونگے' آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ (ڈر) اور اچھے اخلاق (حسن خلق)''۔

☆حدیث نمبر3۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الصَّائِمِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**الْقَائِمِ.** ( صحیح ابوداؤد۔ ج ۳ ' ص ۹۱۱)

ترجمہ:۔ ''سیدہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مومن اپنے اچھے خلق (اخلاق) کی بدولت اس شخص کا سا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو دن کو روزہ رکھے اور رات بھر عبادت کرے''۔

☆حدیث نمبر4۔ **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا.**

( صحیح بخاری کتاب فضائل الصحابہ۔ باب مناقب عبداللہ بن مسعودؓ)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو''۔

☆حدیث نمبر5۔ **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنه قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا.**

( صحیح بخاری۔ کتاب المناقب۔ باب صفۃ النبی ﷺ)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں بہترین آدمی وہ ہے جس کا اخلاق سب سے بہترین ہو''۔

**وضاحت** اخلاق کا اچھا ہونا آدمی کیلئے واقعی بڑی نعمت ہے اچھے کام کرنے کی عادت پختہ ہو جائے اور آدمی بے تکلف اچھا کام کرنے لگے تو وہ عادت ''خلق'' کہلاتی ہے۔ اچھے کام وہ ہیں جن سے آدمی کے اپنے اردگرد کے لوگوں سے تعلقات درست (اچھے) ہوں اور سب لوگ آرام اور اطمینان کے ساتھ مل جل کر رہنے لگیں' اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ نے اچھے کاموں کا معیار اور بھی بلند کر دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اگر آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور آخرت پر اچھی طرح یقین کرے تو اس سے کوئی برا کام سرزد نہ ہوگا اور اگر بھول چوک ہوگئی تو وہ اس سے بہت جلد باز آجائے گا اور آخرت کے ڈر سے گناہوں کی دلدل میں نہیں پھنسے گا، کیونکہ اسلام نے ہماری تربیت ہی اس انداز میں کی ہے۔

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس لئے بھیجا گیا ہے تا کہ اخلاقی اچھائیوں کو اوج کمال تک پہنچاؤں۔

(صحیح الادب المفرد للبخاری (البانیؒ) ص ۱۱۸۔ مطبوعہ مکتبۃ الدلیل)

آپ ﷺ کی نبوت کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے اخلاق و معاملات کو درست کریں برے اخلاق کی جڑیں اکھاڑ پھینکیں اور ان کی جگہ بہتر اخلاق پیدا کریں' یہی آپ ؐ کی بعثت کا مقصود ہے۔ حضور ﷺ نے اپنے قول و عمل سے تمام اچھے اخلاق کی تعلیم دی اور اسے زندگی کے تمام شعبوں پر نافذ کیا اور احادیث میں اخلاق حسنہ کی فضیلت و مقام کے بارے میں فرمایا کہ کل قیامت کے دن جنت میں سب سے زیادہ داخل ہونے والے اخلاق حسنہ ہی کے مالک ہوں گے۔ اور یہ اخلاق حسنہ انسان کیلئے کفارۃ الذنوب کا باعث بھی ہیں۔ انسان اپنے حسن اخلاق اور نیک برتاؤ کی بدولت اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی درجہ حاصل کر لیتا ہے جو لوگ نفلی عبادت کی کثرت سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ صد افسوس کہ آج کل اخلاقی حالت انتہائی قابلِ رحم ہے۔ حالانکہ اس کی اہمیت جو قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہے وہ ہماری نجات اور جنت کے حصول کا ذریعہ ہے اور سب سے اونچے درجے پر فائز وہی شخص ہوگا جو اپنے اندر اچھی عادتیں اور اخلاق حسنہ کو پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اندر یہ عظیم خصلت ''اخلاق حسنہ'' پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 31۔ مسلمان بھائی کی تنگدستی میں مدد کرنا

قرآن مجید میں ہے:۔ ﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ☆﴾ (الحج.۷۷)

ترجمہ:۔ ''نیکی (بھلائی) کے کام کرو امید کی جاتی ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ (فلاح پاؤ) گے''۔

☆حدیث نمبر1 ۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنه ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُوالْمُسْلِمِ ' لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ' مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْ بَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا ' سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

صحیح بخاری۔کتاب المظالم۔باب لا یظلم المسلم المسلم۔صحیح مسلم کتاب البر۔باب تحریم الظلم (الفاظ مسلم کے ہیں)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کی مدد کرنا چھوڑے' جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورتیں پوری فرماتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان سے کوئی مصیبت دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دے گا' جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

☆حدیث نمبر2 ۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ ' يَسَّرَاللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَمُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ. وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَاکَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ أَخِیْهِ.

(صحیح مسلم۔کتاب الذکر والدعاء۔باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مومن کی دنیاوی مصیبت کو دور فرمائے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں سے ایک مصیبت کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا مددگار رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کا مددگار رہتا ہے''۔

☆حدیث نمبر3 ۔ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَن یُّنَجِّیَهُ اللّٰهُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ. (صحیح مسلم۔کتاب المساقاۃ' باب فضل انظار المعسر)

ترجمہ:۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرمارہے تھے' جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن (کی مصیبتوں) سے بچائے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے تنگدست قرض دار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے (یعنی قرض اس کو معاف کردے)''۔

**وضاحت** ان احادیث میں ہم کو سمجھایا گیا ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کریں' اور اجتماعی زندگی کا یہی مقصد ہے۔ لیکن انسان کچھ ایسا خودغرض واقع ہوا ہے کہ اکثر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنا ہی بھلا سوچتا ہے۔ اسے صرف اپنی ذات ہی دکھائی دیتی ہے۔ حالانکہ حاجت مندوں کی حاجت برآری دراصل انسان کی اپنی ہی خوشی' کامیابی اور اس کیلئے جنت کے حصول اور گناہوں کے کفارہ کا سبب بنتی ہے۔ جو شخص کسی کی حاجت پوری کرے گا اور اس سے اس کی غرض یہ ہوگی کہ یہ تکلیف سے نجات پائے اور اسے خوشی حاصل ہو تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اس نے اللہ تعالیٰ کو راضی وخوش کیا۔ اس کا تذکرہ قرآن حکیم میں بھی جابجا ہوا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا اس کا ٹھکانا جنت ہے اور جس کو وہاں ٹھکانا نصیب ہو جائے وہی اس کی اصل کامیابی ہے۔

**اللہ اکبر!** یہ ہے نتیجہ آپس کی خیر خواہی اور ایک دوسرے کی حاجت برآری کا۔ اس کے باوجود اگر ہم ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال نہ رکھیں تو یہ بدبختی اور محرومی کی بات ہوگی اور پھر ایک صحیح حدیث میں اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص بے کس و بے بس کی مدد کرتا ہے اس کو قائم اللیل و صائم النہار (رات کو قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے) کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

(بخاری۔ کتاب النفقات' باب فضل النفقۃ علی الاھل)

اس سے معلوم ہوا کہ عبادت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بیکسوں' غریبوں اور محتاجوں کی مالی امداد کرنا عبادت کیلئے بدنی مشقت اٹھانے کے برابر اور نفلی نمازوں اور روزوں سے بڑھ کر ہے کہ محنت سے حلال مال حاصل کرے اور اس سے ضرورت مندوں کی مدد کرے **اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ** 'آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 32۔ لڑکیوں کی پرورش کرنا

ارشادِ خداوندی ہے:۔ ﴿وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ☆﴾(الحج ۳۲)

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی جو عزت وحرمت کرے تو یہ اس کے دل کی پرہیزگاری سے ہے''۔

☆حدیث نمبر1۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا 'جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ. (صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ ۔باب فضل الاحسان الی البنات)

ترجمہ:۔ ''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ' جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ دونوں بالغ ہو گئیں' قیامت کے دن میں اور وہ دونوں اس طرح ہونگے اور آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملایا (گویا کہ جس طرح دو انگلیاں اکٹھی ہیں اسی طرح وہ شخص آپؐ کے ساتھ مل کر قیامت کے دن آئے گا)۔ جاریتین ای بنتین (یعنی دو بیٹیاں)

☆حدیث نمبر2۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضی الله عنها قَالَتْ ' دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ ' فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَيْئاً غَيْرَ تَمْرَةٍ ' فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا ' فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ' وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ' ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

(صحیح بخاری۔ کتاب الزکوۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ۔ اور صحیح مسلم میں بشیء کے بعد فاحسن الیھا کے الفاظ بھی ہیں۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ (میرے پاس)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایک عورت آئی' اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں' وہ سوال کرنے آئی تھی' لیکن میرے پاس اس نے ایک کھجور کے علاوہ اور کچھ نہ پایا۔ بہرحال میں نے اس کو وہ کھجور دے دی۔ اس نے اس ایک کھجور کو اپنی دو بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود اس سے کچھ نہ کھایا پھر وہ کھڑی ہوئی اور باہر نکل گئی۔ پھر نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' میں نے آپ کو بتایا (اس عورت کا سارا ماجرا) آپؐ نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے بارے میں آزمایا جائے تو یہ لڑکیاں اس کیلئے جہنم کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔ (اور صحیح مسلم کے الفاظ کے مطابق یہ بھی ہے کہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو یہ لڑکیاں اس کیلئے جہنم کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔

☆حدیث نمبر3 ۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ تْنِیْ مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ ' الَّتِیْ كَانَتْ تُرِيْدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا 'فَأَعْجَبَنِیْ شَأْنُهَا ' فَذَكَرْتُ الَّذِیْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ.

(صحیح مسلم۔کتاب البر والصلۃ ۔باب فضل الاحسان الی البنات)

ترجمہ: ۔ ''سیدہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مسکین عورت دو لڑکیوں کو اپنے ساتھ لئے ہوئے میرے پاس آئی میں نے اس کو تین کھجوریں دے دیں' چنانچہ اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دے دی اور ایک کھجور کو اپنے منہ کی طرف اٹھایا تا کہ خود کھائے' لیکن اسی دوران اسکی دونوں لڑکیوں نے اس سے اس کھجور کا بھی مطالبہ کر دیا' اس نے کھجور کو کو دو حصوں میں چیر دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جس کھجور کو وہ کھانا چاہتی تھی۔ اوران دونوں کے درمیان بانٹ دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس کا یہ طرزِ عمل مجھے بہت اچھا لگا۔ میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے جنت کو واجب کر دیا ہے یا اس کے اس عمل کی وجہ سے اسے جہنم سے آزاد کر دیا ہے"۔

**وضاحت** ان احادیث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوئی کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ صرف لڑکیاں ہی دیتا ہے وہ بھی عطیہ رب العالمین ہیں اور خالق کائنات دیکھنا چاہتا ہے کہ والدین ان بچیوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں جو نہ انہیں کما کر دینے والی ہیں اور نہ خدمت کیلئے ان کے ساتھ ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ پھر بھی اگر ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے تو یہ اپنے والدین کی بخشش کا سبب بنیں گی۔ اس لئے والدین کو چاہیے کہ ان کی صحیح سرپرستی کریں اور ان کو دینی تعلیم وتربیت سے آراستہ کریں اور ان کے ساتھ مہربانی اور لطف وکرم کا سلوک کریں۔ جو شخص ایسا کرے گا نبی کریم ﷺ اس کو جنت کی بشارت دیتے ہیں' کہ وہ بیٹیاں جن کو تم وبال جان یا بوجھ سمجھتے ہو انکی خبر گیری تمہیں جنت میں پہنچانے والی ہے! اگر کسی کے ذمہ لڑکی کی پرورش آ گئی' خواہ وہ اس لڑکی کا باپ ہو یا بھائی' یا کوئی اور سرپرست ہو اور اس نے اس کی اچھی طرح دیکھ بھال کی اور اس کو ذلیل اور بے قدر سمجھ کر کسی کونے میں ڈال دینے کی بجائے اسے پیار ومحبت سے رکھا' لڑکوں کی طرح اس کے حقوق کا خیال رکھا اور لڑکوں کو لڑکی پر فوقیت نہ دی۔ تو وہ سمجھ لے کہ اس کے اس لڑکی کے ساتھ نیک سلوک کرنے کے بدلے اس کو جنت ملے گی۔

**اللہ اکبر!** جس کو جنت مل گئی اسے سب کچھ مل گیا اور یہی ہے مومن کا اصل مقصود ومطلوب۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائے۔ آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 33۔ بچپن میں اولاد کا فوت ہونا

قرآن مجید میں ہے:۔ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ☆﴾ (ال عمران. ۱۸۵)

ترجمہ:۔ ''ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور قیامت کے روز تمہیں (تمہارے اعمال کا) پورا پورا بدلہ دیا جائے گا چنانچہ جو شخص جہنم کی آگ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہی کامیاب ہے اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے''۔

☆حدیث نمبر1۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوْتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ. (بخاری۔ کتاب الجنائز۔ باب ما قیل فی اولاد المسلمین۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سے جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں جو سن بلوغت کو نہیں پہنچے (یعنی بچپن میں ہی) تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا''۔

☆حدیث نمبر2۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَايَمُوْتُ لِأَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ. (مسلم۔ کتاب البر والصلۃ' باب فضل من یموت لہ ولد)

("تَحِلَّةَ الْقَسَمِ" قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اسکو دوزخ کی آگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں چھوئے گی مگر قسم حلال کرتے ہوئے۔

**(تحلة القسم)** سے مراد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے ''کہ تم میں سے ہر شخص دوزخ پر سے گزرنے والا ہے اور ''ورود'' پل صراط سے گزرنے کو کہتے ہیں ''پل صراط'' کہ جس کو جہنم پر بچھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دوزخ سے محفوظ رکھے۔

☆حدیث نمبر3۔ **عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی الله عنه قَالَ جَآءَ تِ امْرَأَةٌ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِیْثِکَ فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَفْسِکَ یَوْماً نَاْتِیْکَ فِیْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَکَ اللّٰهُ قَالَ "اِجْتَمِعْنَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا" فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ "مَا مِنْکُنَّ مِنَ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ بَیْنَ یَدَیْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً ، إِلَّا کَانُوْا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ" فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَیْنِ ، وَاثْنَیْنِ ، وَاثْنَیْنِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاثْنَیْنِ ، وَاثْنَیْنِ ، وَاثْنَیْنِ.**

(صحیح مسلم۔ کتاب البر۔ باب فضل من یموت.....(حوالہ سابق)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ مردوں نے تو آپ کی حدیثوں کو لے لیا' لہذا آپ ہمارے لئے ایک دن مقرر فرمائیں کہ اس دن ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں' آپ ہمیں اس اسلامی تعلیمات سے بہرہ ور فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ آپ کو بہرہ ور فرماتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم فلاں فلاں دن اکٹھی ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ جمع ہوئیں تو ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کو وہ چیزیں سکھلائیں جن کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی تھی۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھیج دیتی ہے (یعنی اس کے تین بچے بچپن میں انتقال کر گئے) تو وہ اس کیلئے دوزخ سے پردہ (ڈھال) ہوں گے' ایک عورت نے عرض کیا اور جس کے دو بچے' دو بچے' دو بچے؟ آپ ﷺ نے فرمایا دو بھی' دو بھی' دو بھی''۔

☆حدیث نمبر4۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْ لَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی عزوجل! مَا لِعَبْدِی الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّهٗ مِنْ أَهْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ إِلَّا الْجَنَّةُ.

(بخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب العمل الذی یبتغی به وجه الله)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا وہ مومن بندہ جس کا اہل دنیا میں سے کوئی محبوب فوت ہو جائے, پھر وہ صبر کرتے ہوئے مجھ سے اجروثواب کا طلبگار ہو تو میرے پاس اس کیلئے سوائے جنت کے اور کوئی بدلہ نہیں۔

☆حدیث نمبر5۔ عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی الْأَشْعَرِیِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ وَلَدُالْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِمَلَائِکَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَعَبْدِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ ' فَیَقُوْلُ اللّٰهُ: اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ ' بَیْتَ الْحَمْدِ. (صحیح الترمذی (البانیؒ) ج ۱' ص ۲۹۸)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت کسی بندے کا بچہ فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے کہ تم نے میرے بندے فرزند کی روح قبض کی ہے؟ وہ کہتے ہیں جی ہاں' اللہ تعالیٰ پھر فرماتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے تم نے میرے بندے کے دل کا میوہ قبض کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں ہاں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ کیا کہتا تھا' کہتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو"۔

☆حدیث نمبر6۔ عَنْ أَبِیْ حَسَّانَ ' قَالَ قُلْتُ لِأَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه إِنَّهٗ قَدْ مَاتَ لِیَ ابْنَانِ فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِیْثٍ تَطِیْبُ بِهٖ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ'قَالَ نَعَمْ صِغَارُهُمْ دَعَا مِیْصُ الْجَنَّةِ یَتَلَقّٰی أَحَدُهُمْ أَبَاهُ ' أَوْ قَالَ أَبَوَیْهِ ' فَیَأْخُذُ بِثَوْبِهٖ. أَوْقَالَ بِیَدِهٖ 'کَمَا آخِذٌ أَنَا بِصِنْفَةِ ثَوْبِکَ هٰذَا . فَلَا یَتَنَاهٰی ' أَوْقَالَ فَلَا یَنْتَهِیْ'حَتّٰی یُدْخِلَهُ اللّٰهُ وَأَبَاهُ الْجَنَّةَ.(مسلم کتاب البر والصلۃ ۔ باب فضل من یموت لہ)

ترجمہ:۔ "ابو حسان کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میرے دو بیٹے فوت ہو گئے ہیں کیا آپ کوئی ایسی حدیث رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں جو ہمارے فوت شدگان کی طرف سے ہمارے نفسوں کو خوش کرے؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا ہاں (آپؐ نے فرمایا) ان کی چھوٹی اولاد جنت کے دریائی جانور ہیں ان میں سے ایک اپنے باپ کو ملے گا۔ یا کہا اپنیماں باپ کو۔ تو وہ اس (اپنے باپ) کے کپڑے کو پکڑے گا۔ یا کہا اس کے ہاتھ کو۔ جیسا کہ میں آپ کے اس کپڑے کے کنارہ کو پکڑتا ہوں اور وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔ یا کہا کہ وہ اس (اپنے باپ) سے جدا (دور) نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے باپ کو جنت میں داخل کر دے گا"۔

**وضاحت** موت ایک اٹل حقیقت ہے جو کسی کی بے کسی و بے بسی کو نہیں دیکھتی اور نہ عمر کو یہ اپنے وقت مقررہ پر آ پہنچتی ہے اس لئے اوپر احادیث میں نبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کریم ﷺ کی زبان نبوت سے ایسے مومنوں کو بشارت دی گئی ہے جن کی اولاد ان سے چھوٹی عمر میں ہی جدا ہو جائے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اولاد بیٹے ہوں یا بیٹیاں' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم نعمت ہیں۔ اور پھر دنیا کی زینت ہیں جس سے انسان اپنی امیدیں وابستہ کئے ہوتا ہے اور ایسی حالت میں جب اس سے اس کے ثمرہ' یعنی اس کے دل کے میوہ کو قبض کیا جاتا ہے تو پھر اس کے اوپر جو اس وقت اندوھناک گھڑی وارد ہوتی ہے تو اس وقت بڑوں بڑوں کے دل دھل جاتے ہیں' یہ فراق کا وقت جس میں نبی کریم ﷺ سے بھی نہ رہا گیا آپ ﷺ نے فرمایا!

**☆إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ ' وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ.**

(بخاری۔ کتاب الجنائز۔ باب قول النبی ﷺ **انا بک لمحزونون**)

ترجمہ:۔ ''آنکھ پرنم ہیں اور دل غم میں ڈوبا ہوا ہے مگر ہم صرف وہی بات کہیں گے جو رب العالمین کو پسند ہے (آپ ﷺ کے سامنے آپ کے صاحبزادے اللہ کو پیارے ہو رہے تھے اس پر آپ ﷺ کی آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں کیونکہ اولاد کی محبت ایک فطری امر ہے) اور یہ کہ اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمگین ہیں''۔

**اللہ اکبر!** کتنا بڑا انعام ہے اس مومن بندے کیلئے کہ جس کا لخت جگر چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کی اولاد کو سلامت رکھے، لیکن اگر کسی کی اولاد میں سے کوئی بچپن میں فوت ہو جائے تو اس کے لئے کوئی بری فال نہیں بلکہ بڑے اجر وثواب کا باعث ہے بشرطیکہ وہ صبر کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر مصیبت سے محفوظ فرمائے، اور اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 34۔ میت کو غسل دینا اور پردہ پوشی کرنا

☆حدیث نمبر1 ۔ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ غَسَّلَ مَیِّتاً فَکَتَمَ عَلَیْہِ غُفِرَلَہٗ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً.

(مستدرک حاکم۔کتاب الجنائز۔(مسلم کی شرط پر یہ حدیث صحیح ہے)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جوشخص میت کوغسل دے اوراس پر پردہ پوشی کرے اس کو چالیس بار معاف کیا جاتا ہے''۔

☆حدیث نمبر2 ۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضی اللّٰہ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ غَسَّلَ مَیِّتاً فَکَتَمَ عَلَیْہِ طَھَّرَہُ اللّٰہُ مِنْ ذُنُوْبِہٖ ' فَاِنْ کَفَنَہٗ کَسَاہُ اللّٰہُ مِنَ السُّنْدُسِ.

(المعجم الکبیر للطبرانی ج ۸' ص ۲۸۱۔مطبوع دارالاحیاء التراث العربی)

(اس حدیث میں اگرچہ ایک راوی ابوعبداللہ شامی ابوخالد سے روایت کرتا ہے جو کہ اس کے ترجمہ سے معلوم نہیں لیکن تب بھی یہ حدیث دوسری حدیثوں کو سامنے رکھ کر قابل حجت ہے)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جوشخص میت کوغسل دے اوراس پر پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے پاک کردے گا۔پس اگر میت کوکفن دے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں (سندس) ایک خاص قسم کا ریشمی لباس پہنائے گا''۔

**اللہ اکبر!** کتنا بڑا انعام ہے اس بندۂ مومن کیلئے جوکسی کو دنیا میں کفن پہنائے اسے قیمتی ریشمی لباس اور وہ بھی جنت کا پہنایا جائے گا۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عنایت فرمائے۔آمین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 35۔ میت کی نماز جنازہ پڑھنا اور دفن کرنا

☆حدیث نمبر1۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ' مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا ' وَكَانَ مَعَهٗ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا ' فَإِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ كُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ ' وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ. (بخاری۔ کتاب الایمان۔ باب اتباع الجنائز من الایمان)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ ایمان کی حالت میں اور ثواب طلب کرتے ہوئے جائے' نماز جنازہ کی ادائیگی اور دفن تک ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب کے ساتھ لوٹے گا' ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جس شخص نے نماز جنازہ پڑھی پھر دفن کرنے سے پہلے واپس آ گیا تو وہ ایک قیراط ثواب کے ساتھ لوٹا''۔

☆حدیث نمبر2۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مَیِّتٍ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ مِائَةً ' كُلُّهُمْ یَشْفَعُوْنَ لَهٗ ' إِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ. (مسلم۔ کتاب الجنائز۔ باب من صلی علیہ مائۃ)

ترجمہ:۔ ''سیدہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کوئی میت' جس پر مسلمانوں کی جماعت نماز جنازہ پڑھے جن کی تعداد 100 (سو) تک پہنچتی ہو اور وہ سب کے سب اس کیلئے سفارش کریں (جہنم سے آزادی کی) تو ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے''۔

☆حدیث نمبر3۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَامِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِہٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً، لَا یُشْرِکُوْنَ بِاللّٰہِ شَیْئاً اِلَّا شَفَّعَھُمُ اللّٰہُ فِیْہِ (مسلم۔ کتاب الجنائز۔ باب من صلی علیہ اربعون۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' فرماتے تھے کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے جنازہ میں چالیس آدمی ایسے شامل ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش قبول (کر کے اسے معاف) فرماتا ہے''۔

**وضاحت** اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ نے مسلمانوں کو ایک کنبہ بننے کا درس دیا ہے اور مسلمان کے حقوق بیان کرتے ہوئے بکھرے ہوئے انسانوں کو ایک لڑی میں پرو دیا ہے تا کہ اس دنیا میں سب ایک دوسرے کا احساس کریں اور یہ محسوس ہی نہ ہو کہ اس کا اس دنیا میں رشتہ دار نہیں ہے' اور نبی رحمت ﷺ نے اوپر احادیث میں اسی کی ترغیب دی ہے کہ اگر تمہارا کوئی مسلمان بھائی وفات پا جائے تو آپ نے اس بھائی کے ساتھ ہمدردی کیسے کرنی ہے۔ جس پر آپ کو یہ اجر وثواب ملے گا تا کہ مومن اس بھائی کی تجہیز وتکفین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اس کو اپنا فرض سمجھیں۔ لیکن آج کل ہم مسلمانوں کو اس بات کا اتنا احساس ہی نہیں جتنا ہونا چاہیے تھا۔ جبکہ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایک دوسرے کا ہمدرد اور ایک دوسرے کے حقوق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) تا کہ ہم بھی اس عظیم اجر وثواب کے مستحق بن سکیں جسے نبی کریم ﷺ نے اوپر احادیث میں بیان فرمایا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 36۔ زبان کی آفتوں سے بچنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ☆﴾ (سورۃ ق.۱۸)

ترجمہ:۔ ''کوئی بات بھی انسان کی زبان پر آتی ہے تو ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے''۔

☆حدیث نمبر1۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

(بخاری۔ کتاب الادب۔ باب من کان یومن باللہ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے''۔

☆حدیث نمبر2۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِیْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ ' وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِیْ لَهَا بَالًا يَهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ.

(بخاری' کتاب الرقاق۔ باب حفظ اللسان)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا' ایک بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی (خوشنودی) والی بات کرتے ہوئے اس کی پروانہیں کرتا ' (لیکن) اللہ تعالیٰ اس کو اس کے باعث درجات میں رفعت عطا فرمادیتا ہے۔ اور ایک بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی والی بات کرتا ہے اور اس کو معمولی جانتا ہے وہ اس بات کی وجہ سے جہنم میں گرے گا''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆حدیث نمبر3 ۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی الله عنه قَالَ ' قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ. (بخاری ۔ کتاب الایمان ۔ باب ای الاسلام افضل)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں (صحابہؓ) نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں''۔

☆حدیث نمبر4 ۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ. (بخاری ۔ کتاب الرقاق ۔ باب ۔ حفظ اللسان)

ترجمہ:۔ ''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں اور اپنی دونوں ٹانگوں (رانوں) کے درمیان والی چیز (زبان اور شرمگاہ) کی ضمانت دے گا ۔ میں اس کو جنت کی ضمانت دوں گا''۔

☆حدیث نمبر5 ۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ اَمْلِكْ عَلَیْكَ لِسَانَكَ وَلْیَسَعْكَ بَیْتُكَ وَابْكِ عَلٰی خَطِیْئَتِكَ. (صحیح الترمذی (للالبانیؒ) ج۲ ' ص ۲۸۷)

ترجمہ:۔ ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نجات کیا ہے (کیسے حاصل ہو سکتی ہے)؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنی زبان پر کنٹرول کرو اور اپنے گھر میں رہو' اور اپنی غلطیوں پر روتے رہو''۔

☆حدیث نمبر6 ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**اللّٰہِ ﷺ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ ' وَشَرَّمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.** (حوالہ مذکور حدیث نمبر ۵۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس کے دو جبڑوں کے درمیان (زبان) کے شر اور اس کی دو ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ) کے شر سے محفوظ رکھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

**وضاحت** انسان صبح سے بولنا شروع کرتا ہے اور رات سوتے وقت تک برابر بولتا رہتا ہے اور خبر نہیں کیا کیا کہہ بیٹھتا ہے' مشکل یہ ہے کہ اکثر بے سوچے سمجھے زبان سے ایسی باتیں بھی کہہ دیتا ہے جن سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ (حوالہ مذکور حدیث نمبر ۵۔) انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو اپنے قبضہ میں رکھے کیونکہ منہ سے جو بات بھی نکلتی ہے اللہ تعالیٰ اس کا محاسبہ فرمائے گا۔ منہ سے نکلے ہوئے ایک ایک کلمہ کی باز پرس ہوگی' اچھی باتوں کی جزاء اور اجر و ثواب ملے گا اور برے کلمات پر سزا و عذاب ہوگا۔ (دیکھیں حوالہ حدیث نمبر 2۔)

☆ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ میں جانے والے بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جو صرف اپنی زبان کی بدگوئی اور بدکلامی کے وبال کی وجہ سے سزا و عذاب پائیں گے۔ (صحیح ترمذی۔ ج ۲' ص ۳۲۹)

ظاہر ہے کہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں زبان و کلام ہی بکثرت استعمال ہوتے ہیں اپنے کام کاج میں' مشاغل میں' عزیزوں اور دوستوں کے ساتھ برتاؤ میں' غرض ہر گفتار و کردار میں ہم اپنی زبان ہی سے کام لیتے ہیں۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر انسان کیلئے ضروری ہے کہ وہ زبان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے ہر موقع پر دور اندیشی اور نہایت سوچ سمجھ کے بعد کام لے' اگر وہ اسے بے احتیاطی سے استعمال کرے گا تو ہر جگہ ٹھوکر کھائے گا' ذلیل و خوار ہوگا اور نقصان اٹھائے گا۔ زبان کو انسان پر حاوی نہیں ہونا چاہیے بلکہ انسان کو زبان پر قبضہ و کنٹرول رکھنا چاہیے۔

یہ کس قدر حکیمانہ قول ہے کہ "پہلے بات کو تولو پھر منہ سے بولو"۔ چونکہ زبان کے قابو میں نہ ہونے کے باعث انسان طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے جہاں ایک طرف زبان کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے وہاں دوسری طرف خاموشی کی فضیلت بھی بہت بیان کر دی۔ ظاہر ہے کہ انسان جتنا کم بولے گا' غلط باتیں کرنے کا امکان بھی اتنا ہی کم ہوگا۔

خاموشی کی فضیلت سے یہ مراد نہیں کہ انسان ضرورت کے وقت بھی نہ بولے' کیونکہ جیسے بہت سے گناہ کے کام زبان سے کئے جاتے ہیں ایسے ہی بہت سے ثواب کے کام بھی زبان ہی سے انجام دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً کسی کو سیدھی راہ دکھانا' کسی غمزدہ کی دلجوئی کرنا' قرآن مجید کی درس و تدریس کرنا۔ اس کے علاوہ نیکی کے بہت سے دوسرے کام ہیں جو زبان سے ادا ہونے کی وجہ سے کفارۃ الذنوب بن جاتے ہیں۔ خاموشی کی تعریف کرنے سے درحقیقت یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ زبان کو بے ضرورت نہ کھولنا بہت سے خطرات سے بچ جانے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔

(صحیح ترمذی (البانی) ج ۲' ص ۳۰۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے, کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔ (دیکھئے حوالہ حدیث نمبر 1)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ خاموشی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں' خاموشی عبادت ہے بغیر محنت کے' ہیبت ہے بغیر سلطنت کے' قلعہ ہے بغیر دیوار کے' فتح یابی ہے بغیر ہتھیار کے' آرام ہے کراماً کاتبین کا' شیوہ ہے عاجزوں کا' دبدبہ ہے حاکموں کا' مخزن ہے حکمتوں کا' جواب ہے جاہلوں کا۔

(نفس کا تزکیہ' حصہ چہارم (مطبوعہ ادارہ بتول)

زبان کی آفتوں سے ہر حال میں بچنا ہی مومن کیلئے بہتر ہے اور وہ آفتیں کیا ہیں' جھوٹ' غیبت' چغلی' بدعہدی' بدکلامی' دروغ گوئی' ان کے علاوہ بھی بہت سی آفتیں ہیں جن سے بچنا گناہوں کے کفارہ کا سبب بنتا ہے۔اور یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب کہ انسان اپنی زبان پر قابو پائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قابل کر دے کہ ہم اپنی زبان کو بڑی احتیاط اور سمجھ کے ساتھ استعمال کریں۔آمین ثم آمین۔

## 37۔ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک

قرآن مجید میں ہے: ۔ ﴿ وَاعْبُدُوااللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِالْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ☆﴾(النسآء .۳۶)

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ' اور ماں باپ' قرابتداروں' یتیموں' محتاجوں' رشتہ دار ہمسایوں' اجنبی ہمسایوں'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رفیق پہلو (پاس بیٹھنے والے) اور مسافروں (یعنی سب) کے ساتھ احسان کرو"۔

☆حدیث نمبر1 ۔ **عَنْ أَبِیْ شُرَیْحٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ ،وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ ، وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ ، قِیْلَ وَمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ اَلَّذِیْ لَا یَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ.** (بخاری۔ کتاب الادب۔ باب اثم من لا یامن جارہ الخ)

ترجمہ:۔ "حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اللہ کی قسم وہ مومن نہیں' اللہ تعالیٰ کی قسم وہ مومن نہیں' اللہ تعالیٰ کی قسم مومن نہیں' پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کون (بدنصیب) مومن نہیں؟ فرمایا' وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں"۔

☆حدیث نمبر2 ۔ **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا یَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ.** (مسلم کتاب الایمان۔ باب بیان تحریم ایذاء الجار)

ترجمہ:۔ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا' وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہوں"۔

☆حدیث نمبر3 ۔ **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَاللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ ، وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَاللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِجَارِهٖ.** (صحیح ترمذی۔ ج۲ ' ص۱۸۴)

ترجمہ:۔ "حضرت عبداللہ بن عمروؓ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دوستوں میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے دوست کے ساتھ خیر خواہی کرے' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے ساتھ خیر خواہی کرے"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆حدیث نمبر4۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ فُلَانَةَ تُذْکَرُ مِنْ کَثْرَةِ صَلَاتِهَا ' وَصِیَامِهَا ' وَصَدَقَتِهَا ' غَیْرَ أَنَّهَا تُؤْذِیْ جِیْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِیَ فِی النَّارِ ' قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ فُلَانَةَ تُذْکَرُ قِلَّةَ صِیَامِهَا وَصَدَقَتِهَا ' وَصَلَاتِهَا ' وَإِنَّهَا تُصَدِّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ ' وَلَا تُؤْذِیْ بِلِسَانِهَا جِیْرَانَهَا قَالَ هِیَ فِی الْجَنَّةِ. (مشکوٰۃ۔ کتاب الادب۔ باب الشفقۃ والرحمۃ' بحوالہ مسند احمد۔امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فلاں عورت کا ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ بہت نمازیں پڑھتی ہے اور بہت روزے رکھتی اور بہت صدقہ کرتی ہے' لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی زبان درازی سے اپنے پڑوسیوں کو ستاتی (تکلیف دیتی) رہتی ہے' آپؐ نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے۔ پھر اس (آدمی) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک اور عورت کی بابت اس کے روزوں' صدقات' اور نمازوں کی کمی کا ذکر کیا جاتا ہے (یعنی نفلی عبادات کم ہی کرتی ہے۔) لیکن وہ (ان سب کی قلت کے ساتھ ساتھ) کچھ پنیر کے ٹکڑے صدقہ کر دیتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ایذاء (تکلیف) نہیں دیتی' آپ ﷺ نے فرمایا وہ جنت میں ہے''۔

☆حدیث نمبر5۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ کَیْفَ لِیْ أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ؟ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ إِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَکَ یَقُوْلُوْنَ أَنْ قَدْ أَحْسَنْتَ ' فَقَدْ أَحْسَنْتَ ' وَإِذَا سَمِعْتَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ أَسَأْتَ ' فَقَدْ أَسَأْتَ. (ابن ماجہ۔ کتاب الزھد۔ باب الثناء الحسن۔ اسنادہ صحیح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ :۔ ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا' اے اللہ کے رسول ﷺ میں کیونکر معلوم کر سکتا ہوں کہ میں نے یہ کام اچھا کیا ہے یا برا کام کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تو اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنے کہ یہ تو نے اچھا کیا ہے تو سمجھ لے کہ تو نے اچھا کیا ہے اور جب انہیں یہ کہتے ہوئے سنے کہ یہ تو نے برا کیا ہے تو سمجھ لے کہ تو نے برا کیا ہے“۔

**وضاحت** اسلام انسان کی اخلاقیات درست کرنا چاہتا ہے اور اخلاقیات کے اصولوں میں سے چند ایک یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو نہ ستائے' اس کا دل نہ دکھائے' بڑوں کی عزت و تعظیم کرے' چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش آئے۔ بزرگوں کا حکم مانے' ان کے ساتھ ساتھ اپنے کلام و کام سے کسی کو اذیت نہ پہنچائے' اس سے بھی بڑھ کر اگر دیکھا جائے تو نماز' روزہ اور دیگر ارکانِ اسلام اس کے اخلاقیات کی درستگی کیلئے ہی فرض کئے گئے ہیں۔ اگر ان سے اخلاق درست نہ ہوئے تو یوں سمجھئے کہ اس شخص نے ان پر صحیح معنوں میں عمل ہی نہیں کیا۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ فرض عبادات ادا کرنے کے بعد دوسروں کے ساتھ بھلائی کی کوشش میں لگے رہنا اور رفاہ عامہ کے کام کرنا نفلی عبادات سے بہتر ہے۔

نیز اوپر احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ حقوق العباد کی باز پرس بڑی زبردست ہو گی۔ جہاں پڑوسیوں کو خوش رکھنے اور انہیں آرام پہنچانے سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے وہاں ان کے ساتھ شیریں بیانی سے پیش آنے کی وجہ سے جنت کا حصول بھی ممکن ہے۔ اسی لئے تو نبی کریم ﷺ نے کثرت صوم وصلاۃ والی کو اپنی ہمسایہ کو ایذا رسانی کی وجہ سے جہنم کا ایندھن قرار دیا اور اس کے برعکس قلت صوم وصلاۃ کے ساتھ ساتھ احسان ہمسائیگی کو اپنانے والی کو جنتی قرار دیا۔ (دیکھئے حوالہ حدیث نمبر 4)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آدمی کا واسطہ سب سے پہلے اپنے گھر والوں سے اور اس کے بعد اپنے پڑوسیوں سے ہوتا ہے جس آدمی سے اس کے نیک چال چلن کے باعث اس کے گھر والے اور پڑوسی خوش ہوں تو وہ نیک آدمی کہلانے کا مستحق ہے یہ بات آسانی سے ہر شخص کو سمجھ میں آسکتی ہے۔ اس لئے آدمی کے چال چلن کا یہ ایک معیار ہے کہ کام وہ اچھا ہے جس کی تعریف ان نیک لوگوں کی زبان پر ہو جن سے کام کرنے والے کو ہر وقت واسطہ پڑتا ہے اور برا کام وہ ہے جسے یہ برا کہہ دیں۔ اگر اس قاعدہ کو پلے باندھ لیں تو وہ ہر قسم کی برائیوں سے بچ سکتے ہیں۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے نہ صرف پڑوسیوں کے حقوق بیان فرمائے ہیں بلکہ پڑوسیوں کو ایک دوسرے کا بہترین ساتھی اور کامل آئینہ قرار دیا ہے۔ (دیکھئے حدیث نمبر ۳، ۵)

یہی وجہ ہے جو اپنے پڑوسیوں کے ساتھ ہمدردی اور ان کی خیر خواہی کرنے والا ہو، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا پڑوسی ہے۔ اسلام میں نیک چلنی کا معیار یہی ہے۔ اس لئے ہر ایک کو ایسا ہی بننا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ ہر مسلمان کی شان یہی ہو کہ اس کے عمل سے اس کے گناہ بھی معاف ہوں اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہو۔ "وفقنا الله وجميع المسلمين لكل خير و صلاح . آمين".

## 38۔ انصاف کرنا

قرآن مجید میں ہے:۔ ﴿وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ☆﴾ (الحجرات.۹)

ترجمہ:۔ ''اور انصاف سے کام لو، یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

☆حدیث نمبر 1۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنه قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَاللّٰهِ عَلٰى مَنَا بِرَمِنْ نُوْرٍ. عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عزوجل ' وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ ' اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا. (مسلم۔ کتاب الامارۃ۔ باب فضیلۃ الامام العادل)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' بے شک انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہوں گے ''رحمٰن عزوجل کی دائیں جانب اور اس کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں'' جو اپنی حکومت (اپنے فیصلوں) اور اپنے اہل وعیال وغیرہ میں عدل وانصاف کرتے ہیں''۔

☆حدیث نمبر2۔ عَنْ عَيَّاضٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ' اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ' ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ ' وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ ' وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعِيَالٍ. (مسلم۔ کتاب الجنۃ باب الصفات التی یعرف بھا فی الدنیا اھل الجنۃ واھل النار)

ترجمہ:۔ ''حضرت عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جنت والے تین قسم کے لوگ ہیں۔

۱۔ انصاف اور سچائی کی توفیق دیا گیا بادشاہ۔

۲۔وہ مہربان آدمی جس کا دل اپنے قریبی رشتہ داروں اور مسلمانوں کیلئے نرم ہو۔

۳۔ اور وہ پاکدامن آدمی جو کسی سے سوال کرنے سے بچتا ہے اور اہل وعیال والا ہے''۔

☆حدیث نمبر3۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ ' اِمَامٌ عَادِلٌ. (بخاری۔ کتاب الحدود۔ باب فضل من ترک الفواحش)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا' جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی دوسرا سایہ نہیں ہوگا۔ (ان سات میں سے) ایک عادل بادشاہ (حاکم) ہے"۔

**وضاحت** عدل وانصاف یہ ہے کہ لوگوں کو ان کا پورا پورا حق دیا جائے عدل وانصاف کا تقاضا بھی یہ ہے کہ انسان اپنے گھر والوں' اپنے بیوی بچوں اور عزیز واقارب کے ساتھ انصاف کرے' اور ان کے حقوق جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں انہیں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اور ان کے درمیان کوئی ناروا سلوک وامتیاز نہ برتے۔ انصاف کا یہ بھی تقاضا ہے کہ جو امور بھی اس کے حوالے کئے جائیں اور جو خدمات بھی اس کے سپرد کی جائیں۔ ان کا حق ادا کرے' اور ان میں عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرے' انصاف کا یہ بھی تقاضا ہے کہ جب بھی اسے معاملات میں فیصلہ کرنے کا موقع ملے وہ صحیح اور منصفانہ فیصلہ کرے۔ خواہ یہ فیصلہ کرنے کا موقع اپنے گھر' خاندان' برادری یا قوم میں پیش آئے یا اس کے علاوہ کسی اجتماعی ادارے میں' عدالت میں یا حاکم وقت کی حیثیت سے پیش آئے۔ مختصر یہ کہ ہر انسان کو چاہیے کہ وہ نہ کسی کا حق مارے اور نہ کسی دوسرے انسان کو کسی اور کا حق دلائے۔

اوپر احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے بارے میں ہی بشارت بیان فرمائی ہے جو ہر جگہ اور ہر حال میں انصاف کرتے ہیں اور ظلم و ناانصافی سے کنارہ کشی کرتے ہیں کہ وہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے قرب و جوار میں ہونے کے ساتھ ساتھ جہاں ان کو جنت کی عام نعمتوں سے نواز اجائے گا وہاں ان کیلئے ایک خصوصی نعمت یہ ہوگی کہ وہ روز حشر نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔

عدل و انصاف کی اسی اہمیت اور فضیلت کا تذکرہ سابقہ حدیث (نمبر 3) میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یوں ہوا ہے کہ قیامت کے دن جب کوئی سایہ نہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس دن بھی سات قسم کے خوش نصیب لوگوں کو اپنا سایہ رحمت عطا فرمائے گا تو ان میں سب سے پہلا خوش نصیب امام عادل (انصاف کرنے والا حاکم) ہے تو اس سے بھی عدل کی فضیلت کا غیر معمولی ہونا واضح ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے جنت کے اعلیٰ مقام پر انسان فائز ہوتا ہے اور یہ گناہوں کا کفارہ بھی بنتا ہے تب ہی تو یہ جنت کا وارث بنتا ہے۔ پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ دوسری نیکیاں جن کا ذکر احادیث میں ہے وہ بیشتر انفرادی نوعیت کی ہیں جبکہ عادل فرمانروا کے عدل و انصاف کا تعلق لاکھوں کروڑوں انسانوں سے ہے اور اس انصاف کے نتیجہ میں پوری کی پوری قوم امن و سکون اور دنیوی کامرانی پاتی ہے۔ اور خیر و اصلاح کے راستہ پر چل کر آخرت کی ابدی کامرانی سے ہمکنار ہوتی ہے۔ اور آخرت میں اہل ایمان کا نورِ ایمان اور نورِ کردار مخصوص نور کی شکل اختیار کرے گا جس کے سہارے وہ بسہولت جنت کی منازل تک پہنچ سکیں گے اور بلند مراتب پر فائز ہو سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا نور ایمان نصیب فرمائے۔ آمین

## 39۔ اللہ تعالیٰ سے پر امید رہنا اور حسن ظن رکھنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے : ۔ ﴿ وَأُفَوِّضُ أَمْرِيٓ إِلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ☆﴾ (الغافر.مومن.۴۴)

ترجمہ:۔ ''میں اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھنے والا ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے: ۔﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



هُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ☆﴾(الزمر/۵۳)

ترجمہ:۔ ''(اے پیغمبر ﷺ میری طرف سے لوگوں کو) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ اللہ تعالیٰ تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ تو بخشنے والا مہربان ہے''۔

**☆حدیث نمبر1 ۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِیْ كِتَابِهٖ ' فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ.**

(صحیح مسلم۔کتاب التوبۃ ۔باب فی سعۃ رحمۃ اللہ (بخاری کے الفاظ کچھ زیادہ ہیں لہذا یہ روایت متفق علیہ ہے)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یقیناً نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اس کتاب میں جو اس کے پاس عرش پر ہے' اس میں لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوگی''۔

**☆حدیث نمبر2۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ' فِيْمَا يَحْكِیْ عَنْ رَبِّهٖ عزوجل قَالَ : أَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا. فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ ' فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی أَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا' عَلِمَ أَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُالذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ' ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ ' فَقَالَ أَیْ رَبِّ! اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ .فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی عَبْدِیْ أَذْنَبَ ذَنْبًا' فَعَلِمَ أَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُالذَنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ' ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ ' فَقَالَ أَیْ رَبِّ! اغْفِرْلِیْ ذَنْبِی'فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی أَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا' فَعَلِمَ أَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُالذَنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ " اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ.**

(صحیح مسلم۔کتاب التوبۃ' باب قبول التوبۃ من الذنب۔)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے وہ چیز بیان کرتے ہیں جو آپ اللہ تعالیٰ سے حکایت بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بندہ گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے اے اللہ میرے گناہ کو معاف فرما' اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا اور اس نے جانا کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کرسکتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرسکتا ہے' پھر دوبارہ گناہ کیا اور دعا کی اے اللہ میرے گناہ کو معاف فرما۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا' میرے بندے نے گناہ کیا اور اس کو یقین ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کرسکتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرسکتا ہے۔ پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار میرے گناہ کو معاف فرما اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا اور جان لیا کہ اس کا رب گناہوں کو معاف بھی کرسکتا ہے اور ان پر پکڑ بھی کر سکتا ہے۔ (اے میرے بندے) جو چاہے عمل کر میں نے تجھے معاف کر دیا ہے۔ (مسلم کے اسی باب کے تحت ایک حدیث میں اس طرح ہے کہ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا ہے اب جو چاہے کرے)''۔

یعنی جب تک بندہ گناہ کرتا رہے گا، توبہ کرتا اور معافی مانگتا رہے گا میں اس کے گناہوں کو معاف کرتا رہوں گا۔ اس لئے کہ سچی توبہ پہلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔

☆ حدیث نمبر 3۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَنَّهٗ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عزوجل أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، وَأَنَا مَعَهٗ حَیْثُ یَذْکُرُنِیْ، وَاللّٰهِ! لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ أَحَدِکُمْ یَجِدُضَالَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَیْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَیَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ إِلَیْهِ بَاعًا**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِيْ ' أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ.** (مسلم۔ کتاب التوبۃ۔ باب فی الحض علی التوبۃ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جیسا وہ گمان میرے ساتھ کرے۔اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جہاں بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی گم شدہ چیز کو پا لینے کے بعد خوش ہوتا ہے اور جو شخص ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے میں اس کے ایک ذراع (کہنی سے بشمول ہتھیلی تک) قریب ہوتا ہوں۔ اور جو شخص میری طرف ایک ذراع قریب ہوتا ہے میں اس کے ایک باع (کندھے سے لیکر بشمول ہتھیلی تک) یعنی پورا بازو قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

☆حدیث نمبر4۔ **عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ! "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ ' اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا اُبَالِيْ ' يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ ' يَا ابْنَ آدَمَ ' اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِقِرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ' ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا ' لَاَتَيْتُكَ بِقِرَابِهَا مَغْفِرَةً.** (صحیح ترمذی۔ج ۳ ' ص ۱۷۵۔۱۷۶)

ترجمہ:۔ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم (آدم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے بیٹے) تو نے جب تک مجھ سے کچھ مانگا اور جب تک مجھ سے امیدیں وابستہ کیں میں تجھے معاف کر دیتا ہوں خواہ جیسے بھی گناہ تجھ سے سرزد ہو جاتے ہوں مجھے اسکی کچھ پروانہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی کا خواستگار ہو جائے تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔ اے ابن آدم' اگر تو زمین کے بھرنے کے برابر گناہ لیکر آئے اس حالت میں کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہو تو میں زمین کے بھرنے کے بقدر مغفرت کے ساتھ تجھے ملوں گا"۔

☆حدیث نمبر5 ۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهماقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يُدْنِى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَّبِّهٖ عزوجل حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ فَيُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُ؟ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ! اَعْرِفُ .قَالَ فَاِنِّىْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِى الدُّنْيَا ' وَاِنِّىْ اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيْفَةَ حَسَنَاتِهٖ.

(مسلم۔ کتاب التوبۃ۔ باب قبول توبۃ القاتل ۔ بخاری کتاب التفسیر۔ باب قولہ ویقول الاشھاد ۔ اور بخاری کے آخری الفاظ یہ ہیں "فتطوی صحیفۃ حسناتہ" کہ اس کی نیکیوں کے صحیفہ کو بند کر دیا جائے گا۔)

ترجمہ: ۔ "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ مومن کو قیامت کے دن اس کے رب کے قریب کیا جائے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے پہلو سے اس پر سایہ فگن ہوں گے' اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائیں گے' پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو اپنے فلاں فلاں گناہ کو پہنچاتا ہے' وہ جواب دے گا' اے میرے رب ہاں میں پہچانتا ہوں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے ان گناہوں کا دنیا میں تجھ پر پردہ ڈالا اور آج میں تیرے ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گناہوں کو معاف کرتا ہوں' پھر اس کو اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا"۔

**وضاحت** بندے کو رحمت رب العالمین سے مایوس نہیں ہونا چاہیے' گو گناہ کتنے ہی بڑے اور کتنے ہی کثرت سے ہوں' توبہ اور رحمت کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے اور وہ بہت ہی وسیع ہے۔ ارشاد رب العالمین ہے "کیا لوگ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے (التوبہ ۱۰۴)"۔ دوسری جگہ اس طرح ارشاد ہے "جو کوئی برا کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کر لے پھر اللہ تعالیٰ سے (پرامید ہو کر) استغفار کرے وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربانی کرنے والا پائے گا" (النساء ۱۱۰)۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت و کبریائی اور جلال و شان سے یوں فرمایا کہ بندے اللہ تعالیٰ سے توبہ اور استغفار کیوں نہیں کرتے؟ وہ تو بڑا ہی غفور رحیم ہے ۔اوپر حدیث میں اس بات کی طرف ہی توجہ دلائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت واسع ہے اور اس سے حسن ظن ہی اصل کامیابی کا راز ہے۔ اور اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر تمہاری خطاؤں اور گناہوں سے آسمان و زمین پُر ہو جائیں پھر تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو تو یقیناً وہ تمہیں بخش دے گا۔

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یوں فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ کرو ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہیں فنا کر دے گا اور ان لوگوں کو لائے گا جو خطاء و گناہ کر کے استغفار کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا۔ (مسلم۔ کتاب التوبۃ ۔ باب سقوط الذنوب بالاستغفار)

اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے محبوب پیغمبر ﷺ ان گناہگار بندوں سے کہہ دو کہ میری رحمت سے ناامید (مایوس) نہ ہوں۔ (سورۃ الزمر۔ ۵۳)

کیونکہ مایوس ہونا کفر ہے اور مایوس وہی لوگ ہوتے ہیں جو یقین نہیں رکھتے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ نہیں سمجھتے۔ اس لئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایمان کا افضل ترین درجہ یہ ہے کہ تم ہر وقت رب العالمین کو اپنے ساتھ سمجھتے رہو۔ (تزکیہ نفس۔ حصہ چہارم۔ ص ۲۵۰)

اس کا درجہ افضل ترین اس لئے ہے کہ جو شخص ہر وقت اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ سمجھے گا اسے برائی کرتے ہوئے شرم آئے گی اور یہ شرم اسے ان اعمال بد سے بچائے گی جو ایمان کے افضل ترین درجہ کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ انسان کی فطرت ہے کہ وہ انسانوں میں سے بھی جس شخص کو اچھا اور محترم سمجھتا ہے اس کے سامنے برائی کرتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔ کجا وہ ''ہستی'' جو تمام اچھائیوں کی خالق ہے اگر اس کے بارہ میں یہ احساس رہے گا کہ وہ ہر وقت ساتھ ہے اور ہر عمل کو دیکھ رہی ہے تو انسان خود بخود ہی برائی سے رکے گا' انسان کا دھڑلے سے برائی کرتے رہنا اس لئے ہے کہ وہ رب العالمین کو بصیر مان کر بھول جاتا ہے کہ وہ بصیر اس کو دیکھ بھی رہا ہے۔ اور جب یہ تصور اس کے دل میں پیدا ہو جائے گا کہ وہ اللہ بصیر مجھے دیکھ رہا ہے تو بندہ پھر پوری توجہ سے اور ہر حال میں اس کی طرف ہی اپنی توجہ مبذول رکھے گا اور اس کا صحیح بندہ بن کر رہے گا۔ اور پوری طرح فرمانبرداری اس وقت ہو گی جب بندہ اپنے مولا رب العالمین کے بارے میں یہ یقین کر لے کہ وہی ذات اقدس تمام بھلائیوں کی مالک' تمام طاقتوں کا مرکز اور ہر قسم کے خزانے رکھنے والا ہے۔ وہ رحمان و رحیم ذات ہے۔ وہی مجھے انعام و اکرام سے مالا مال فرمائے گا۔ وہ مہربان ذات ہے وہ میرے اور تمام حالات سے خوب واقف ہے۔ وہ میری بیکسی پر ضرور رحم کرے گا' جو بندہ اس خیال کو دل میں جما کر اپنے مولا کریم و رحیم کے ساتھ حسن ظن رکھے گا تو وہ ضرور اپنے مولا رحیم و کریم کو اپنے ساتھ پائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



توفیق نصیب فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

# 40۔ شرم و حیا کا ہونا

قرآن مجید میں ہے :۔ ﴿إِنَّ ذَالِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ☆﴾ (الاحزاب .۵۳)

ترجمہ:۔ تمہاری یہ بات نبی ﷺ کے لئے تکلیف دہ تھی مگر تم سے شرم کی وجہ سے کچھ نہ کہتے۔اور اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

☆حدیث نمبر۱۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ ' وَالْإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ' وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ ' وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ. (صحیح ترمذی۔ج۲ ' ص۱۹۵)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا' اور (اس کے برعکس) بے حیائی بدی ہے اور بدی کا ٹھکانا دوزخ ہے''۔

☆حدیث نمبر2۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ. (مسلم۔کتاب الایمان' باب بیان عدد شعب الایمان۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حیاء کا نتیجہ ہمیشہ اچھا ہی ہوتا ہے''۔

☆حدیث نمبر3۔ وعَنْهُ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ. (مسلم۔کتاب الایمان' باب بیان عدد شعب الایمان۔)

ترجمہ:۔ ''اور اسی (حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ) سے ہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیاء مکمل خیر ہی خیر ہوتی ہے''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆حدیث نمبر4۔ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِی الْحَيَاءِ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ.

(بخاری۔ کتاب الایمان' باب الحیاء من الایما مسلم۔ کتاب الایمان' باب بیان عدد شعب الایمان۔)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزر رہے تھے اس وقت وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں سمجھا رہا تھا (کہ بھائی ایسا شرمیلا پن بھی ٹھیک نہیں آدمی کو کچھ تو دلیر ہونا چاہیے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے اس کے حال پر چھوڑ دے کیونکہ حیاء ایمان کی نشانی ہے''۔

☆حدیث نمبر5۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْحَيَاءُ وَالْإِيْمَانُ قُرِنَا جَمِيْعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ.

(مستدرک حاکم۔ کتاب الایمان۔ صفحہ نمبر۷۳۔ حدیث نمبر58 (امام حاکم نے فرمایا کہ بخاری ومسلم کی شرط پر یہ حدیث صحیح ہے)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا 'حیاء اور ایمان ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اگر ان میں سے ایک جاتا رہے تو دوسرا بھی جاتا رہے گا''۔

**وضاحت** حیاء کے معنی شرم اور جھجک کے ہیں یعنی ایسی جھجک اور شرم جو انسان کے دل میں بری باتوں' بری عادتوں' برے کاموں' برے مناظر سے پیدا ہو' حیا دار آدمی ایسے کام کرنے سے شرماتا ہے جسے لوگ برا سمجھتے ہیں۔ اس کے مقابل ''بذاء'' ہے جس کے معنی ہیں کہ آدمی بغیر کسی لحاظ کے بے شرمی کے ساتھ جو چاہیے منہ سے نکالے' فحش باتیں اور گندے کام کرے۔ کس قدر ستم ظریفی ہے کہ آج ہم بدی کی بجائے نیکی کے کاموں سے شرم کھاتے ہیں' نماز کی خاطر بری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مجلس سے اٹھنا' اذان دینا' کلمہ حق کہنا سنت نبوی کے مطابق داڑھی بڑھانا شرم کا موجب معلوم ہوتا ہے۔ اوپر احادیث میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ جو شخص برے کام کرتے ہوئے جھجکتا ہے وہ شخص ایمان کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور اگر اسے اسلامی ماحول میسر ہو گیا تو وہ آدمی اچھا ہو جائے گا۔ اور جنت کی دائمی نعمتوں کا مستحق ٹھہرے گا اچھے لوگ وہی ہیں جو سزا سے ڈرتے ہوں اور برے کام نہ کرتے ہوں' ایسے لوگ ایماندار ہوتے ہیں اور ان میں نیکی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ حیاء سے انسان میں بہت سی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں جو ایمان کے مضبوط بنانے میں مدد دیتی ہیں' ایک باحیاء انسان یقیناً ہر معاملہ میں پاک صاف رہنا پسند کرتا ہے اپنے کلام کو نرم اور شائستہ بناتا ہے اور اعمال نیک اور پسندیدہ کرتا ہے۔

نیک اعمال کا اصل فائدہ یہ ہے کہ وہ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں اور یہ اعمال صالحہ مکفرات الذنوب کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس لئے حیاء خیر و برکت ہے اور اس کے بارے ہی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "حیاء خیر ہی خیر ہے"۔ (دیکھئے حوالہ مذکور حدیث نمبر 3) یہ (حیاء) ایک اچھی چیز ہے جس سے بھلائی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا' کیونکہ حیاء اور ایمان کے درمیان چولی دامن کا ساتھ ہے یہ دونوں ساتھ ساتھ رہتے ہیں' اگر ایک چل دیا تو دوسرا بھی چل بسے گا' اگر کسی میں ان میں سے ایک نہیں تو دوسرا بھی نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایماندار بے حیاء نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو باحیاء بننے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

## 41۔ جہاد اور جہاد کیلئے مال خرچ کرنا

قرآن مجید:۔ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ☆ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ' ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ☆يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ'وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ' ذَالِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ☆﴾(الصف. ۱۰.۱۱.۱۲)

ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچائے؟ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو' اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں سب سے بہتر ہے وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے گناہ بخش دے گا' اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور پاکیزہ مکانات جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

☆حدیث نمبر 1 ۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِىِّ رضى الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا ' وَمَنْ خَلَّفَهُ فِىْ أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

(مسلم۔کتاب الامارۃ' باب فضل اعانۃ الغازی فی سبیل اللہ)

ترجمہ:۔ ''حضرت زید بن خالد الجھنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی جہاد کرنے والے کو سامانِ جہاد دیا' تو اس نے بھی جہاد کیا' اور جس شخص نے غازی کے پیچھے اس کے گھر والوں کی بھلائی کے ساتھ خبر گیری کی تو اس نے بھی جہاد کیا''۔

☆حدیث نمبر 2 ۔ عَنْ سَلْمَانَ رضى الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَ قِيَامِهِ ' وَإِنْ مَاتَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جَرٰی عَلَیْهِ عَمَلُهُ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُهُ ، وَأُجْرِیَ عَلَیْهِ رِزْقُهُ ، وَأَمِنَ الْفَتَّانَ. (مسلم۔ کتاب الامارۃ۔ باب فضل الرباط فی سبیل اللہ۔ کتاب الجھاد۔ باب فضل من جھز (اوراس کے الفاظ (من خلف غازیا فی سبیل اللہ بخیر) ہیں

ترجمہ:۔ ''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دن ایک رات سرحد کی حفاظت کرنا ایک مہینہ کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر (اس میں) فوت ہو جائے تو وہی عمل جاری رہتا ہے جو وہ کرتا تھا' اور اس کا رزق بھی اس پر جاری کر دیا جاتا ہے' اور وہ بہت زیادہ فتنوں سے بھی محفوظ رہتا ہے''۔

☆حدیث نمبر3۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ إِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ. (بخاری۔ کتاب الجھاد۔ باب درجات المجاہدین)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جنت میں ایک سو درجے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کیلئے تیار کر رکھا ہے' دو درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

☆حدیث نمبر4۔ عَنْ أَبِیْ عَبْسٍ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ، مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ. (بخاری۔ کتاب الجھاد' باب من اغبرت قدماہ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوعبس عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی کے پاؤں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (جہاد وغیرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرتے ہوئے) خاک آلود ہوئے (قیامت کے دن) ان کو آگ نہیں چھوئے گی"۔

☆حدیث نمبر5۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُکْلَمُ أَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ یُکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِهٖ. إِلَّاجَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّیْحُ رِیْحُ الْمِسْکِ. (بخاری۔ کتاب الجهاد۔ باب من یجرح فی سبیل الله عزوجل)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جس کسی کو کوئی زخم پہنچتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جانتا ہے کہ کس کو اس کے راستہ میں زخم آیا ہے تو قیامت کے دن وہ آئے گا (اس حالت میں) کہ اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو اس کی کستوری جیسی ہوگی"۔

☆حدیث نمبر6۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ ' إِلَّا الدَّیْنَ.

(مسلم۔ کتاب الامارة۔ باب من قتل فی سبیل الله)

ترجمہ:۔ "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' شہید کے قرض کے علاوہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

☆حدیث نمبر7۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ بِشَعْبٍ فِیْهِ عُیَیْنَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَذْبَةٍ فَأَعْجَبَتْهُ لِطُهَا ' فَقَالَ لَوْ اِعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِیْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتّٰی أَسْتَأْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَاماً أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَاللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اُغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ' مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

(مسلم۔ کتاب التوبۃ۔ باب فی الحض علی التوبۃ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک صحابی کا ایک گھاٹی سے گزر ہوا جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا چشمہ تھا وہ اس کو اچھا لگا اس نے (اپنے دل میں) کہا اگر میں لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر اس گھاٹی میں مقیم ہو جاؤں لیکن میں ہرگز یہ کام نہیں کروں گا جب تک کہ رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب نہ کرلوں' چنانچہ اس نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسے نہ کرو' اس لئے کہ تم میں سے کسی ایک کا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مقام (لشکر کے ساتھ اقامت اختیار کرنا)' گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کر دے اور تم کو جنت میں داخل فرمائے؟ (اگر یہ پسند کرتے ہو تو) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرو اس لئے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے برابر جہاد کرتا ہے تو اس کیلئے جنت واجب ہے''۔

☆حدیث نمبر8 ۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقاً ' أُعْطِيَهَا ' وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ. (مسلم۔ کتاب الامارۃ۔ باب استحباب الشھادۃ)

ترجمہ:۔ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت کا طلبگار ہو اس کو شہادت کا مرتبہ دیا جاتا ہے اگرچہ وہ شہید نہ ہوا ہو"۔

**وضاحت** بندہ مومن کو اس دنیا میں قدم قدم پر مخالف طاقتوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس اعتبار سے بندہ مومن کی پوری زندگی مجاہد کی زندگی ہے' اس کو شیطان سے بھی لڑنا پڑتا ہے۔ جو ہر آن اسے غلط راستے پر لے جانے کی گھات میں لگا ہوا ہے وہ ہر وقت اسے اپنے جال میں پھنسانا چاہتا ہے۔ اور طرح طرح کے خیالات کے حصار میں رکھنا چاہتا ہے اور وسوسے ڈالتا رہتا ہے کہ دیکھو! نیکی اور اللہ تعالیٰ کی راہ پر چلو گے تو نقصان اٹھاؤ گے۔ اب بندہ مومن کا کام ہے کہ وہ شیطان سے جہاد کرے۔ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستہ سے ہٹ کر چلے' اور جس کام سے شیطان روکنا چاہتا ہے اس کو کرنے کیلئے تیار ہو جائے حقیقی بات یہ ہے کہ اس طرح کی کوشش جہاد ہے۔ جس کا اسلام میں بہت بڑا درجہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مومن ہر حال میں حق پر ثابت رہتا ہے ناسازگار حالات سے بھی مقابلہ کرتا ہے اور اپنی صلاحیتوں' قوتوں' اور اپنے وقت اور جان و مال کو حق پھیلانے اور غالب کرنے میں، باطل کو مٹانے یا مغلوب کرنے میں لگا دیتا ہے۔ اس راہ میں اس کے سامنے مصائب و مشکلات کے پہاڑ آتے ہیں مگر وہ ان سے خوف نہیں کھاتا' اگر اسے جان و مال کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے تو بے دریغ دے دیتا ہے۔ اور یہی وہ حقیقت ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی سے واضح ہوتی ہے کہ جنت تلواروں کی چھاؤں تلے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(بخاری۔ کتاب الجھاد۔ باب الجنۃ تحت بارقۃ السیوف۔ مسلم کتاب الجہاد۔ باب کراھۃ تمنی لقاء العدو)

یعنی مومن کو باطل کی بڑی سے بڑی طاقت بھی مرعوب نہیں کرتی اور تلواروں کو اپنے سر پر آتا دیکھ کر بدحواس ہونے کی بجائے اسے یہ یقین ہو جاتا ہے کہ اس کیلئے جنت کا دروازہ کھل رہا ہے اور اگر اس راہ حق پر ثابت قدم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جان دے دی تو اس کا جنت میں جانا یقینی ہے' اور جنت راہ حق میں جان و مال کی قربانی دینے سے ہی حاصل ہوتی ہے خواہ وہ کوئی صورت بھی ہو' اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر جان و مال کو قربان کرنا' اسلام میں اس کو شہید کہتے ہیں اور اسلام میں شہید کا درجہ بہت اونچا ہے۔ شہید کی روح پرواز کرتے ہی جنت میں پہنچ جاتی ہے' اور وہاں اسے ایک لطیف جسم مل جاتا ہے جس میں رہ کر وہ گھومتی پھرتی ہے اور جنت کی نعمتوں سے مستفید ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''شہداء کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں ہوتی ہیں اور قندیلِ عرش سے لٹکی رہتی ہیں وہ جنت میں جہاں چاہیں گھومتی پھرتی ہیں'

(مسلم۔ کتاب الامارۃ۔ باب بیان ان ارواح الشہداء....)

اوپر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شہادت کا غیر معمولی اجر وثواب اور شہید کا بڑا مرتبہ ہے۔ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ''تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس طرح شہید ہو کہ تم ثابت قدم رہے ہو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جہاد کر رہے ہو مردانہ وار آگے بڑھتے رہو اور تم نے پیچھے ہٹنے کا نام نہ لیا ہو تو ماسوائے قرض کے باقی تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں'' (دیکھئے حوالہ مذکور حدیث نمبر 6)

شہادت کا اتنا بڑا اجر ہے کہ خود نبی کریم ﷺ نے بھی اس کی تمنا کی' آپ ﷺ نے فرمایا ''اس رب العالمین کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بات کی تمنا کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا (شہید کیا) جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں' پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں' پھر مارا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں' پھر مارا جاؤں'' (بخاری۔ کتاب الجہاد۔ باب تمنی الشھادۃ)

**لیکن یاد رکھنا!** شہادت ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتی' یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے صدق دل سے شہادت کی تمنا کرنے والوں کو شہید کا درجہ عطا فرمانے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شہید کا مرتبہ عطا فرمائے گا خواہ اسکی موت اپنے بستر پر ہی ہوئی ہو'' (دیکھئے حوالہ مذکور حدیث نمبر 8)

رفعت دین کی خاطر کٹے جا رہے ہیں  جنت کی جانب چلے جا رہے ہیں
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن  نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی
مرنا تو مقدر ہے اسلام پہ جان دیں گے  جانوں کو لٹا کر ہم اسلام بچالیں گے

## 42۔ متفرق اعمال حسنہ کا بیان

**قرآن مجید:۔ ﴿ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ☆﴾ (الرعد.۳۹)**

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ جو چاہے مٹا دے اور جو چاہے ثابت رکھے۔ام الکتاب (لوح محفوظ) اسی کے پاس ہے''۔

**☆حدیث نمبر1۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهٖ عزوجل قَالَ 'قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ ' فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً ' فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ عَشْرَ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً ، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.

(بخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب من ھم بحسنۃ اوبسیئۃ)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ رب تعالیٰ سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کو لکھ دیا ہے پھر انہیں واضح کر دیا ہے۔ اب جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے لیکن ابھی تک کر نہ سکا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں اپنے پاس ایک مکمل نیکی لکھ دیتا ہے اگر ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس اس کے نامہ اعمال میں دس(10) نیکیوں سے لیکر سات سو(۷۰۰) بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ نیکیوں کا ثواب لکھ دیتا ہے اور وہ شخص جو برائی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس کو کرتا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک مکمل نیکی لکھ دیتا ہے۔ اگر ارادہ کرنے کے بعد اس برائی کو کرتا ہے تو تب اس کے نامہ اعمال میں ایک برائی لکھی جاتی ہے''۔

☆حدیث نمبر2۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ إِلَى الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقاً ، وَإِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِىْ إِلَى الْفُجُوْرِ ، وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ إِلَى النَّارِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا.

(بخاری۔ کتاب الادب۔ باب قولہ تعالیٰ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا۔ مسلم کتاب البر والصلۃ۔ باب قبح الکذب (بخاری کے الفاظ۔ حتی یکون صدیقا اور عنداللہ کذابا کے ہیں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ: ۔ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ (اللہ تعالیٰ کے ہاں) وہ صدیق (بہت سچا) لکھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ برائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور برائی جہنم میں لے جاتی ہے۔ اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ (اللہ تعالیٰ کے ہاں) کذاب (بہت جھوٹا) لکھا جاتا ہے''۔

☆حدیث نمبر3 ۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ السَّاعِیْ عَلَی الْأَرْمِلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ ' کَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ' وَأَحْسِبُهٗ قَالَ وَکَالْقَائِمِ لاَ یُفْتِرُ وَکَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ.**

(مسلم۔ کتاب الزھد والرقائق۔ باب الاحسان الی الارملۃ ۔ بخاری کتاب الادب۔ باب الساعی علی المسکین)

ترجمہ: ۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی رحمت ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا' بیوہ عورتوں اور مسکینوں پر خرچ کرنے والا اس آدمی کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔ راوی (قعنبی کو شک ہوا) بیان کرتا ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا' اور وہ اس شخص کی طرح ہے جو قیام کرتا ہے سستی نہیں دکھاتا اور اس روزے دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا''۔

☆حدیث نمبر4 ۔ **عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضی الله عن قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَکَلَ طَعَامًا فَقَالَ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ" غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.** (صحیح ترمذی۔ ج۳' ص۱۵۹)

ترجمہ: ۔ ''حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کھانا کھائے اور یہ کلمات کہے' ترجمہ'' کہ تمام تعریفات اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کیلئے ہیں جس نے مجھے کھانا دیا اور مجھے بغیر میری طاقت وقوت کے رزق دیا'' تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں''۔

☆حدیث نمبر5۔ **عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی رضی الله عنه ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.**

(بخاری۔کتاب مواقیت الصلاۃ۔باب فضل صلاۃ الفجر۔مسلم کتاب المساجد نمبر۳۷ باب فضل صلاتی الصبح والعصر)

ترجمہ:۔''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے دو ٹھنڈی نمازیں ادا کیں وہ جنت میں داخل ہو گا۔(بردان سے صبح اور اور عصر کی نماز مراد ہے جیسا کہ اوپر مسلم کے باب سے معلوم ہو رہا ہے۔)

☆حدیث نمبر6۔ **عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَکَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَکَأَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّهٗ.** (مسلم کتاب المساجد۔باب فضل صلاۃ العشاء)

ترجمہ:۔''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی گویا کہ اس نے آدھی رات تک قیام کیا اور جس شخص نے صبح کی نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا کی گویا اس نے تمام رات قیام کیا (ساری رات نفلی نماز ادا کرتا رہا)''۔

☆حدیث نمبر7۔ **عَنْ أُمِّ حَبِیْبَةَ رضی الله عنها زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ' مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یُصَلِّیْ لِلّٰهِ کُلَّ یَوْمٍ ' ثِنْتَیْ عَشَرَةَ رَکْعَةً تَطَوُّعاً غَیْرَ فَرِیْضَةٍ إِلَّا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتاً فِی**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.**

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل السنن الراتبۃ)

ترجمہ:۔ ''سیدہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے جو بھی مسلمان ہر روز اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے بارہ رکعات نوافل فرائض کے علاوہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر بنائے گا یا اس کا جنت میں گھر بنا دیا جائے گا''۔

☆حدیث نمبر8 ۔ **عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا.**

(مسلم۔کتاب صلاۃ المسیافرین۔باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر)

ترجمہ:۔ ''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، سب سے بہتر ہیں''۔

☆حدیث نمبر9 ۔ **عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِيْ شَأْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا.** (مسلم۔کتاب صلاۃ المسافرین۔باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر)

ترجمہ:۔ ''ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان دو رکعتوں (کی فضیلت) کے متعلق فرمایا جو طلوع فجر کے وقت ادا کی جاتی ہیں یہ دونوں (فجر کی سنتیں) مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں''۔

☆حدیث نمبر10 ۔ **عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ.** (صحیح ترمذی۔ج۱، ص۱۳۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ ''ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' فرماتے تھے جو شخص ظہر سے پہلے چار اور اس (ظہر) کے بعد چار رکعتوں پر محافظت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دے گا''۔

☆حدیث نمبر11 ۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰی فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ.** (بخاری کتاب کفارات الایمان۔ باب قولہ تعالیٰ اوتحریر رقبۃ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جس شخص نے کسی مسلمان کی گردن (یعنی غلام یا لونڈی) کو آزاد کیا' اللہ تعالیٰ اس (غلام یا لونڈی) کے ہر عضو (جوڑ) کے بدلے اس کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد فرمائے گا' یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس (آزاد کرنے والے) کی شرمگاہ کو (آزاد کرے گا)''۔

☆حدیث نمبر12 ۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِراً أَوْ وَضَعَ لَهٗ، أَظَلَّهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهٗ.** (صحیح ترمذی۔ ج۲' ص۳۰)

مسلم کے الفاظ کچھ یوں ہیں **"مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِراً أَوْ وَضَعَ عَنْهُ، أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ".** (مسلم۔ کتاب الزھد والرقائق۔ باب حدیث جابر الطّویل عن الولید بن عبادۃ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص کسی تنگ دست (مقروض) کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے تلے جگہ عطا فرمائے گا۔ جس دن اس سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسلم میں ولید بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص کسی تنگ دست (مقروض) کو مہلت دے یا اس کو بالکل معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے تلے جگہ عطا فرمائے گا''۔

☆حدیث نمبر13 ۔ **عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ 'غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ.**

(صحیح ترمذی۔ ج۳' ص۱۶۰)

ترجمہ:۔ ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ (پاک ہے اللہ تعالیٰ عظمت والا اپنی تعریف کے ساتھ) کہا اس کیلئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

☆حدیث نمبر14 ۔ **عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَةٍ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ. اَوْقَالَ عَلٰی کَنْزٍ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ بَلٰی 'فَقَالَ ,لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.**

(مسلم۔ کتاب الذکر۔ باب استحباب خفض الصوت بالذکر (بخاری کے الفاظ کچھ مختلف ہیں)۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا' کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ کی یا آپ ﷺ نے فرمایا جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی خبر نہ دوں؟ میں نے عرض کیا ضرور (کیوں نہیں) آپ ﷺ ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' (گناہوں سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ ہی ہے)''۔

☆حدیث نمبر15۔ **عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْبَزَّاقُ فِی**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**اَلْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا.**

(بخاری۔ کتاب الصلاۃ۔ باب کفارۃ البزاق۔ مسلم کتاب المساجد' باب النہی عن البصاق فی للسجد)

ترجمہ:۔ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے''۔

☆حدیث نمبر16 ۔ **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ مَالَكِ؟ يَا أُمَّ السَّائِبِ! أَوْ أُمَّ الْمُسَيَّبِ! تُزَفْزِفِيْنَ؟ قَالَتْ: اَلْحُمّٰى ،لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا .فَقَالَ لَا تَسُبِّى الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَا يَا بَنِىْ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ** (مسلم ۔کتاب البر والصلۃ ۔ باب ثواب المومن فیما یصیبہ من مرض)

ترجمہ:۔ ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب یا ام میّب کے پاس تشریف لائے ۔ام سائب یا ام میّب سے فرمایا' تجھے کیا ہو گیا ہے؟ تو کانپ رہی ہے اس نے عرض کیا بخار ہے اللہ تعالیٰ اس کو برکت والا نہ کرے' آپ ﷺ نے فرمایا' بخار کو برا مت کہو' اس لئے کہ بخار بنو آدم کی غلطیوں (خطاؤں) کو اس طرح ختم کر دیتا ہے' جیسا کہ بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے''۔

☆حدیث نمبر17 ۔ **عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِىِّ ﷺ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ يَّقُوْلَ :اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّىْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَأَنَا عَبْدُكَ,وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ ، وَأَبُوْءُ بِذَنْبِىْ ، فَاغْفِرْلِىْ ، فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُالذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ' وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.** (بخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب افضل الاستغفار)

ترجمہ:۔ ''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدالاستغفار یہ ہے کہ (بندہ) کہے (ترجمہ) اے اللہ تو میرا پروردگار ہے تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ۔تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں' اور میں تیرے عہد اور وعدہ پر ہوں جتنی مجھ میں طاقت ہے ۔میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کو میں نے کیا' تیری ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہیں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں' تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص ان کلمات کو دن کے وقت پورے یقین کے ساتھ کہے اور وہ اس دن شام سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ اہل جنت سے ہے۔اور جو شخص ان کلمات کو رات کے وقت پورے یقین کے ساتھ کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی اہل جنت سے ہے''۔

☆حدیث نمبر18 ۔ **عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَكْفُلُ لِيْ أَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا ' وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ ' فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا ' فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَداً شَيْئاً** (صحیح ابوداؤد۔ ج۱ ' ص۳۰۹)

ترجمہ:۔ ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کون ہے جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے سوال نہیں کرے گا اور میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں ۔ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا (عرض کیا) میں (اس کا عہد کرتا ہوں)۔چنانچہ (اس کے بعد) وہ کسی سے قطعاً سوال نہیں کرتا تھا''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆حدیث نمبر19 ۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنه يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ فَيْحَةُ الْعَنْزِ ' مَامِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ. (بخاری۔کتاب الھبۃ۔باب فضل المنیحۃ)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چالیس (اچھی) خصلتیں ہیں ان میں سب سے بلند (اعلیٰ) خصلت دودھ دینے والا جانور ہدیہ دینا ہے اور جو انسان ان خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت پر عمل کرے گا ثواب کی امید کرتے ہوئے اور اس پر ثواب کے وعدہ کو صحیح سمجھتے ہوئے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا''۔

☆حدیث نمبر20 ۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا. (صحیح ترمذی۔ج۲ ' ص۳۰۳)

ترجمہ:۔ معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص عمدہ لباس کو تواضع (عاجزی) کے پیش نظر چھوڑ دیتا ہے حالانکہ وہ اس (کے پہننے) کی قدرت بھی رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے جوڑوں (حلوں) میں سے جس جوڑے کو چاہے زیب تن کر لے''۔

☆حدیث نمبر21 ۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ. (صحیح ابوداؤد۔ج۱ ' ص۱۳۲)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ ''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کے دائیں جانب والوں پر رحمت اور استغفار بھیجتے ہیں''۔

☆حدیث نمبر22۔ **عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ.** (صحیح ابوداؤد۔ ج ا' ص ۱۳۰)

ترجمہ:۔ ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں والوں پر رحمت اور استغفار بھیجتے ہیں''۔

☆حدیث نمبر23۔ **عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْباً فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا (الثَّوْبَ) وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ 'غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.** (صحیح ابوداؤد۔ ج ۲' ص ۷۶۰)

ترجمہ:۔ ''حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کپڑے پہن کر یہ کلمات کہے (ترجمہ): تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے مجھے یہ (لباس' کپڑا) پہنایا اور بغیر میری قوت اور طاقت کے مجھے عطاء کیا۔ تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں''۔

☆حدیث نمبر24۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِیْ أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً بِدُوْنِ الْأُوْلٰی ' وَإِنْ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**فَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ بِدُوْنِ الثَّانِيَةِ.** (مسلم۔ کتاب السلام۔ باب استحباب قتل الوزغ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے پہلی ضرب میں ہی گرگٹ (چھپکلی) کو مار ڈالا اس کیلئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے اس کو دوسری ضرب میں مار دیا اس کیلئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں (لیکن) پہلی سے کم اور اگر اس نے تیسری ضرب میں مارا تو اس کیلئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں (لیکن) دوسری سے کم''۔

☆حدیث نمبر25۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ قَتَلَ وَزَغاً فِیْ أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِی الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِی الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ.** (دیکھئے حوالہ مذکور۔ حدیث نمبر۲۴)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے گرگٹ (چھپکلی) کو پہلی ضرب میں مار ڈالا اس کیلئے سو(۱۰۰) نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی کم۔

☆حدیث نمبر26۔ **عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ.**

(بخاری فی ترجمۃ الباب۔ صحیح ابن خزیمہ ج ۱، ص ۷۰۔ کتاب الصوم، باب سواک الرطب)

ترجمہ:۔ ''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا، مسواک منہ کی صفائی، پروردگار کی رضامندی کا سبب ہے''۔

☆حدیث نمبر27۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



إِلَّا رَجُلاً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءُ ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ، أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا. (مسلم۔کتاب البر۔باب النہی عن الشحناء والتہاجر)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر اس آدمی کو معاف کر دیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا مگر وہ شخص کہ اس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی ہو تو ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دے دو' یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں' انِ دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں۔ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔

☆حدیث نمبر28۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ ، يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ الخ. (مسلم۔کتاب البر۔باب النہی عن الشحناء والتہاجر)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہر جمعہ میں دو مرتبہ (یعنی ہر ہفتہ میں) سوموار اور جمعرات (کے دنوں میں) لوگوں کے اعمال (اللہ تعالیٰ کے ہاں) پیش کئے جاتے ہیں..... (آخر تک پہلی حدیث کی طرح بیان کی گئی)''۔

☆حدیث نمبر29 ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ غُلَاماً لَهُ ، حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ ، أَوْلَطَمَهُ ، فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ. (مسلم۔کتاب الایمان۔باب صحبۃ المماليک وكفارة من لطم عبده)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' فرماتے تھے جس شخص نے اپنے غلام کو ایسی حد لگائی جس کو اس نے نہیں کیا' یا اس نے اس (غلام) کے منہ پر طمانچہ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے''۔

**وضاحت** اوپر مجموعہ احادیث میں مختلف اعمال کا تذکرہ ہے جن کے کرنے سے مسلمان مرد عورت کو جنت کی بشارت' حسنات کا انبار اور کفارۃ الذنوب کے متعلق آگاہی دی گئی ہے' ان احادیث کے پڑھنے سے ان اعمال کا پتہ چلتا ہے۔ گو یہ اعمال اتنے بڑے نہیں ہیں لیکن ان کے نتائج بڑے ہیں اور ان اعمال کے بجا لانے پر انسان کی اخروی زندگی کی بہتری اور اصل کامیابی کی راہ ہے۔

ان احادیث میں آنحضرت ﷺ نے چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے جو کہ انسان روزمرہ کرتا ہے۔ کہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور کہیں غلام کو مارنے اور مسجد میں تھوکنے کے بعد اس کے کفارہ کا ذکر ہے جس سے انسان اپنے کئے پر نادم ہوتا ہے اور کفارہ ادا کرتا ہے' اور کہیں سرور کائنات ﷺ نے صفوں میں نمازی کو کھڑا ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر تو دائیں طرف کھڑا ہو گا یا پہلی صف کا اہتمام کرے گا تو پھر تجھے یہ انعام ملے گا۔ کہیں بیوہ' نادار اور بے کس عورتوں کی خدمت کا بوجھ اٹھانے والے کیلئے قیام اللیل اور صیام النہار کے اجر و ثواب کا اعلان کیا' مردوں اور عورتوں کیلئے نفلی نماز اور سنن کے اہتمام کرنے پر جنت کے محلات ملنے کا پروانہ عطا کیا' بعض احادیث میں ان لوگوں کو بشارت جنت کی دی جو اس دار فانی میں اپنی زندگی میں اچھے کام خود بھی کر گئے اور دوسروں کیلئے بھی ایسے کاموں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرنے کی ترغیب دے گئے جن کے کرنے سے لوگ آخرت کیلئے بہت سی حسنات جمع کر سکتے ہیں اور وہ اعمال ان کیلئے صدقہ جاریہ بن سکتے ہیں جو ان کے دنیا سے جانے کے بعد بھی ان کو فائدہ دیں۔

کہیں نبی رحمت ﷺ نے گناہوں سے بچنے کیلئے سید الاستغفار پڑھنے کی تعلیم دی کہ جو صبح کے وقت پڑھے شام سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ اہل جنت سے ہے اور اسی طرح شام کو پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو یہ اہل جنت میں سے ہے۔

**اللہ اکبر!** یہ کتنا بڑا انعام ہے کہ انسان اپنے اس عمل سے جنتی بن جاتا ہے اور گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض احادیث میں نبی کریم ﷺ نے ایسے قیمتی موتی ہم کو عطاء کئے کہ جن سے دنیا و آخرت کی خیر و برکت حاصل ہوتی ہے۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے اس بات کی کفالت دے کہ وہ بلا ضرورت بلکہ ضرورت ہوتے ہوئے بھی لوگوں سے سوال نہیں کرے گا تو میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ (دیکھئے حدیث نمبر 18)

یعنی رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو سوالی بننے سے کس طرح روک رہے ہیں تا کہ یہ عادت قبیح سے بچتے رہیں اور اپنے اندر توکل علی اللہ پیدا کریں اور یہ عقیدہ اختیار کریں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے جو کچھ میرے لئے لکھا ہے وہ مجھے ضرور ملے گا۔

اور اس طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص باوجود استطاعت اور مال کے ایسے کپڑوں کو چھوڑ دیتا ہے جن میں شہرہ پن پایا جاتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی ذات کیلئے تواضع کرتا ہے تو اس کیلئے آخرت میں ایک ایسے انعام کا اعلان ہوگا جو خاص اسی قسم کے لوگوں کو ہی نصیب ہوگا۔ قیامت کو اللہ تعالیٰ اعلان فرمائیں گے کہ جاؤ آج ایمان کے جوڑوں میں سے جو (حلہ) جوڑا تجھے پسند ہے وہ پہن لے کیونکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دنیا میں تو نے میرے لئے تواضع اختیار کی تھی۔ (دیکھئے حدیث نمبر 20)

اسی طرح ایک اور نعمت عظمیٰ کی بشارت دی اس بندہ مومن کیلئے ہے جو اس دنیا میں اپنے تنگ دست بھائی کی کرب و تکلیف اور تنگدستی کی حالت میں ہے' مدد کرتا ہے اور اس کو ہر حالت میں راحت پہنچانے کا سامان پیدا کرتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (جو پچاس ہزار سال کا دن ہوگا اور گرمی کی شدت بھی انتہا کی ہو گی لوگ اپنے پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اور نفسا نفسی کا عالم ہوگا) بلا کر اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا۔ (صحیح ترمذی۔ ج ۲' ص ۳۰)

**اللہ اکبر!** رب ذوالجلال کی کبریائی کے کتنے بڑے انعامات ان احادیث میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ان انمول موتیوں کو اکٹھا کرنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ قیامت کے دن ہم ان انعامات کو حاصل کر سکیں۔

## 43۔ بھائی کے پس پشت دعا کرنا

قرآن مجید میں ہے:۔ ﴿وَالَّذِيْنَ جَاؤُ وْا مِنْ بَعْدِ هِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوْفٌ الرَّحِيْمُ☆﴾(الحشر. ۱۰)

ترجمہ:۔ ''اور (ان لوگوں کیلئے بھی) جو ان کے بعد آئے' جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کینہ (دشمنی) نہ ڈال' اے ہمارے رب! یقیناً تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے''۔

☆حدیث نمبر 1۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ' إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**وَلَکَ بِمِثْلٍ.** (مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الدعاء للمسلمین)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بھی مسلمان اپنے بھائی کیلئے پس پشت دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اور تجھے بھی ایسا ہی ملے''۔

☆حدیث نمبر2۔ **عَنْ أُمِّ الدَّرْدَآءِ رضی الله عنها قَالَتْ إِنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ ' بِظَهْرِالْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ ' عِنْدَ رَأْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ ' قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ ' آمِّيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ.** (دیکھئے حوالہ مذکور حدیث نمبر 1)

ترجمہ:۔ ''حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یقیناً نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان آدمی کی اپنے بھائی کیلئے پس پشت دعا کرنے کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے بھائی کیلئے اس کی عدم موجودگی میں نیک دعا کرتا ہے تو وہی مقرر فرشتہ آمین کہتا ہے نیز کہتا ہے کہ تجھے بھی اس کی مثل حاصل ہو''۔

**وضاحت!** ان احادیث میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کیلئے مغفرت کی دعا کرتا ہے تو اس دعا کرنے کی وجہ سے اس کے گناہ بھی معاف کردئے جاتے ہیں۔ بلکہ حدیث پر غور کرنے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جس قدر اس کا اپنے بھائی کیلئے دعا کرنے میں خلوص ہوگا اسی قدر اس کے حق میں فرشتے کی دعا قبول ہوگی ان شاء اللہ۔

اب ہم کتاب وسنت کی روشنی میں دعا کرنے کے مزید فضائل ومسائل ذکر کرتے ہیں تاکہ ہمارے اندر صحیح معنوں میں دعا کرنے کا شوق پیدا ہو جائے اور ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسائل کو جاننے کے بعد صحیح معنوں میں دعا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صرف اپنے سامنے ہی ہاتھ پھیلانے توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

# 43۔ دعا کے فضائل ومسائل

قرآن مجید میں ہے: ۔ ﴿وَإِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَإِنِّیْ قَرِیْبٌ أُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ☆﴾(البقرة. ۱۸۶)

ترجمہ: ۔ ''اور میرے بندے جب آپ سے میرے متعلق دریافت کریں تو (اے میرے حبیب ﷺ) انہیں فرمایئے کہ میں ان سے بہت قریب ہوں جب بھی کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو قبول کرتا ہوں' لہذا میرے بندوں کو چاہیے کہ وہ مجھے پکاریں اور مجھ پر ایمان رکھیں۔ امید کی جاتی ہے کہ (اس حکم پر عمل کر کے) وہ رشد و ہدایت پا سکیں گے''۔

☆حدیث نمبر1 ۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَقْرَبُ مَایَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَکْثِرُوا الدُّعَاءَ. (مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب مایقال فی الرکوع والسجود)

ترجمہ: ۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے پس (سجدہ میں) کثرت سے دعا کیا کرو''۔

☆حدیث نمبر2 ۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا عَلَی الْأَرْضِ مُسْلِمٌ یَدْعُو اللّٰهَ تَعَالٰی بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِیَّاهَا ' أَوْصَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا ' مَالَمْ یَدْعُ بِمَأْثَمٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذاً نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْثَرُ.** (صحیح ترمذی۔ ج۳، ص۱۸۱)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کوئی بھی مسلمان اس روئے زمین پر جو بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے' اللہ اس (کی دعا کو قبول کرتے ہوئے اس) کو وہی عطا کر دیتے ہیں یا اس سے اس جیسی کسی تکلیف کو دور فرماتے ہیں' ہاں جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک نے کہا تو پھر ہم کثرت سے دعا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت کثرت کے ساتھ دینے والا ہے''۔

☆حدیث نمبر3۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ رَجُلٍ يَدْعُواللّٰهَ بِدُعَاءٍ إِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهُ فَإِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ فِی الدُّنْيَا ، وَإِمَّا أَنْ يَّدَّخِرَلَهُ فِی الْآخِرَةِ ، مَالَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ أَوْيَسْتَعْجِل قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ؟ قَالَ : يَقُوْلُ دَعَوْتُ رَبِّیْ فَمَا اسْتَجَابَ لِیْ.** (صحیح ترمذی۔ ج۳، ص۱۸۸)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے' (اس کی قبولیت کی اس حدیث میں دو صورتیں بتائی گئی ہیں) یا تو دنیا میں ہی اسے وہی چیز عطا کی جاتی ہے یا پھر آخرت میں اس کیلئے ذخیرہ کی جاتی ہے جب تک وہ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا (اس دعا کے متعلق) جلد بازی نہ کرے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ وہ کیسے جلد بازی کرتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا' وہ کہتا ہے میں نے اپنے رب سے دعا کی تو اس نے قبول نہیں کی''۔

**وضاحت** حدیث نمبر۲'۳ کی روشنی میں دعا کی قبولیت کی تین صورتیں بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ دعا اسی شکل میں قبول ہو جاتی ہے جس چیز کے متعلق کی گئی ہو۔

۲۔ یا اس دعا کی وجہ سے کوئی تکلیف دور کر دی جاتی ہے۔

۳۔ یا اس دعا کو آخرت کیلئے ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

ان تینوں صورتوں کے ساتھ ساتھ ان شرائط کا ہونا بھی ضروری ہے کہ وہ شخص دعا کرنے والا' گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے' دوسرے نمبر پر یہ کہ اس کی قبولیت میں جلد بازی نہ کرے کہ یہ کہنا شروع کر دے کہ میں دعائیں کرتا ہوں میری وہ قبول نہیں کرتا' حالانکہ معاملہ یہ نہیں دعائیں سب قبول ہوتی ہیں شرط یہ ہے کہ ان تین قسم میں سے کسی ایک کو (جو مذکور ہیں) اپنی دعا میں شامل نہ کرے۔ اور قبولیت دعا کیلئے ایک چوتھی شرط یہ کہ رزق حال کا التزام ہو۔

☆حدیث نمبر4۔ **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ.** (صحیح ترمذی۔ ج۳' ص۱۳۸)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ قابل قدر کوئی چیز نہیں''۔

☆حدیث نمبر5۔ **عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ.** (دیکھئے حوالہ سابق نمبر1)

ترجمہ:۔ ''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: دعا ہی عبادت ہے''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆حدیث نمبر6 ۔ عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ أَیُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ جَوْفَ اللَّیْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ. (صحیح ترمذی۔ ج۳' ص ۱۶۷۔۱۶۸)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا' کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا: آخری رات کے درمیان میں اور فرض نمازوں کے بعد''۔

☆حدیث نمبر7 ۔عَنْ سَلْمَانَ قَالَ 'قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ' وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ. (صحیح ترمذی۔ ج۲'ص۲۲۵)

ترجمہ:۔ ''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قضاء وقدر دعا سے ٹل جاتی ہے اور نیکی سے عمر میں برکت ہوتی ہے''۔(خود نیکی کرے یا کسی دوسرے کے ساتھ نیکی اور احسان کا برتاؤ کرے اور حقوق اللہ پورے کرے)۔

☆حدیث نمبر8 ۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَیِیٌّ کَرِیْمٌ ' یَسْتَحْیِیْ إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَیْہِ یَدَیْہِ أَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا خَائِبَتَیْنِ. (صحیح ترمذی۔ ج۲ ' ص۲۲۵)

ترجمہ:۔ ''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ بہت شرم و حیا والا'معزز و کریم ہے' جب اس کا بندہ ہاتھ اٹھا کر اس کے حضور التجاء کرتا ہے تو اسے حیا آتی ہے کہ وہ اپنے بندے کے ہاتھوں کو خالی ناکام لوٹائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# 45۔ قرآنی دعائیں

1۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا ، رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ، رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ، أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ☆﴾(البقرة.٢٨٦)

ترجمہ:۔ ''اے ہمارے رب' اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہوتو ہمارا مواخذہ نہ کرنا (ہمیں نہ پکڑنا)۔اے ہمارے رب !ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔اے ہمارے رب !ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو' اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے' ہمیں کافر قوم پر غلبہ عطا فرما''۔

2۔﴿رَبَّنَا إِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ☆﴾(ال عمران.١٦)

ترجمہ:۔ ''اے ہمارے رب ہم ایمان لا چکے اس لئے ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا''۔

3۔﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيْ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ☆﴾(ال عمران١٤٧)

ترجمہ:۔ ''اے ہمارے !رب ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما' اور ہمیں کافر قوم پر مدد عطا فرما''۔

4 ۔ ﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ☆﴾(ال عمران. ١٩٣)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ ''اے ہمارے رب !اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری خطاؤں (غلطیوں) کو ہم سے دور کر دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر''۔

5۔﴿رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُالرَّاحِمِيْنَ☆﴾(المومنون.۱۰۹)

ترجمہ:۔ ''اے ہمارے رب !ہم ایمان لا چکے ہیں تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے''۔

6۔﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ☆﴾(الممتحنة.۵)

ترجمہ:۔ ''اے ہمارے رب !تو ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور اے ہمارے رب !ہماری خطاؤں کو معاف کر دے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے''۔

7۔﴿رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ☆﴾(التحريم.۸)

ترجمہ:۔ ''اے ہمارے رب !ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے''۔

8۔﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ☆﴾(ابراهيم.۴۱)

ترجمہ:۔ ''اے ہمارے رب !مجھے'میرے ماں باپ کو اوردیگر مومنوں کو حساب قائم ہونے والے دن کیلئے بخش دے''۔

9۔﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ☆﴾ (الاعراف.۲۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ ''اے ہمارے رب !ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے''۔

۱۰۔﴿أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ☆﴾(اعراف.۱۰۰)

ترجمہ:۔ ''(اے ہمارے رب) تو ہی تو ہمارا کارساز ہے پس ہم پر مغفرت اور رحمت فرما اور تو سب معاف کرنے والوں میں سے زیادہ اچھا ہے''۔

11۔ ﴿رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ☆﴾(المومنون.۱۱۸)

ترجمہ:۔ ''اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے''۔

12۔ ﴿رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي☆﴾(القصص.۱۶)

ترجمہ:۔ ''اے میرے رب! میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا' تو مجھے معاف فرما دے''۔

13۔﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ☆﴾(البقرہ.۲۰۱)

ترجمہ:۔ ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی (اچھائی) اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات عطا فرما''۔

14۔﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ☆﴾(البقرة.۱۲۷)

ترجمہ:۔ ''اے ہمارے رب !تو ہم سے (اس نیکی کو) قبول فرما کیونکہ تو ہی سننے والا' جاننے والا ہے''۔

## 46۔ دعائیں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے

1۔☆ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ،وَأَنَا عَلٰى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ ، فَاغْفِرْلِيْ ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُالذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. (صحیح بخاری۔کتاب الدعوات' باب افضل الاستغفار)

ترجمہ:۔ ''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں' تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں' اور میں تیرے عہد اور وعدہ پر ہوں بقدر استطاعت' میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کو میں نے کیا' تیری ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہیں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں' تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا''۔

2۔☆ **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ ، دِقَّهُ وَجُلَّهُ ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ.** (صحیح مسلم۔کتاب الصلاۃ۔باب مایقال فی الرکوع والسجود (ابوہریرہؓ)

ترجمہ:۔ ''اے اللہ! میرے چھوٹے' بڑے' پہلے' پچھلے' ظاہری اور پوشیدہ تمام گناہ بخش دے''۔

3۔☆ **اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ ، وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ ، فَاغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ .أَوْ.لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ** (صحیح بخاری کتاب التہجد۔باب التہجد ۔۔۔(ابن عباسؓ)

ترجمہ:۔ ''اے اللہ! میں تیرے تابع ہوگیا اور تجھی پر ایمان لایا' تجھی پر بھروسہ کیا' تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا' تیری مدد کے ساتھ ہی (دشمن سے) جھگڑا کیا اور تیری ہی طرف فیصلہ لیکر آیا' پس مجھے وہ سب معاف کردے جو میں نے پہلے (گناہ) کیا اور پیچھے کیا' جو میں نے چھپا کر کیا اور جو اعلانیہ کیا' تو ہی مقدم (سب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے پہلے) ہے اور تو ہی موخر (سب سے آخر) ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں (بخاری کی ایک روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں **أَنْتَ إِلٰهِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ** (تو ہی میرا سچا معبود ہے۔اس میں **أَنْتَ الْمُقَدِّمُ** ..... والے الفاظ نہیں) (صحیح بخاری' کتاب التوحید۔ باب قولہ تعالیٰ "**یریدون أن یبدلوا**")

4۔☆ **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ ' وَإِسْرَافِیْ فِیْ أَمْرِیْ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ 'اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَاأَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ 'أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** (بخاری میں الفاظ کچھ مختلف ہیں)

(صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء۔ باب التعوذ من شر ما عمل (ابوموسیٰ اشعریؓ))

ترجمہ:۔ ''اے اللہ! میری خطاؤں کو اور میری نادانائیوں کو میرے کام میں اسراف (زیادتی) کو 'اور میرے ان گناہوں کو بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما' اے اللہ! میری سنجیدہ اور مزاحیہ' بغیر ارادے کے اور قصداً (کی ہوئی) غلطیوں کو معاف فرما' اور یہ سب کے سب میری طرف سے ہی ہیں (تو ان سب سے پاک ہے) اے اللہ! میرے پہلے اور پچھلے' پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کو اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما' کیونکہ تو ہی (سب سے) پہلے ہے اور تو ہی (سب سے) بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے''۔

5۔☆ **اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنَ النَّارِ.**

(المستدرک للحاکم۔ کتاب الدعاء۔ حدیث نمبر ۱۹۲۵/ ۱۲۵ وقال حدیث صحیح علی شرط مسلم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ ''اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رحمت و مغفرت کو واجب کرنے والے اسباب' ہر گناہ سے سلامتی' ہر نیکی کو غنیمت جاننا' جنت کی کامیابی اور تیری مدد سے جہنم کی آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں''۔

**6۔☆اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا' وَلَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ' فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.** (صحیح بخاری۔کتاب الاذان باب الدعاء قبل السلام وصحیح مسلم۔کتاب الذکر'باب استحباب خفض الصوت)

ترجمہ:۔ ''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کئے ہیں اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا' پس تو مجھے اپنی خاص بخشش سے نواز دے اور مجھ پر رحم فرما' کیونکہ (اس میں کوئی شک نہیں) تو بہت ہی بخشنے والا مہربان ہے''۔

**7۔☆ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ.**

(صحیح مسلم۔کتاب الذکر والدعاء۔باب فضل التھلیل)

ترجمہ:۔ ''اے اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے ہدایت عطا فرما' مجھے عافیت بخش اور مجھے رزق عطا فرما''۔

**8۔☆اَللّٰھُمَّ أَنْتَ الْمَلِکُ لَا إِلٰہَ إِلَّا أَنْتَ 'أَنْتَ رَبِّیْ وَأَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعاً إِنَّہٗ لَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ.**

(صحیح مسلم۔کتاب صلاۃ المسافرین۔باب الدعاء فی صلاۃ اللیل۔(ایک لمبی حدیث سے کچھ حصہ لیا گیا ہے)

ترجمہ:۔ ''اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں' تو ہی میرا رب (پروردگار) ہے اور میں تیرا بندہ (گناہگار) ہوں' میں نے اپنی جان پر ظلم کرنے کے بعد اپنے گناہ کا اعتراف کرلیا ہے' اب میرے تمام گناہوں کو معاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرما کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا"۔

**9 ۔ ☆ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ .**

(مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب مایقال بعد تکبیرۃ الاحرام۔ وصحیح بخاری۔ کتاب الاذان۔ باب مایقول بعد التکبیر)

ترجمہ:۔ "اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے برف' پانی اور اولوں کے ساتھ دھو دے"۔

**10 ۔ ☆اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ یَا اَللّٰہُ بِاَنَّکَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.** (سنن النسائی۔ کتاب السہو۔ باب الدعاء بعد الذکر)

ترجمہ:۔ "اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں یا اللہ اس بات کے ساتھ کہ تو واحد' اکیلا' بے نیاز ہے جس نے نہ کسی کو جنم دیا نہ خود جنم دیا گیا اور نہ ہی اس کا کوئی ہم پلہ (شریک) ہے کہ تو مجھے میرے گناہ معاف فرما دے یقیناً تو ہی بخشنے والا بے حد مہربان ہے"۔

**وضاحت** دعا کا مفہوم اور اس کے معنی ہیں پکارنا' مانگنا' طلب کرنا' سوال کرنا' اپنی محتاجی' عاجزی' ناتوانی اور بے کسی کا اعتراف کرنا۔ اور عاجزی و تذلل اور دل کی گہرائیوں سے مانگنے کو کہتے دعا ہیں' اور عبادت کا مفہوم بھی یہی ہے' دعا نہ صرف عبادت ہے بلکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عبادت کی جان اور روح ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں اس طرح اس کے سوا کسی سے دعا کرنا' پکارنا بھی جائز نہیں۔

**دعا۔** آدمی صرف اسی ہستی سے مانگتا ہے جس کو وہ سمیع و بصیر اور ہر چیز کا مالک سمجھتا ہے اور دعا مانگنے کا محرک دراصل آدمی کا یہ اندرونی احساس ہوتا ہے کہ اس عالم اسباب کے تحت فطری وسائل و ذرائع اس کی کسی تکلیف کو دور کرنے یا کسی حاجت کو پورا کرنے کیلئے کافی نہیں ہیں یا کافی ثابت نہیں ہو رہے ہیں اس لئے کسی مافوق الفطرت اقتدار کی مالک ہستی سے رجوع کرنا ضروری و ناگزیر ہے۔ اس ہستی کو آدمی بغیر دیکھے پکارتا ہے ہر وقت ہر جگہ ہر حال میں پکارتا ہے 'تنہائیوں میں پکارتا ہے' بآواز بلند ہی نہیں' چپکے چپکے بھی پکارتا ہے' بلکہ دل ہی دل میں اس سے مدد کی التجائیں کرتا ہے' یہ سب کچھ لازماً اس عقیدہ کی بنا پر ہوتا ہے کہ وہ ہستی اس گنہگار کو ہر جگہ ہر حال میں دیکھ رہی ہے۔ اس کے دل کی بات بھی سن رہی ہے اور اس کو ایسی قدرت مطلقہ حاصل ہے کہ اسے پکارنے والا جہاں بھی ہو الگ الگ مختلف جگہوں میں ہوں۔ وہ اس کی مدد کو پہنچ سکتا ہے اور اس کی بگڑی بنا سکتا ہے۔

دعا کی اس حقیقت کو جان لینے کے بعد یہ سمجھنا آدمی کیلئے کچھ بھی مشکل نہیں رہتا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور ہستی کو مدد کیلئے پکارتا ہے وہ درحقیقت قطعی' خالص اور صریح شریک کا ارتکاب کرتا ہے۔ اب یہ بات ایک امر قطعی واقعی ہے کہ قادر مطلق' مدبر کائنات اور سمیع و بصیر ہستی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو دعائیں سننے اور قبولیت یا عدم قبولیت کی صورت میں کارروائی کرنے کے اختیارات رکھتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**دعا کی جلد قبولیت کے مواقع:** ''رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کس وقت دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور ہر فرض نماز کے بعد،، (صحیح ترمذی۔ ج ۳' ص ۱۶۸۔۱۶۷)

''آپ ﷺ نے فرمایا جو دعا آذان اور اقامت کے درمیان مانگی جاتی ہے وہ رد نہیں ہوتی (بلکہ قبول ہوتی ہے)'' (صحیح ترمذی۔ ج ۱' ص ۶۸)

اس کے علاوہ اور بہت سارے اوقات کا احادیث میں تذکرہ موجود ہے ''جس طرح مسافر' روزے دار اور مظلوم وغیرہ کا ذکر ہے اور والد کی اپنی اولاد کیلئے'' (صحیح ترمذی۔ ج ۲' ص ۱۷۷۔۳۱۰)

**قبولیتِ دعا کیلئے شرائط:** قبولیت دعا کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ رزق حلال اور سچ بولنا۔ قبولیت کیلئے یہ بھی ایک شرط ہے کہ انسان مومن ہو یعنی پورا یقین رکھے' بعض اوقات انسان دعا کرتا رہتا ہے لیکن سمجھتا ہے کہ اتنی دیر ہوگئی ہے کہ میں دعا کر رہا ہوں لیکن قبول نہیں ہوئی حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ قبول ہو چکی ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کو اس کی طلب نہیں دیتا اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی ایک حکمت ہوتی ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا انسان کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے (صحیح ترمذی۔ ج ۳' ص ۱۸۸)

(یعنی وہ یہ کہنا شروع کر دے کہ میں دعا کرتا رہا ہوں لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی)۔ حالانکہ دعا کی قبولیت کی تین قسمیں پیچھے حدیث میں بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ مطلوب چیز بعینہ اس کو حاصل ہو جائے۔

۲۔ کوئی آنے والی مصیبت اس سے دور ہو جاتی ہے۔

۳۔ یا آخرت کیلئے وہ دعا ذخیرہ بنا لی جاتی ہے۔ (دیکھئے حوالہ نمبر ۳ مذکور)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور زیادہ جانتا ہے کہ انسان کا نفع ونقصان کس چیز میں ہے اس لئے وہ اپنی مرضی کے مطابق ہی فیصلہ کرتا ہے' انسان چونکہ ''عجولا'' جلد باز ہے اس لئے اس سے صبر نہیں ہوتا تو اس قسم کی باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ مثلاً انسان دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا دے لیکن اللہ تعالیٰ کو زیادہ علم تھا کہ بیٹا اس کے حق میں فائدہ مند نہیں بلکہ ممکن ہے کہ وبال جان بن جائے اس لئے اس کو بیٹا نہ عطا کیا گیا' اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس کی دعا قبول نہیں ہوئی' دعا تو قبول ہو گئی لیکن وہ چیز دنیا میں نہیں ملی' شاید اس کی وجہ سے دنیا میں کوئی مصیبت ٹل گئی ہو یا پھر آخرت کیلئے ذخیرہ بن گئی ہو جس کا اجر اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ذخیرہ آخرت کوئی معمولی چیز نہیں' یقیناً انسان کی عقل وفہم وہاں تک پہنچنے سے قاصر ہے۔

دعا قضاء وقدر کو بدل دیتی ہے اس لئے پورے یقین کے ساتھ دعا کرتے رہنا چاہیے اور دل برداشتہ ہو کر چھوڑ نہیں دینا چاہیے اور اپنی پوری قوت صرف کر دیں اور بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر کریں اور انتہائی عاجزی کے ساتھ دعا کرتے رہیں' دعا کیلئے ضروری ہے کہ دعا کا آغاز انسان اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے کرے اور درود شریف کے بعد اپنی حاجات اور ضروریات کی درخواست پیش کرے۔ ''چنانچہ حضرت فضالۃ بن عبیدؓ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا (کہ جس نے دعا سے پہلے حمد وثناء کی نہ ہی درود شریف پڑھا) آپ ﷺ نے فرمایا' اس نے دعا میں جلدی کی ہے پھر اسے بلایا اور کہا جب تم نماز پڑھنے کے بعد بیٹھو تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرو اس کی شایان شان اور مجھ پر درود پڑھو پھر دعا کرو اور جو کچھ مانگنا ہو اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی درخواست کرو۔ (صحیح ترمذی۔ ج ۳ ' ص ۱۶۴۔۱۶۳)

اس عمل کا یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اس کا ثبوت انبیاء کرامؑ کی دعاؤں میں ملتا ہے جنہوں نے یہ طریقہ اپنایا اور اپنی اپنی امت کو یہی درس دیا۔ اسی طرح امت محمدیہ ﷺ کو بھی یہ تعلیم دی گئی ہے اور پھر اسماء الحسنیٰ کے ساتھ دعا کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے تا کہ بندہ سب غیروں سے کٹ کر صرف ایک اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق جوڑ لے۔ بندہ مومن کا اصل عقیدہ یہی ہے اور ہونا بھی چاہیے ''اس لئے بندہ مومن کو اپنے مالک حقیقی سے دن رات اور ہر وقت مانگنا چاہیے'' کیونکہ وہ ہر مانگنے والے کے ہاتھوں کی لاج رکھتا ہے اور انہیں خالی واپس نہیں لوٹاتا۔ (صحیح ترمذی۔ ج ۳ ' ص ۱۷۹) اور نہ مانگنے والوں سے خفا اور ناراض ہوتا ہے۔ (صحیح ترمذی۔ ج ۳ ' ص ۱۳۸)

اس لئے کہ وہ خالق اور رازق کہتا ہے کہ تم مانگو اور مجھے پکارو میں جواب دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ درخواست اور دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم سب اس سے ہی ہر وقت مانگتے رہیں۔ اور وہ اللہ ہماری نیک حاجات کو پورا فرمائے۔ آمین۔

اس رسالے کا اختتام اس حدیث سے کر رہا ہوں جو گناہوں کے کفارہ ہونے کے بعد جنت میں پروانہ دخول کا باعث ہو اور جنت کے انعامات سے نوازے جانے کا ذریعہ ہو۔ اور یہ حقیقت ہے کہ سب سے بڑا انعام دیدار رب العالمین ہے۔

## 47 اختتام مکفرات الذنوب

☆ حدیث مبارکہ۔ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ ' قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ' تُرِيْدُوْنَ شَيْئاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوْا شَيْئاً أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظْرِ إِلٰى رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ. (مسلم: كتاب الايمان[۴۴۹]

ترجمہ:۔ ''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا 'جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم کسی اور چیز کی خواہش رکھتے ہو کہ میں تمہیں مزید عطا کروں؟ تو وہ کہیں گے کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ اور جہنم سے نجات نہیں دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا تو (اس وقت) اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دے گا (اور جنتی اپنے رب کا دیدار کریں گے) تو (اس وقت) اپنے رب کریم کو دیکھنے سے زیادہ محبوب کوئی چیز وہ نہیں دیئے گئے ہوں گے (یعنی اس سے پہلے کی جنت میں حاصل ہونے والی لذتوں اور آرام و آسائش کو وہ بھول جائیں گے, گویا سب سے زیادہ سکون و اطمینان والی چیز اور زیادہ پسندیدہ و محبوب ان کے نزدیک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا دیدار ہی ہوگا۔

## 48۔ جنت اور اس کی حقیقت

برادران اسلام! جنت' باغ کو کہتے ہیں' قرآن کریم کے اسلوب سے جنت وہ باغات ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے مقرب ''اہل ایمان'' بندوں کو عطا فرمائے گا۔ آیئے پہلے جنت کے ان باغوں کی قرآن و حدیث سے کچھ سیر کرلیں تاکہ اس کی قیمت ادا کرنے میں آسانی ہو سکے' کیونکہ جب کسی چیز کی اہمیت و مقام اور (made in) کا پتہ اور معلومات ہو جائے تو پھر مطلوبہ چیز خریدنے میں انسان تذبذب کا شکار نہیں ہوتا۔ خواہ اس کو اس کی بڑی قیمت ہی کیوں نہ ادا کرنی پڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



'وہ ادا کرتا ہے' جہاں سے اور جس طریقہ سے حاصل ہو وہ کوشش کر کے اس کو حاصل کرتا ہے۔ اس لئے ہر مومن کو اس کی خواہش بھی اور تلاش بھی ہے۔ صرف وہی لوگ اس سے غافل ہیں یا اس کی اہمیت کو نہیں جانتے جو خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

**اللہ اکبر!** حقیقتی بات یہ ہے کہ مومن کا اصل مقام وہ جنت ہی ہے جس کا تذکرہ قرآن مجید میں بارہا بیان کیا گیا ہے۔ اس کا اجمالاً نقشہ کچھ اس طرح ہے ۔ وہ جنت کیسی ہے؟ اس کی کشادگی کتنی ہے اور اس میں مکانات اور کوٹھیاں کیسی ہیں اور اس باغ میں درخت کیسے ہیں اور نہریں کیسی بہہ رہی ہیں اور اس کے مکین کیسے ٹھاٹھ باٹھ سے زندگی بسر کریں گے؟ اور وہاں انہیں کن کن نعمتوں سے نوازا جائے گا؟

## جنت میں داخل ہونے والے عالی مقام لوگوں کا استقبال

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔ ﴿ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ☆﴾(الزمر. ۷۳)

ترجمہ:۔ ''اور جو لوگ اپنے رب کی نافرمانی سے پرہیز کرتے رہے تھے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے سے ہی کھولے جا چکے ہوں گے تو اس (جنت کے) منتظمین ان سے کہیں گے کہ سلامتی ہو تم پر بہت اچھے رہے اس میں ہمیشہ کیلئے داخل ہو جاؤ''۔

اور دخول جنت کے وقت ان خوش نصیبوں کے چہرے چمک رہے ہوں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆حدیث: ۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةِ الْبَدْرِ وَالَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ عَلٰی أَشَدِّ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ إِضَاءَةً لَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَتْفِلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْکُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُالْعِیْنُ أَخْلَاقُهُمْ عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰی صُوْرَةِ أَبِیْهِمْ آدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعاً فِی السَّمَآءِ.

(مسلم۔کتاب الجنۃ۔باب اول زمرۃ تدخل الجنۃ ۔وبخاری۔کتاب الانبیاء'باب خلق آدم)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جنت میں جانے والا پہلا گروہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا' اور اس کے بعد آنے والا گروہ بہت زیادہ چمکدار ستارے کی طرح روشن ہوگا' وہ (جنت) نہ تو پیشاب کریں گے اور نہ ہی انہیں حاجت (بیت الخلا جانے کی ضرورت) ہوگی' نہ ناک سے نزلہ وزکام کی بلغم نکلے گی اور نہ ہی تھوک آئے گا' ان کی زیر استعمال کنگھیاں سونے کی ہوں گی کستوری جیسا خوشبودار پسینہ ہوگا' بہترین خوشبودار لکڑی میں اگربتی کا انتظام ہوگا' موٹی آنکھوں والی حوریں انکی بیویاں اوران عالی مقام جنتی حضرات کا قد کاٹھ پورے ساٹھ ہاتھ حضرت آدم علیہ السلام کی شکل وصورت کے عین مطابق ہوگا۔

## وہ جنت کیسی ہوگی؟

☆عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عزوجل أَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ ' وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ '

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ' فَاقْرَأُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ☆﴾(السجدة:۱۷)

(بخاری۔ کتاب بدء الخلق ۔ باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے' میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسی (آسائشوں اور نعمتوں والی) چیز تیار کر رکھی ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک آیا' اگر چاہو تو یہ آیت مبارکہ پڑھ لو ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ جو کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ان (جنتیوں) کیلئے چھپا رکھا گیا ہے اس کی کسی جان کو خبر نہیں ہے''۔

دل چاہتا ہے کہ زندگی مستعار جلدی گزر جائے اور ایمان پر خاتمہ ہو جائے اور اس جنت کا مکین بن جاؤں جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اس شان سے کیا ہے ابھی تو جنت کی بہاروں کا تذکرہ شروع ہوا ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے جب ان بہاروں کا نظارہ کریں گے تو پھر لطف و کرم کے کیا مزے ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کا مکین بنا دے آمین رب العالمین۔

## جنت کی کوٹھیوں کا تذکرہ

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ : ﴿ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ☆﴾(الزمر/۲۰)

ترجمہ:۔ ''لیکن (البتہ) جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کیلئے بلند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عمارتیں ہیں منزل پہ منزل بنی ہوئی' جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔اللہ تعالیٰ کبھی وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا''۔

☆حدیث:۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلْجَنَّةُ مَابِنَاءُ هَا؟ قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاءُ هَا اللُّؤْ لُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانَ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَيْأَسُ 'وَيَخْلُدُ لَايَمُوْتُ ' وَلَا تَبْلَىٰ ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ.** (صحیح ترمذی۔ج۲' ص۳۱۱)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ جنت کی بناوٹ (عمارت) کیسی (اورکس چیز سے )ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایاایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی ہے۔اس کا مسالحہ مسک (کستوری) کا ہے' اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں۔اس کی مٹی زعفران کی ہے جو جنت میں داخل ہوگا بڑے نازونعمت میں رہے گا' مایوسی اس کے پاس بھی نہ آئے گی' وہ (اس میں) ہمیشہ رہے گا کبھی موت نہیں آئے گی۔نہ ان کے کپڑے بوسیدہ (پرانے) ہوں گے اور نہ ہی ان کی جوانیاں فنا ہوں گی''۔

## جنت کی نہریں

فرمان رب العالمین ہے: ﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَالْمُتَّقُوْنَ ' فِيْهَا اَنْهَارٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ ا سِنٍ وَاَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفّٰى ' وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ☆﴾(محمد.۱۵)

ترجمہ:۔ ''پرہیزگارلوگوں کیلئے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو کچھ یوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے کہ اس میں دریا بہہ رہے ہوں گے' نتھرے ہوئے پانی کے جو بدبودار نہیں ہوگا' دریا جاری ہوں گے ایسے دودھ کے جس کے مزے میں ذرا فرق نہ آئے گا' دریا چل رہے ہوں گے ایسی شراب کے جو پینے والوں کیلئے لذیذ ہوگی اور دریا رواں دواں ہوں گے صاف شفاف شہد کے اور ان (جنتیوں) کیلئے اس میں ہر طرح (قسم) کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے بخشش ہوگی"۔

☆حدیث:۔ **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْکَوْثَرُ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ ، حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَی الدُّرِّوَالْیَاقُوْتِ، تُرْبَتُهٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَمَاءُ هٗ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْیَضُ مِنَ الثَّلْجِ.** (صحیح ترمذی۔ج۳ ' ص۱۳۵)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کوثر جنت کی ایک نہر ہے' جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور اس کا جاری ہونا موتیوں اور یاقوت پر ہے۔اس کی مٹی مسک (کستوری) سے زیادہ خوشبودار ہے۔اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے بڑھ کر سفید ہے۔

## جنت کا سامانِ خوردونوش

ارشاد خداوندی ہے :۔ ﴿**یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ☆ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیَاتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ☆ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ تُحْبَرُوْنَ☆ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَکْوَابٍ وَفِیْهَا مَاتَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّالْاَعْیُنُ وَاَنْتُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ ☆ وَتِلْکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ☆ لَکُمْ فِیْهَا فَاکِهَةٌ کَثِیْرَةٌ مِّنْهَا تَاْکُلُوْنَ☆**﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(الزخرف.۶۸.۷۳)

ترجمہ:۔ ''(اس روز قیامت کو) ان لوگوں سے جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مطیع وفرمانبردار بن کر رہے (کہا جائے گا) اے میرے بندو! آج تمہارے لئے کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم لاحق ہوگا۔ داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں' تمہیں خوش کر دیا جائے گا۔ ان کے آگے سونے کے تھال اور ساغر (خوشنما اور خوبصورت گلاس) گردش کرائے جائیں گے' اور ہر من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز وہاں موجود ہو گی (ان سے کہا جائے گا) تم اب یہاں ہمیشہ رہو گے' تم اس جنت کے وارث ان اعمال کی وجہ سے ہوئے ہو جو تم دنیا میں کرتے رہے' تمہارے لئے یہاں کثیر مقدار میں پھل فروٹ موجود ہیں جسے تم کھاؤ گے''۔

☆حدیث:۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْن وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَ لَا يَبُوْلُوْنَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالْحَمْدَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ وَفِیْ رِوَايَةٍ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّكْبِيْرَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ. (مسلم۔ کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا۔ باب فی صفات الجنۃ واھلھا)

ترجمہ:۔ ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنتی جنت میں کھائیں پئیں گے' لیکن قضائے حاجت کریں گے' نہ ناک صاف کریں گے اور نہ ہی پیشاب کریں گے' بلکہ ان کا کھانا ڈکار کی شکل میں تحلیل ہو گا جس سے خوشبو مسک (کستوری) جیسی آئے گی' ان کو تسبیح وتحمید اس طرح سکھائی گئی ہو گی جس طرح سانس لینا سکھایا گیا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ ان کو تسبیح و تکبیر اس طرح سکھائی گئی ہو گی جس طرح سانس لینا سکھایا گیا ہے"۔

# جنت کے درخت اور ان کے پھل

ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔ ﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِيْنِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِيْنِ☆ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ☆ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ☆ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ☆ وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ☆ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ☆ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ☆ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ☆﴾(الواقعة. ۲۷..۳۴)

ترجمہ:۔ "اور دائیں ہاتھ والے! دائیں ہاتھ والوں کی خوش نصیبی کا کیا کہنا ۔وہ بے کانٹا بیریوں' تہہ بہ تہہ چڑھے ہوئے کیلوں' دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں اور ہر دم رواں پانی اور کبھی نہ ختم ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں اور اونچی نشستوں میں ہوں گے"۔

☆حدیث:۔ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا.** (بخاری۔ کتاب بدء الخلق ۔ باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ وانھا مخلوقۃ)

ترجمہ:۔ "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کہ جنت میں البتہ ایک درخت ایسا ہے کہ ایک تیز رفتار گھوڑ سوار بھی سو(100) سال تک اس کی چھاؤں کو عبور نہیں کر سکتا"۔

☆حدیث:۔ **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ.** (صحیح ترمذی۔ ج۲' ص۳۱۰)

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# اھل جنت کا لباس

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ ا مَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيْعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا☆ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ' يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْأَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا☆﴾(الکھف. ۳۰. ۳۱)

ترجمہ:۔ ''یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے' تو ہم نیکوکار لوگوں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتے' ان کیلئے تو سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے دریا جاری ہوں گے وہاں وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ کئے جائیں گے اور ریشم و دیباج کے سبز کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکئے لگا کر بیٹھیں گے' (وہ) بہترین اجر اور اعلیٰ درجے کی جائے قیام ہے''۔

**حدیث:**۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو سونے کی انگوٹھی اور ریشم و دیباج کا لباس پہننے سے منع کر دیا اور دوسری روایت میں فرمایا جس نے ریشمی لباس دنیا میں پہنا وہ آخرت میں ہرگز نہیں پہن سکے گا' ایک تیسری روایت میں فرمایا یہ سونے چاندی کے برتن اور ریشمی لباس ان (کافروں) کیلئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہوں گے۔

(مسلم۔کتاب اللباس والزینۃ۔باب تحریم اناء الذھب والفضۃ علی الرجال والنساء)

اس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو بندہ مومن اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور تواضع وانکساری کے پیش نظر قیمتی لباس نہیں پہنتا (چھوڑ دیتا ہے) حالانکہ وہ اس (کے پہننے) کی قدرت بھی رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مخلوقات کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے جوڑوں (حلوں) میں سے جس جوڑے کو جو زیب تن کرنا چاہتا ہے کرے۔ (صحیح ترمذی۔ ج ۲' ص ۳۰۳)

**سبحان اللہ!** یہ کتنا بڑا اعزاز ہے جو ایک آدمی قدرت کے باوجود بھی اپنے لباس میں عاجزی کرتا اور زندگی بھی انکساری کے ساتھ بسر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح نعم البدل عطا کرتے ہیں۔ اور فرمایا قرآن مجید میں ﴿وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ☆﴾ (الحج۔۲۳) اور ان کے لباس اس (جنت) میں ریشمی ہوں گے)

آیئے جنت کی حوروں کا تذکرہ کر کے پھر اصل موضوع جنت کی قیمت کا بیان شروع کرتے ہیں' جنت کی نعمتوں کا تذکرہ تو اس قدر ہے' جس کا احاطہ ناممکن ہی ہے اس لئے انہیں پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جنت کی یہ تمام نعمتیں نصیب فرمائے۔ آمین

## جنت کی حوریں: (جو جنت والوں کو عطا ہونی ہیں)

ارشاد خداوندی ہے ﴿وَعِنْدَهُمْ قٰصِرَاتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ☆﴾ (الصافات ۴۸.۴۹)

ترجمہ:۔ ''اور ان کے پاس نگاہیں بچانے والی' خوبصورت آنکھوں والی عورتیں ہونگی' ایسی نازک جیسے انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی ہوتی ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر ان کی شان بیان کرتے ہوئے یوں فرمایا:

﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ ☆﴾ (الرحمٰن. ۷۲)

ترجمہ:۔ ''وہ تو خیموں میں ٹھہرائی ہوئی حوریں ہونگی''۔ ایک اور مقام پر ان کو موتیوں سے تشبیہ دے کر فرمایا ﴿وَحُوْرٌ عِيْنٌ☆ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**اَلْمَكْنُوْن☆﴾(الواقعہ. ۲۲،۲۳)** "اور (ان کیلئے) خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہونگی ایسی حسین جیسے چھپا کر رکھے گئے موتی ہیں"۔

**☆حدیث:۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اِطَّلَعَتْ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيْحاً ، وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.** (صحیح بخاری۔ کتاب الجہاد۔ باب الحور العین وصفتھن)

ترجمہ:۔ "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور اگر کوئی جنتی عورت (حور) زمین پر جھانک کر دیکھ لے تو ان دونوں (جنت اور زمین) کے درمیان روشنی ہی روشنی پھیل جائے اور اس (علاقے) کو خوشبو سے بھر دے' اس عورت (حور) کے سر کا دوپٹہ دنیا اور دنیا کی تمام قیمتی سے قیمتی چیزوں سے بہتر ہے۔

"ایک دوسری حدیث میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ حوریں (عورتیں) اپنے خاوندوں کو حسین وجمیل اور بے مثال آواز کے ساتھ گیت سنائیں گی ان کے الفاظ کچھ اس طرح ہوں گے"۔

**نَحْنُ الْخَيِّرَاتُ الْحِسَانِ  أَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ**

**يَنْظُرْنَ بِقُرَّةِ أَعْيَانِ**

ترجمہ:۔ ہم ہیں خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں' نیکوکار لوگوں کی بیویاں دیکھ دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کر رہی ہیں۔

**قارئین کرام!** یہ ہے وہ جنت جس کا نقشہ مختصراً جو کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے' بھلا ایسی جنت کی کون خواہش نہیں کرتا' ایسی جنت کی تو بڑی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے بڑی قیمت بھی ادا کرنی پڑے تو ادا کر کے اس کو ضرور حاصل کرنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے اس کو حاصل کرنے کیلئے تن من دھن قربان کر دیا۔ انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کا رب تعالیٰ سے جنت کے عوض سودا کر لیا تھا تا کہ اس جنت میں جو مختلف کالونیاں (ٹاؤنز) ہیں ان میں اپنی کوٹھیاں خرید لیں اور انہوں نے ایسا ہی کیا' کوئی جنت الفردوس کے ٹاؤن میں اپنی کوٹھی بنا رہا ہے تو کوئی جنت الماویٰ' جنت النعیم اور جنت عدن کے منصوبوں میں جگہ اور اچھے محل وقوع کو تلاش کر رہا ہے اور انہوں نے ان کی قیمتوں کو کم کرانے کی بھی کوشش نہیں کی جو اللہ تعالیٰ نے ان کی قیمت مانگی ''جسے کہتے ہیں منہ مانگے دام'' دیکر اس کو رجسٹرڈ کرایا' اسی لئے اللہ نے ان کے اس جذبہ کو دیکھ کر دنیا میں ہی زبان نبوت سے ان کو جنت کے رجسٹری فارم عطا فرما دیئے کہ تو بھی جنتی ہے اور تو بھی' عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ وہ بھی خوش نصیب ہیں جنہوں نے بدر کے معرکہ میں حصہ لیا اور پھر بیعت رضوان والوں کا قرآن مجید میں خاص طور پر تذکرہ کیا گیا ہے تا کہ قیامت تک آنے والے ان نفوس قدسیہ اور ان کے تقویٰ وطہارت اور ان کی قربانیوں کو یاد رکھیں ۔ اور بھی کئی واقعات ہیں جنہیں احادیث میں جناب رحمۃ للعالمین نے بیان کیا ہے۔ اور پھر نام لے لے کر ان صحابہؓ کو جنت کی بشارتیں دی ہیں۔

**لیکن افسوس!** صد افسوس آج اس دور کے بدنصیب مسلمان اس اصلی اور حقیقی دائمی جنت' جس کا ذکر قرآن مجید ایسی مقدس کتاب' (کہ جس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے )میں ہے اور پھر جنت کی بہاروں کا تذکرہ زبان نبوت ﷺ سے جاری ہوا ہے اور ان بشارتوں کو لانے والے روح الامین ہیں جن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں شک کرنا کفر ہے' بدنصیب شخص اس سے انکار کر کے یا اس سے غفلت میں زندگی گزار کر اپنی آخرت کو برباد کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی زبان نبوت سے اس بات کی وضاحت فرما دی کہ دنیا کی آنکھ سے جنت اور بہشت کو نہیں دیکھا جا سکتا' اس (جنت) کے متعلق فرمایا "**مَالَاعَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ**"

(بخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ)

ترجمہ:۔ ''اسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا' کسی کان نے نہیں سنا اور نہ ہی اس کا تصور کسی انسان کے بس میں ہے''۔

آج اس دور کے مسلمان بڑی دلیری سے اس جنت' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں اور اہل توحید کیلئے بنائی ہے کے مقابلہ میں انہوں نے زمین پر دنیا کی اس بستی اور اس مقام کو جہاں پر شرک و بدعت کی بدبو کے علاوہ کچھ نہیں' جنت اور بہشت کا درجہ دے رکھا ہے (معاذ اللہ!) اور اس کے دروازہ کو بہشتی دروازہ قرار دیکر ہر سال کھولا جاتا ہے **(استغفراللہ)** حالانکہ اس سے بڑھ کر اور کیا گستاخی اور بغاوت ہو سکتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ جنت کا مقابلہ کرنے کی ایک حماقت ہے۔ اب آیئے ذیل میں اس جنت کی قیمت کا تذکرہ کرتے ہیں جس کی عظمت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان کی ہے۔

## 49۔ جنت کی قیمت

جانی' مالی اور اپنے اعمال صالحہ کی شکل میں اس کی قیمت ادا کر کے اسے حاصل کرنا ہی اصل ایمان کی نشانی ہے' اس کے متعلق قرآن و حدیث اور سیرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور پہلے اہل ایمان کے سچے قصص سے روشناس کرایا جاتا ہے (بعون تعالیٰ و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



توفیقہ) یہ بات تو عام فہم ہے کہ اس دنیا میں کوئی چیز بھی حاصل کرنے کیلئے جانی و مالی ایثار کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وقت اور مال صرف کرکے اور قیمت ادا کرکے ہی اسے حاصل کیا جاتا ہے۔ کوئی بھی چیز مفت میں حاصل ہونا ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جنت کی قیمت کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی مقدس کتاب میں اپنے مومن بندوں کا تذکرہ کیا ہے کہ انہوں نے اپنے رب سے اس جنت کا سودا کیا ہے اور اس کی قیمت ادا کی ہے۔

قرآن مجید میں ہے :۔ ﴿ إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ ' وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَالْفَوْزُالْعَظِيْمُ ☆﴾(التوبة. ۱۱۱)

ترجمہ:۔ ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے ہوئے دوسروں کو بھی قتل کرتے ہیں اور خود بھی شہید ہوجاتے ہیں اس پر (ان کیلئے) سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات' انجیل اور قرآن مجید میں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے وعدہ کو کون پورا کرنے والا ہے۔ تو تم لوگ اپنی اس بیع (تجارت) پر جس کا تم نے سودا کیا ہے خوشی مناؤ' یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔

## 50۔ جنت کی جانی قیمت

حدیث میں ہے کہ جنگ بدر میں عمیر بن الحمام الانصاری رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' ہاں (اس قدر ہی ہے) اس نے کہا ''بخ بخ'' آپ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے فرمایا تجھے کس چیز نے ''نخ نخ'' کہنے پر ابھارا ہے؟۔اس نے کہا اللہ کی قسم !صرف اس امید نے کہ میں بھی اس جنت والوں میں سے ہو جاؤں' آپ ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً تو انہیں میں سے ہے''۔

**☆ فَاَخرَجَ تَمرَاتٍ مِنْ قَرْنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِىْ هٰذِهٖ ' اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ ☆**

(صحیح مسلم۔کتاب الامارۃ۔باب ثبوت الجنۃ للشہید)

ترجمہ:۔ ''اس نے اپنے تھیلے سے کھجوریں نکالیں اور کھانا شروع کر دیا پھر اس نے جھٹ سے یہ کہا' کہ میں اس زندگی میں یہ کھجوریں کھاتا رہوں گا' وہ (جنت کی) زندگی لمبی زندگی ہے' راوی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اتنے میں اس نے ان کھجوروں کو پھینکا جو اس کے پاس تھیں اور کھا رہا تھا پھر اس نے قتال کیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا''۔

یہ تھے انصاری صحابیؓ جو انصار میں سے سب سے پہلے جنگ بدر میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے اور اپنی جان کی قیمت دیکر جنت کو خریدا۔ایک اور حدیث میں ایک آدمی آ کر کہنے لگا کہ میں اگر لڑوں اور شہید ہو جاؤں تو کہاں ہوں گا آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں۔

**☆حدیث:۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ' قَالَ رَجُلٌ اَيْنَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ فِى الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِىْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ** (اسی حدیث کے ایک راوی سوید کے الفاظ کچھ یوں ہیں) **قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِىِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ.** (صحیح مسلم۔کتاب الامارۃ۔باب ثبوت الجنۃ للشہید)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ اگر میں شہید کر دیا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں۔ اس نے ان کھجوروں کو پھینکا جو اس کے ہاتھ میں تھیں پھر جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ (امام مسلمؒ کے استاد سویدؒ کہتے ہیں کہ جنگ احد کے دن ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا) یعنی یہ آدمی جنگ احد کے دن سوال کر رہا تھا حتی کہ وہ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گیا اور اس نے اپنی جان کی قیمت دیکر جنت کو خریدا جیسا کہ غزوہ بدر میں انصاری صحابی نے کردار ادا کیا تھا (رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ)

آنحضرت ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو ایسی تعلیم دی کہ انہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے دیکر اس بیش قیمت جنت کو حاصل کیا ذیل کے اس فرمان رسول اللہ ﷺ پر غور کیجئے۔☆ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ** (صحیح مسلم۔ کتاب الامارۃ۔ باب ثبوت الجنۃ للشہید)

ترجمہ:۔ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں''۔

''اسی لئے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے جناب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو احد کے دن کہا کہ آؤ ہم دعا کریں' وہ (سعد رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ہم الگ ایک کونے میں ہو گئے پہلے سعد رضی اللہ عنہ نے دعا کی' اے پروردگار عالم! جب میں دشمن کے سامنے آؤں تو مجھے ایسے شخص سے پنجہ آزمائی کا موقع دینا جو بڑا بہادر اور جنگجو ہو اور انتہائی غصیل ہو' میں اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے پھر مجھے اس پر غلبہ عطا کرنا یہاں تک کہ میں اس کو قتل کر دوں اور اس کے سارے مال پر قبضہ کر لوں' حضرت عبداللہ بن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جحش رضی اللہ عنہ نے میری دعا پر آمین کہی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور خود (حضرت عبداللہ) یہ دعا مانگنے لگے' الٰہی! مجھے ایسے شخص سے مقابلے کی توفیق عطا فرما جو انتہائی غصیل' بہادر' تجربہ کار اور جنگجو ہو' فقط تیری رضا کیلئے میں اس سے لڑوں پھر وہ مجھے قابو کرنے میں کامیاب ہو جائے اور میری ناک اور کان کاٹ ڈالے جب میں اسی حالت میں قیامت کے دن تیرے حضور پیش ہوں تو آپ کا مجھ سے یہ سوال ہو' عبداللہ کس لئے تیری ناک اور کان کاٹے گئے' تو میں تیرے حضور عرض کروں' خدایا تیری رضا کی خاطر۔ اور آپ کی طرف سے مجھے یہ جواب ملے تو بالکل سچ کہتا ہے حضرت سعدؓ فرماتے ہیں' یہ دعا حضرت عبداللہ بن جحش کی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور میں نے سرشام دیکھا کہ انہیں قتل کر دیا گیا ہے اور دشمنوں نے انکی ناک اور کان کاٹ کر ایک درخت کے ساتھ لٹکائی ہوئی تھی۔ (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ج ۴' ص ۳۱ تذکرہ عبداللہ بن جحشؓ نمبر ۴۶۰۱)

یہ ہیں عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کہ انہوں نے اپنی جان کی قیمت ادا کر کے اسلام کو سربلند کیا اور جنت کو خرید لیا۔ یہ کتنا بڑا اعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش کے مطابق یہ سارا معاملہ کیا ہے۔ آیئے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی زندگی اور شہادت پر نظر ڈالیں کہ یہ وہ پہلے مبلغ اسلام ہیں جنہوں نے مدینہ میں آ کر اسلام کی تبلیغ کی اور مدینہ میں بسنے والے کئی لوگوں کو دولتِ اسلام سے بہرہ ور کیا اور اپنے لئے صدقہ جاریہ قائم کیا۔ ''مصعب بن عمیرؓ ایک قریشی نوجوان' قد کاٹھ' حسن و جمال' بود و باش اور مال و دولت کے لحاظ سے ایک شہزادہ تھے''۔ (فتح الباری۔ کتاب الرقاق۔ باب فضل الفقر) جو خوش پوش اور اعلیٰ قسم کی خوشبو استعمال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرنے میں مشہور تھے۔ ''جب اسلام لائے اور ان کے گھر والوں کو علم ہوا تو انہوں نے انہیں قید کر دیا یہاں تک کہ بھاگ کر ہجرت حبشہ کی سعادت حاصل کی''۔ (الاصابۃ۔ ج ۶ ص ۹۸' مصعب بن عمیرؓ نمبر ۸۰۲۰)

ترمذی کی ایک ضعیف روایت میں ہے کہ آپ ﷺ مسجد میں تھے کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اس حالت میں آئے کہ پیوند لگی ہوئی ایک چادر ان کے بدن پر تھی آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ان کی اس زندگی کو یاد کر کے جو ناز و نعمت میں گزری تھی۔ (الاصابۃ ۶/ ۹۸ و فتح الباری کتاب الرقاق' باب فضل الفقر)

حضرت مصعب بن عمر رضی اللہ عنہ جب اس دنیا سے اٹھے تو ان کی عمر چالیس سال سے کچھ اوپر تھی۔ احد کے دن شہید کر دیئے گئے اور کفن کیلئے صرف ایک چادر سفید' سیاہ دھاریوں والی چھوڑی' اور وہ بھی اتنی چھوٹی تھی کہ اگر سر چھپاتے تھے تو پاؤں ننگے رہ جاتے' اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا (اس حالت کو دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اس کے سر پر کپڑا دو اور اس کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔ (بخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب فضل الفقر)

یہ ہیں وہ جنہوں نے جنگ احد میں شہادت کا عظیم مرتبہ پایا' اور اپنی جان کی قیمت ادا کر کے جنت کے محلات حاصل کئے ان کے زہد و تقویٰ کو صحابہؓ ہمیشہ یاد کیا کرتے تھے۔

حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کا دل ہلا دینے والا واقعہ بھی ذرا پڑھیں کہ انہوں نے کس طرح اپنی جان قربان کر کے جنت حاصل کی۔ جس کو آج تک چشم فلک نے نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی ان کے ایمان کی مثال تاریخ میں ملتی ہے۔ گرفتار ہو کر مکہ میں مشرکین کی قید میں تھے' جب ان کا آخری وقت آیا تو پورا مکہ ان کے ایمان کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے امڈ آیا تھا آئیں اس واقعہ کے چشم دید حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کی زبانی بیان کرتے ہیں جو اس واقعہ پر موجود تھے اور ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اس نے اس منظر کا مشاہدہ کیا کہ عورتیں' بچے' جوان سب اسے موت کی وادی کی طرف بے دریغ دھکیل رہے ہیں' ان کا مقصد یہ تھا کہ وہ اس صحابی رسول ﷺ کو شہید کر کے آنحضرت ﷺ سے انتقام لیں اور یوں بدر کے مقتولین کی رسوائی کا بدلہ چکائیں۔ (صور حیاۃ الصحابۃ۔ تذکرہ سعید بن عامرؓ)

یہ ہجوم اپنے اس قیدی کو لیکر مقتل (تنعیم) پہنچا' حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا' مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی مہلت دو' انہوں نے مہلت دی تو آپؓ نے دو رکعتیں پڑھنے کے بعد قوم کے سرداروں کی طرف منہ کر کے کہا ''بخدا! اگر مجھے اس بدگمانی کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم کہیں یہ نہ سمجھ بیٹھو کہ میں نے نماز کو موت کے ڈر سے طوالت دی ہے تو میں نماز میں اور زیادہ وقت صرف کرتا''۔ (صحیح بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب نمبر 10)

پھر اس (سعید بن عامر) نے صنادید قریش کو دیکھا کہ وہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا زندہ حالت میں گوشت کاٹ (مثلہ کر) رہے ہیں یعنی یہ لوگ ان کے جسم کا ایک ایک عضو یکے بعد دیگرے کاٹ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تمہاری جگہ حضرت محمد ﷺ ہوں اور تم اس تکلیف سے بچ جاؤ؟ اس حالت میں کہ خون کے دھارے جسم سے پھوٹ رہے تھے جواب یہ تھا خدا کی قسم مجھے یہ قطعاً پسند نہیں کہ میں اپنے اہل و عیال میں امن اور چین سے رہوں اور حضرت محمد ﷺ کو ایک کانٹا بھی چبھے۔ (تاریخ مدینۃ دمشق۔ ج ۲۱' ص ۱۶۲ تذکرہ سعیدؓ بن عامر)

پھر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے التجاء کرتے ہوئے کہا الٰہی! ان سب ظالموں کو شمار کر لے اور انہیں تباہی کا مزہ چکھا اور ان میں سے کسی کو معاف نہ کر۔ اس کے ساتھ یہ اشعار ان کی زبان پر تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَلَسْتُ أُبَالِیْ حِیْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلٰی أَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِیْ

وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ یَّشَأْ یُبَارِکْ عَلٰی أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ

ترجمہ:۔ اگر بحالت اسلام قتل کیا جاؤں' تو مجھے پروانہیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کس کروٹ گر پڑوں۔ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دے رہا ہوں' اب اس کی مرضی ہے کہ میرے کٹے ہوئے جسم کے ٹکڑوں پر برکت نازل فرمائے۔ اس کے بعد عقبہ بن حارث اٹھا اور اس نے ان کو شہید کر دیا۔ (بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب نمبر ۱۰)

آخر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش کیا اور جنت کے عظیم محل کو حاصل کرنے کیلئے اپنے جسم کو قیمت کے طور پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ (رضی اللہ عنھم ورضوعنہ)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کے علاوہ اور بھی بہت سے واقعات قرآن مجید میں موجود ہیں۔ سورۃ یٰسین میں پہلے انبیاءؑ کے ماننے والے (حبیب نجار) کا واقعہ مشہور ہے۔ جنہیں قوم نے مار مار کر شہید کیا۔ انہوں نے اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ میری قوم نہیں جانتی کہ میں کس عالی شان جنت میں ہوں۔ قرآن مجید میں ان الفاظ کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان کیا ہے ﴿إِنِّیْ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْنِ ☆ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ☆ بِمَا غَفَرَلِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ ☆﴾ (یٰسین. ۲۵ . ۲۷)

ترجمہ:۔ ''میری بات سنو! میں تو (سچے دل سے) تمہارے پروردگار پر ایمان لا چکا ہوں۔ (اس سے) کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو جا کہنے لگا کاش! میری قوم کو بھی اس بات کا علم ہو جاتا کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے باعزت لوگوں میں سے بنا دیا ہے''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ ہے جنت کی قیمت جو انہوں نے ادا کی یہ تو مردوں کی بات ہے اس میدان میں عورتیں بھی پیچھے نہیں رہیں۔ آپ قرآن مجید کا مطالعہ کریں آپ کو سورہ تحریم میں حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا 'جو فرعون کی بیوی تھی' کا واقعہ ملے گا' کہ اس نے کس طرح جنت کی قیمت ادا کر کے جنت کی عورتوں کی سردار بنی اور جنت میں وہ اعزاز ملا جس پر صنف نازک فخر کرتی ہے کہ جنت میں اس کو خاتم النبیین وسید المرسلین حضرت محمد ﷺ کی زوجیت کا شرف حاصل ہوگا۔

قرآن مجید میں ہے:۔ ﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَةَ فِرْعَوْنَ ' إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ ' وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ☆﴾(التحریم. ۱۱)

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کیلئے فرعون کی بیوی کا قصہ بیان فرمایا ہے جب کہ اس نے دعا کی کہ اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم قوم سے خلاصی دے''۔

ابو یعلیٰ (نے اپنی مسند میں) اور امام بیہقی نے (اپنی سنن میں) صحیح سند کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے' کہ فرعون چار کیل۔ (میخیں) اپنی بیوی کے ہاتھوں اور پاؤں میں ٹھونس دیتا اور جب وہ اس (آسیہ) سے جدا ہو جاتے (فرعون اور اس کے حواری) تو فرشتے اس پر سایہ کر دیتے۔ (روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی۔ ج ۱۴' ص ۳۵۸)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرعون اس نیک بخت بیوی کو طرح طرح سے ستاتا' سخت گرمیوں میں انہیں دھوپ میں عذاب دیتا' لیکن جونہی وہ (دھوپ کے عذاب میں مبتلا کرنے کے بعد) واپس ہوتا تو پروردگار اپنے فرشتوں کے پروں کا سایہ ان پر کر دیتا (اور انہیں گرمی کی تکلیف سے بچا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لیتا) اورانہیں انکا جنتی مکان بھی دکھا دیتا۔ (تفسیر الطبری ج۱۴' ص ۲۱۸= سورۃ التحریم ) جس سے ان کی روح تازہ ہو جاتی۔ اور ایمان میں زیادتی ہو جاتی۔ یہ ہے وہ قیمت جو آسیہ بنت مزاحم نے ادا کی اور جنت کو خرید لیا۔ اسی طرح تاریخ اسلام میں حضرت سمیۃ ام عمار رضی اللہ عنہا کا واقعہ بھی آتا ہے جو کہ ابتداء اسلام میں مشرکین کی ریشہ دوانیوں سے ستائی گئیں اور سب سے پہلی شہید ہونے والی عورت ہیں۔ (فتح الباری' دارالریان للتراث ج ۷ ' ص ۱۱۴)

ابوجہل نے بڑی بے رحمی سے آپ کی شرمگاہ پر نیزہ مارا جس سے وہ جان بحق ہو گئیں۔ (اعلام النساء فی عالمی العرب والاسلام۔ ج ۲ ' ص ۶۱۔۲۶۲)

**اللہ اکبر!** اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے انہوں نے جان کا نذرانہ دیکر جنت کو خرید لیا۔ یہ تھا جذبۂ ایمان ان حوا کی بیٹیوں کا جو مردوں سے پیچھے نہیں رہیں۔ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔

## 51 ۔ جنت کی مالی قیمت

اسلام کی تاریخ میں آپ کو بہت سے ایسے واقعات بھی ملیں گے جن میں اہل ایمان نے اپنی جان کے ساتھ ساتھ مال کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خرچ کر کے جنت کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کی اور کوئی ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا جس سے انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا ہو بلکہ نبی رحمت ﷺ نے جب بھی اس طرف ترغیب دلائی' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دل کھول کر جو کچھ پاس تھا حاضر خدمت کر دیا' جس سے صحابہؓ نے اسلام کو سربلند کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اس کے ساتھ ساتھ آخرت کی عظیم نعمت جنت کی خریداری میں انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا بلکہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی اور وہ اس میں کامیاب بھی ہوئے۔ آئیں چند واقعات ملاحظہ فرمائیں جن سے یہ واضح ہو جائے کہ انہوں نے کس طرح جنت کی مالی قیمت ادا کی؟۔

ابھی آپ ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے ہی تھے کہ بعض امور کیلئے اشد مالی ضرورت تھی۔ اس کے بغیر ان امور و حاجات کی تکمیل ناممکن تھی۔ جیسا کہ مساجد کی تعمیر و ترقی، جنگی ساز و سامان کا خریدنا، بے سہارا اور محتاج لوگوں کی اعانت اور دیگر کاموں کا کرنا، جس سے اسلام کی سربلندی مقصود تھی۔ کیونکہ یہ ایک اسلامی سلطنت کا قیام پورے عالم میں ہونا تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے پیش نظر اس کی تعمیر و ترقی کیلئے زورِ مال اور قوتِ افراد کی اشد ضرورت تھی تو اس میں صحابہؓ نے اپنی جان اور مال دیکر رضائے الٰہی حاصل کی، اور رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کا اعزاز حاصل کرنے کے ساتھ جنت کا عظیم ٹکٹ بھی خریدا۔

مختلف مواقع پر صحابہؓ نے یہ کام سرانجام دیا ان میں سب سے بڑھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مالی اعانت کی جس کا ذکر قرآن مجید نے کیا۔ ''حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اپنی کتاب ''الاصابۃ فی تمییز الصحابہ'' میں سنن ابوداؤد کے حوالہ سے ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ سند صحیح ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابہ۔ ج ۴، ص ۱۴۷ تذکرہ عبداللہ بن عثمان بن عامر ابوبکر رضی اللہ عنہ)

''یعقوب بن سفیان کی تاریخ کے حوالہ سے ذکر کرتے ہوئے حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے، اور ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر دیئے، سات غلاموں کو آزاد کرایا جن کو صرف اسلام کی خاطر تکلیفیں دی جاتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تھیں"۔ (دیکھئے حوالہ مذکور۔ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ (بیروت لبنان)

جنگِ تبوک میں سب سے زیادہ بلکہ گھر کا سارا مال لا کر آنحضرت ﷺ کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔

☆حدیث:۔ **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ مَالاً فَقُلْتُ الْیَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَکْرٍ اِنْ سَبَقْتُہٗ یَوْماً ، قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ؟قُلْتُ مِثْلَہٗ، وَاَتٰی اَبُوْبَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَہٗ ، فَقَالَ یَا اَبَابَکْرٍمَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِکَ؟ فَقَالَ اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قُلْتُ لاَ اَسْبِقُہٗ اِلٰی شَیْءٍ اَبَداً۔**

(جامع الترمذی ابواب المناقب باب[رجاؤھم ﷺ ان یکون ابوبکر ممن یدعی,,,] حدیث:۳۶۷۵)

ترجمہ:۔ ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا' میرے پاس جتنا مال تھا میں اس میں سے آدھا لے آیا' اور خیال کیا کہ اگر ابوبکرؓ سے سبقت لے جانے کا کوئی موقع ہے تو یہی ہے کہ آج ان سے سبقت لے جاؤں۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا' گھر والوں کیلئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا اتنا ہی (جتنا آپ کی خدمت میں لے آیا ہوں) اور اتنے میں ابوبکر صدیقؓ اپنا تمام مال لیکر حاضر ہو گئے' آپ ﷺ نے فرمایا' ابوبکر گھر والوں کیلئے کیا چھوڑا ہے؟ انہوں نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ (کی محبت و رضا) کو چھوڑ آیا ہوں' حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے کہا کہ میں کبھی بھی کسی چیز میں ابوبکر صدیقؓ سے سبقت نہیں لے جا سکتا''۔ اس جذبے کی مثال کہاں مل سکتی ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آیئے ذرا! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی تذکرہ کریں جنہوں نے جانی و مالی جنت کی قیمت ادا کی' جب آنحضرت ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو پورے مدینہ میں صرف ایک بئر رومہ (کنواں) تھا جس کا پانی پینے کے قابل تھا (اوراس کا مالک یہودی تھا) آپ ﷺ نے فرمایا جو بئر رومہ کو خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کرے گا جنت میں اس کیلئے اس سے بہتر (کنواں) ہو گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے مال سے خرید کر وقف کر دیا۔ مسجد نبوی کی توسیع کا مسئلہ پیش ہوا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص مسجد کے ساتھ والی جگہ لیکر مسجد کی توسیع کرے گا تو میں اس کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دیتا ہوں' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مال سے اس کو خرید کر مسجد کی توسیع کروائی۔ (صحیح ترمذی۔ ج ۳' ص ۲۰۲)

اس کے علاوہ آپؓ نے صرف جنگ تبوک کیلئے ایک ہزار اشرفیاں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیں' جس پر آپ ﷺ نے فرمایا آج کے بعد عثمان کوئی بھی عمل کرے اس کو نقصان نہیں ہوگا۔ (صحیح ترمذی۔ ج ۳' ص ۲۰۸۔۲۰۹)

یہی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کو جب بھی مال کی ضرورت پڑی تو وہ اپنے خزانوں کا منہ کھول دیتے' نہایت فیاض تھے۔ چنانچہ ابن عساکر نے اپنی کتاب **"تاریخ مدینہ دمشق"** میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اسی فیاضی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب غزوہ ءتبوک میں آنحضرت ﷺ نے مالی معاونت پر لوگوں کو ابھارا تو حضرت عثمانؓ پہلی مرتبہ کھڑے ہوئے اور فرمایا ایک سو (۱۰۰) اونٹ مع ساز وسامان میرے ذمہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دوسری مرتبہ پھر ترغیب دی آپؓ پھر کھڑے ہو گئے اور فرمایا ایک سو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۱۰۰) اونٹ مع سازوسامان' تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے پھر جنگ کی نوعیت کو سامنے رکھتے ہوئے اعلان کیا تو حضرت عثمانؓ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا ایک سو (۱۰۰) اونٹ اور مع سازوسامان میرے ذمہ ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا عثمان پر کوئی (نقصان) نہیں' اس کے بعد جو بھی عمل کرے۔ ابن عساکر کی بیان کردہ ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ایک سو اونٹ مع سازوسامان دوسری مرتبہ دوسو اونٹ اور تیسری مرتبہ تین سو اونٹ مع سازوسامان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پیش کئے۔ (تاریخ مدینہ دمشق۔ ج۳۹' ص۶۰۔۶۱ تذکرہ عثمان رضی اللہ عنہ)

**انہی مالی خدمات پر رسول اللہ ﷺ نے کئی بار ان کو جنت کی بشارت دی۔** یہ تھے ذوالنورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہ جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کیلئے اپنی دولت کے منہ کھول دیئے اور جنت کی اعلیٰ کالونیوں میں پلاٹ خریدے اور محلات تیار کرائے صحابہؓ میں یہ جذبہ دیدنی تھا اور آج تک ایسا جذبہ چشم فلک نے نہیں دیکھا ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ بھی ان پر اپنے فرشتوں میں فخر کرتا رہتا تھا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بھی مالی تعاون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہر غزوہ میں خود بھی حاضر ہوئے اور اپنی دولت کو بھی پیش کیا اور اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا اس کو پورا کیا۔ آپؓ نے نبی رحمت ﷺ کی زندگی میں جو خرچ کیا اس کی تفصیل کچھ یوں ہے جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے اپنی مایہ ناز کتاب البدایۃ والنھایہ میں معمر عن الزھری سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اپنے مال کا نصف چار ہزار دینار صدقہ کیا۔ پھر (ایک دوسرے وقت) چالیس ہزار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور پھر چالیس ہزار دینار اسی وقت' پھر (تیسرے وقت) پانچ سو گھوڑے اور پانچ سو اونٹ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کئے اور یہ ان کا عام تجارتی مال تھا۔ (البدایۃ والنھایۃ۔ ج ۴ جز ۷' ص ۱۵۴ تذکرہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ)

یہ ہیں وہ خوش نصیب جنہوں نے مال کے بدلے جنت کے سودے کئے۔ ان ہی میں ایک اور صحابی حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے جب مکہ سے ہجرت کی تو اپنا سارا مال مشرکین مکہ کو دیکر مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے کیونکہ مشرکین مکہ' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو مکہ سے نکلنے نہیں دے رہے تھے' کہنے لگے تو جب مکہ میں آیا تھا تو مفلس و قلاش تھا اور تھوڑے ہی عرصہ میں دولت مند ہو گیا' یہ کیسے ممکن ہے کہ یہاں کا حاصل کیا ہوا مال تم اپنے ساتھ لے جاؤ' آپ نے یہ بات سن کر کہا' اگر میں تم کو (کئی اوقیے سونا) سارا مال دے دوں تو کیا تم میرا راستہ چھوڑ دو گے انہوں نے کہا ہاں! میں نے کہا جاؤ میرے دروازے کی دہلیز کے نیچے کھودو کیونکہ اس کے نیچے کئی اوقیے سونا ہے اور فلاں عورت کے پاس جاؤ یہ اس کی نشانی ہے اس سے دو حلے لے لو۔ (یہ سن کر وہ واپس چلے گئے) میں وہاں سے نکلا اور قباء میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا (خوش ہو کر فرمانے لگے) "**یَا اَبَا یَحْیٰی رَبِحَ الْبَیْعُ**" ثلاثاً (ابو یحییٰ حضرت صہیب کی کنیت تھی) اے ابو یحییٰ سودا بہت نفع بخش رہا' یہ جملہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ کلمات سن کر حضرت صہیبؓ کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ بخدا! مجھ سے پہلے آپ ﷺ کے پاس کوئی نہیں آیا یقیناً یہ خبر آپ ﷺ کو جبرئیل علیہ السلام نے دی ہو گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(المعجم الکبیر للطبرانی۔ ج ۸، ص ۳۲۔ المستدرک للحاکم۔ ج ۳، ص ۴۵۲۔ قال صحیح الاسناد)

اور بلاشبہ یہ سودا نفع بخش رہا وحی الٰہی نے اس کی تصدیق کر دی، آنحضرت ﷺ نے جب صہیب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، فرمایا **یَا اَبَا یَحْیٰی رَبِحَ الْبَیْعُ** حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ☆**وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ** (البقرہ۔ ۲۰۷) 'انسانوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے نفس (جان) کو رضائے الٰہی کی خاطر دے (فروخت کر) دیتے ہیں۔ (المستدرک للحاکم۔ ج ۳، ص ۴۵۰

**اللہ اکبر!** یہ ہیں وہ جذبہ ایمانی سے سرشار صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کہ جنہوں نے اپنی دولت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے سودے کئے اور جنت کے پرمٹ حاصل کئے۔ اور بھی بہت سے واقعات ہیں لیکن طوالت کے ڈر سے اسی پر ہی اکتفاء کرتا ہوں۔

## 52: جنت کی قیمت اعمال صالحہ کے ذریعے سے

جنت کی جانی اور مالی قیمت کے بعد کچھ ایسے اعمال صالحہ کا تذکرہ ذیل میں کرتے ہیں جو جنت کا وارث بنا دیتے ہیں۔ جن سے آج مسلمان غافل ہیں اور صرف دنیا کی زیب و زینت میں ہی گم ہو کر رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اعمال چھوٹے ہوں یا بڑے، فرض ہوں یا نفل سب ہی جنت کی قیمت ادا کرنے میں سہارا بنتے ہیں، کیونکہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ ﷺ میں ان کا ذکر عام ہے۔ ان حقائق و واقعات پر غور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ ہم کو فرصت عطا فرمائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالْعَصْرِ☆ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ☆ إِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ☆﴾(سورہ العصر. ۱'۳)

ترجمہ:۔ ''قسم ہے زمانے کی' ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ کرنے والوں ,حق بات اور صبر کی تلقین کرنے والوں کے علاوہ تمام انسان خسارے میں ہیں''۔

اسی طرح دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ☆ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ☆وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ☆وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ☆وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ☆إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْمَامَلَكَتْ أَیْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ☆فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ☆ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ☆ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ☆ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ☆﴾ (المومنون. ۱...۱۱)

ترجمہ:۔ ''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کی' جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں' لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں' زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں اور وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں' بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے۔ یقیناً یہ ملامت والوں میں سے نہیں ہیں' جو اس کے سوا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ (فلاح پانے والے) وہ (ہیں جو) اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں' اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں' یہی وارث ہیں' جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے"۔

**قارئین کرام!** ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فلاح و کامیابی کا راز بتایا ہے کہ جس پر انسان عمل کر کے جنت کو حاصل کر سکتا ہے۔ گویا کہ کوزہ میں دریا بند کر دیا ہے اب مومن کی ذمہ داری ہے کہ ان اعمال صالحہ کو جنت کی قیمت کے طور پر ادا کرے اور دنیا و آخرت میں سرخرو ہو کر بارگاہ الٰہی میں پیش ہو۔ لازم ہے کہ آپ اس جنت کے حصول کیلئے محنت اور نیک اعمال کریں' نمازیں ادا کریں' روزے رکھیں' زکوٰۃ ادا کریں' اگر اللہ تعالیٰ مال کی فراوانی عطا کرے تو حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کریں۔ یہ سب فرائض جنت کی قیمت ہیں' جس طرح رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا ☆**اِتَّقُوااللّٰهَ رَبَّكُمْ ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ ، وَأَدُّوْازَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ ، وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ**☆ (صحیح ترمذی۔ ج ا' ص ۱۹۰)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو "جو تمہارا پروردگار ہے' پانچوں نمازیں ادا کرو' مہینہ کے روزے رکھو' اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو' اور اپنے حاکم کی اتباع (فرمانبرداری) کرو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے حج اور عمرہ کے متعلق فرمایا:

☆**"اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ ، لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**إِلَّا الْجَنَّة☆**(مسلم۔کتاب الحج۔باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ)

ترجمہ:۔ ''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے''۔ اسی طرح نفلی اعمال بھی جنت کا سبب بنتے ہیں' اختصار کے ساتھ ان کی طرف صرف توجہ کرانا مقصود ہے۔

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

**☆مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَىْ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِى الْجَنَّةِ ، أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ،وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَالْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاء وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ☆**(صحیح ترمذی۔ج۱' ص۱۳۱)

ترجمہ:۔ ''جو شخص (دن رات میں) بارہ رکعات سنت پر ہمیشگی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بناتا ہے۔ چار ظہر سے پہلے' دو اس کے بعد' دو مغرب کے بعد' دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے''۔

اسی طرح جو شخص اچھے طریقے سے وضوء کرتا ہے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے **☆أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ'(فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَاشَاءَ ☆**

) ☆ترجمہ وضوء کے باب میں گزر چکا ہے

(صحیح ترمذی۔ج۱' ص۱۸= مسلم۔کتاب الطھارۃ۔باب الذکر المستحب عقب الوضوء (لفظ ترمذی کے ہیں)

ترجمہ:۔ (وضو کے بعد یہ دعا پڑھنے والے کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے)۔ مسلم کے الفاظ صرف ''ورسولہ'' تک ہیں بعد والے ترمذی کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**نوٹ** ان سب اعمال کو اور جانی و مالی قیمت ادا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان مومن ہو' مشرک نہ ہو' اگر مشرک ہوا تو پھر یہ سب محنت ضائع ہو جائے گی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

☆**"مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً دَخَلَ الْجَنَّةَ ' وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً دَخَلَ النَّار** ☆(مسلم۔کتاب الایمان۔ باب من مات لا یشرک)

ترجمہ:۔ ''جو شخص اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا تھا تو جنت میں داخل ہوگا' اور جو شخص شرک کی حالت میں فوت ہوا تو جہنم میں داخل ہوگا''۔

اللہ تعالیٰ ہم کو توحید پر زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور توحید پر ہی ہماری موت آئے اور ہم کو اپنی اس حیاتِ مستعار میں جنت کی قیمت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم جنت کے محلات کو خرید سکیں۔آمین ثم آمین' **يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ.**

**الحمدلله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله.**

**وصلی الله علی نبینا محمد وعلی اله واصحابه واتباعه وبارک وسلم تسلیما .**

مرتبہ: العبدالفقیر الی اللہ العلی القدیر

محمد بشیر طیب بن عطاء اللہ

مسجد خالد بن بکیر رضی اللہ عنہما۔القصر

الجہراء۔۔ کویت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# تتمہ (خطرناک گناہ)

**الحمدلله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات أعمالنا ' من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلاهادى له ' وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبْده ورسوله ' وبعد!**

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے کے بعد اس کے سامنے دو راستے واضح کر دیئے ایک راستہ نیکی کا اور دوسرا راستہ برائی کا' اور انسان کو اختیار دے دیا اب نیکی کا رستہ اختیار کر کے جنت حاصل کر لو ورنہ پھر برائی کا رستہ اختیار کر کے جہنم میں اپنا ٹھکانا بنا لو' ﴿ **إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِراً وَّإِمَّا كَفُوْرًا (الدهر: ۳)** ﴾ یقیناً انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ تمام انسان خطا کار ہیں۔جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے ☆ **كُلُّ بَنِىْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ** ☆ [صحیح الجامع الصغیر نمبر ۴۵۱۵ ج' ۲ ص' ۸۳۱۔الترمذی ج' ۲ ص ۳۰۵ (البانی) رقم الحدیث ۲۰۲۹۔ابن ماجہ جلد ۲ ص ۴۱۸۔رقم الحدیث ۳۴۲۸ باب ذکر التوبۃ] اور کبھی گناہ کبیرہ کبھی صغیرہ لامحالہ ان سے سرزد ہو جاتے ہیں لیکن جب کسی چیز کا خطرہ انسان کے سامنے ہو تو یقیناً اس کام کو کرنے میں کچھ ہچکچاہٹ محسوس کرے گا بلکہ اس سے دور رہے گا مثلاً اگر کسی کو یہ علم ہو کہ بجلی کا کرنٹ لگنے سے آدمی فوت ہو جاتا ہے تو وہ شخص بجلی کی ننگی تاروں کو ہاتھ نہیں لگائے گا' اسی طرح اگر کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کے متعلق کچھ علم ہو جائے کہ ان کا انجام یہ ہوگا تو ایک عقلمند انسان ضرور اپنے آپ کو اس خطرے سے بچانے کی کوشش کرے گا' تو اسی نظریہ کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ کبیرہ وصغیرہ گناہوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تفصیل بادلائل جو کہ والد محترم فضیلۃ الشیخ محمد بشیر الطیب حفظہ اللہ نے اپنی کتاب ''بخشش کی راہیں'' میں صرف فہرست پیش فرمائی ہے میں نے سوچا کہ کیوں نہ اس کتاب میں کچھ اور ضروری مباحث کی تفصیل ذرا اختصار سے بادلائل ذکر کی جائے اور یہ بھی اس کتاب ''بخشش کی راہیں'' کا ایک حصہ بن جائے ۔اور مزید فائدہ کا باعث ہوتا کہ کوئی بھی عقلمند گناہ کر کے کسی قسم کا خطرہ مول نہ لے۔ اگر اس کتاب میں کوئی خوبی پائیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور ماں باپ کی دعاؤں کا صلہ ہے اگر کوئی خامی پائیں تو اس کی نسبت خالصتاً میری طرف ہوگی' اللہ تعالیٰ اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے آمین ثم آمین۔

اس کتاب میں تقریباً **31** کبیرہ گناہ اور دس صغیرہ گناہ ذکر کئے گئے ہیں اگرچہ ان کے علاوہ اور بھی بہت تھے لیکن طوالت کے ڈر سے انہیں پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے التماس ہے کہ کتاب کو پڑھنے کے بعد اس میں اگر کوئی خامی دیکھیں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(یہ کتاب کا دوسرا اڈیشن ہے جس میں ہم نے اس کتاب کی سیٹنگ کو چینج کیا ہے تا کہ قاری کو کتاب پڑھنے اور اس میں حوالہ معلوم کرنے میں کسی قسم کی کوئی دشواری نہ ہو۔ ہم شکر گذار ہیں ان دوست واحباب کے جنہوں نے پہلے اڈیشن میں خطاؤں کی نشان دہی کی' اللہ تعالی ان کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔

آخر میں میں اپنے ان رفقاء ومحسنین کا تذکرہ کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جنہوں نے اس میں ہماری اعانت فرمائی اور مزید مشوروں سے نوازا۔ فضیلۃ الشیخ عبدالخالق مدنی حفظہ اللہ' فضیلۃ الشیخ حافظ محمد اسحاق زاہد حفظہ اللہ اوراستاذ الاساتذہ فضیلۃ الشیخ صلاح الدین مقبول احمد حفظہ اللہ' اللہ تعالیٰ ان تمام کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ایمان کی دولت سے مالا مال فرمائے' اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین حق کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے اوراسلام کے مطابق اپنے لیل ونہار گزارنے کی ہمت وتوفیق بخشے۔آمین یارب العالمین۔

بندہ فقیرالی اللہ الغنی الخبیر'

**حافظ ابوبکر عتیق بن محمد بشیر**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# کبیرہ گناہ

## 1۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ ﴿ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴾(مائدہ. ۷۲)

ترجمہ:۔ یقین مانو کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے' اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْماً عَظِيْماً ﴾(النساء. ۴۸)

ترجمہ:۔ اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا جس نے اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہوگا' ہاں شرک کے علاوہ جو بھی گناہ ہونگے جس کے چاہے گا معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ☆ أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثَلٰثاً : اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ' وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ ' وَكَانَ مُتَّكِئاً فَجَلَسَ فَقَالَ: أَلاَوَقَوْلُ الزُّوْرِ ' وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ ' أَلاَوَقَوْلُ الزُّوْرِ ' وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ ' فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لاَ يَسْكُتُ ☆

(صحیح بخاری۔ کتاب الادب' باب عقوق الوالدین من الکبائر)

ترجمہ:۔ کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کے متعلق خبر دوں؟ آپ ﷺ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا'..... ہم نے کہا کیوں نہیں ضرور اے اللہ کے رسول ﷺ بتائیں ۔فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا''اس وقت آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: سنو! جھوٹ بولنا' جھوٹی گواہی دینا' سنو! جھوٹ بولنا' جھوٹی گواہی دینا' آپ ﷺ برابر یہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے سمجھا آپ ﷺ خاموش ہی نہ ہوں گے۔

**شرک کی تعریف:۔** (Defination) ''شرک'' شرکت سے ماخوذ ہے' شرک کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی عبادت' اسماء وصفات اور ربوبیت میں کسی مخلوق کو ساجھی بنائے۔

**شرک کی اقسام:۔** شرک کی دو قسمیں ہیں۔ا۔شرک اکبر ۲۔شرک اصغر

**ا۔شرک اکبر:۔** جن عبادات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پسند کیا ہے ان تمام میں یا بعض عبادتوں میں اس کی مخلوق میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے۔ مثلاً نمازیں پڑھنا' روزے رکھنا' حج کرنا' نذر ماننا' فریاد کرنا' اس کی خاطر بیت اللہ کا طواف کرنا اور دوسری عبادات سرانجام دینا۔

اب اگر کوئی ان میں سے کوئی عبادت' سوائے اللہ کے کسی نبی' ولی' یا مرد صالح کیلئے کرے' یہی نہیں بلکہ ان میں سے کوئی کام ان کے علاوہ بھی کسی کیلئے انجام دے تو یہ شرک اکبر میں شمار ہوگا' جس کو اللہ رب العزت توبہ کے بغیر معاف نہیں کریں گے۔

**۲۔شرک اصغر:۔** شرک اصغر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو دکھانے کیلئے کوئی نیک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عمل کیا جائے۔ ریا کاری اور دکھلاوہ شرک اصغر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ أَحَدًا﴾ (الکھف. ۱۱۰)

ترجمہ:۔ ”تو جسے اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت سے کسی کو بھی شریک نہ کرے“۔

☆ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِنَّ أَخْوَفَ مَاأَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالُوْا وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ ”الرِّيَاءُ‘ يَقُوْلُ اللّٰهُ عزوجل لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جَزَى النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوْا إِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَرَاؤُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً ☆

(مسند احمد۔ ج ۵‘ ص ۵۳۱۔ رقم الحدیث (۱۴/۲۳۶۲۵) حافظ ابن حجرؒ نے بلوغ المرام میں فرمایا‘ امام احمد نے اس حدیث کو حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (دارالریان للتراث۔ القاھرۃ)

ترجمہ:۔ ”حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ خوف تمہارے لئے مجھے شرک اصغر کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ریا کاری ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیتے ہوئے انہیں یہ ارشاد فرمائیں گے‘ ان کی طرف جاؤ جن کو دکھانے کیلئے دنیا میں تم عمل کرتے تھے تو دیکھو‘ کیا ان کے پاس تمہارے لئے کوئی جزا ہے؟“۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## 2۔ سحر' جادو کرنا' کرانا

لغت میں ''سحر'' اس شے کا نام ہے' جس کا سبب مخفی اور پوشیدہ ہو۔ اسی لئے حدیث شریف میں ہے **"إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا"** ''بعض بیان بھی جادو اثر ہوتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے جادوگروں کے درمیان مقابلہ کے وقت فرعونیوں کی جادوگری کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ﴿**سَحَرُوْا أَعْيُنَ النَّاسِ**﴾ (اعراف ۱۱۶) ''انہوں نے جادو کے زور سے لوگوں کی نظر بندی کر دی''۔

امام ابوحنیفہ' امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ سحر کی وجہ سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دو اشخاص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھانے سے پہلے کہتے تھے ﴿**إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ**﴾ (البقرة. ۱۰۲) ''یقیناً ہم آزمائش کئے ہوئے ہیں تم (ان باتوں میں پڑ کر) کافر نہ ہو جانا''

اور دوسرے مقام پر فرمایا ﴿**وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ**﴾ (البقرة '۱۰۲) ''حالانکہ سلیمان علیہ السلام نے کفر کی کوئی بات نہیں کی' بلکہ انہوں نے ہی کفر کیا' اور وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے''۔

جادو کی بہت ساری قسمیں ہیں بہرحال معلوم یہی ہوتا ہے کہ جادو ایک بہت کبیرہ گناہ ہے جس سے انسان کا ایمان جاتا رہتا ہے جیسا کہ سابقہ آیات میں ذکر ہوا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## 3۔ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ ﴿ فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا☆قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا☆ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا☆﴾(الشمس:۸.۹.۱۰)

ترجمہ: پھر اس (نفس) کی بدی اور پرہیز گاری کی پہچان اس کے دل میں ڈال دی ☆ بے شک وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اسے پاک کرلیا ☆ اور ناکام و نامراد ہوا وہ شخص جس نے اسے خاک میں ملا دیا ☆

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے کے بعد اس میں ایسے اوصاف پیدا کئے تاکہ یہ دنیاوی زندگی کو سمجھ سکیں۔ یعنی اس کے اندر طاقت وقوت' حوصلہ اور ہمت' غیظ وغضب اور شہوانی جذبات ودیعت فرمائی۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں دینداری اور دیانتداری کے اوصاف بھی پیدا فرمائے تاکہ انسان دنیا کے ساتھ دین کو بھی سمجھے اور اپنی اخروی زندگی کو بہتر بنائے اور آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار ہو۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایسے قوانین عطا فرمائے کہ ان کے مطابق اگر زندگی بسر کرے گا تو کامیاب ورنہ دنیا وآخرت کی ناکامی اس کا مقدر بن جائے گی۔ چنانچہ فرمایا:

﴿ يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَطِيْعُوْااللّٰهَ وَأَطِيْعُوْاالرَّسُوْلَ وَأُولِى الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلاً ﴾(النسآء.۵۹)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو' اور ان لوگوں کی جو صاحب اقتدار ہیں تم میں سے' پھر اگر کسی معاملہ میں باہم اختلاف ہو جائے تو اگر تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



معاملہ میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرو اس میں تمہارے لئے بھلائی ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔

اس آیت کریمہ میں صاف اور صریح طور پر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ اور مسلم حکام کی تابعداری اور اس کی فرضیت کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن حکام کی اطاعت صرف اسی صورت ہوگی جب وہ دین کے مطابق حکم دیں گے بصورت دیگر ان کی اطاعت نہیں ہوگی جیسا کہ حدیث میں بھی آیا ہے ☆**مَنْ أَمَرَكُمْ مِّنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ، فَلَا تُطِيْعُوْهُ** ☆

(صحیح سنن ابن ماجہ۔ ج ۲، ص ۱۴۲، باب لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ۔ کتاب الجہاد)

ترجمہ: ''امراء، حکام میں سے کوئی تمہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دے تو اس کی فرمانبرداری مت کرو''۔

اب یہ واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور صاحب اقتدار کی اطاعت ضروری ہے بشرطیکہ حکمران اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین کے مطابق حکم دیں۔ اب اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ کے حکم کی اطاعت نہ کرے تو گویا وہ ایک کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا اور اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھا اور جنت میں جانے سے اس نے انکار کر دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿ **وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ**﴾ (مائدہ. ۴۴) ''اور (یاد رکھو) جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دیں تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں''۔ ﴿ **وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ**﴾ (مائدہ. ۴۵) ''اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دیں تو ایسے ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لوگ ظالم ہیں"۔﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَ نْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾(مائدہ.۴۷) "اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دیں تو ایسے ہی لوگ فاسق (نافرمان) ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ☆ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ يَأْبٰى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ ' وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى ☆ (صحیح بخاری۔ کتاب الاعتصام۔ باب۲۔ حدیث نمبر۷۲۸۰)

ترجمہ:۔ میری ساری امت جنت میں جائے گی' ہاں وہ لوگ جنت میں نہیں جائیں گے جو انکاری ہوں گے' لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! بھلا کون لوگ (جنت کے) انکاری ہو سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا' جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی' درحقیقت وہی انکاری ہوا۔

معلوم یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی بات حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کا نازل کردہ حکم ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح الفاظ میں فرمایا ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾(النساء.۸۰) "جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی"۔ ان تمام آیات و احادیث سے واضح ہو گیا کہ اسلام یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے ان کے حکموں پر سر تسلیم خم کرے اور انہیں من وعن قبول کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## 4۔ بدفال اور بدشگونی لیناشرک ھے:۔

کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ یہ بھی ہے کہ بدفال اور بدشگونی لینا۔یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ پرندے کواڑائیں اگر وہ دائیں طرف گیا تو نیک فال اور برکت کا حصول ہوگا اگر بائیں طرف گیا تو بدفال ہوگی۔

☆رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لَاعَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَلَا هَامَّةَ وَلَاصَفَر** ☆(صحیح بخاری۔کتاب الطب۔باب الجذام)

ترجمہ: ''چھوت چھات (متعدی بیماری کوئی چیزنہیں) بدشگونی کوئی چیزنہیں' ہامہ (الو کی آواز سے شگون لینا) کوئی چیزنہیں' اورصفر (ماہ صفر کی آمد کونحس خیال کرنا) کوئی چیزنہیں''۔

اب اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بیماری بذریعہ متعدی ہوتی ہے' پرندے کا بائیں یا دائیں اڑنا اس طرح ہے' وغیرہ تو یہ سب شرک ہے۔کیونکہ ایک دوسری حدیث میں واضح طور پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ☆**اَلطِّیَرَةُ شِرْکٌ وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یُذْهِبُهٗ بِالتَّوَکُّل** ☆(سنن ابن ماجہ۔ج۲' ص۲۷۰۔حدیث۲۸۵۰)

ترجمہ:۔ 'بری فال لینا شرک ہے ہم میں سے کسی نہ کسی کے دل میں (یہ ہوتا ہے) لیکن اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اس کودفع کردیتا ہے''۔

تو معلوم ہوا کہ بدشگونی کبیرہ گناہ ہے جس سے اجتناب بہت ضروری ہے۔ورنہ انسان شرک کا مرتکب ہونے کی وجہ سے اپنی زندگی کے تمام نیک اعمال برباد کر بیٹھے گا' جس سے بڑا کوئی نقصان نہیں ہوسکتا' کیونکہ زندگی میں انسان کا اصل سرمایا تو اس کے نیک اعمال ہی ہیں۔ اللہ تعالی ہم سب کو شرک کی ہر قسم (صغیرہ اورکبیرہ دونوں) سے محفوظ فرمائے۔آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## 5۔ پاکدامن' ایماندارعورتوں پر جھوٹی تہمت لگانا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلَاتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ☆ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ☆ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَالْحَقُّ الْمُبِيْنُ☆﴾ (النور. ۲۳'۲۴'۲۵)

ترجمہ :۔ ''جولوگ پاکدامن' بھولی بھالی' ایمان دارعورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا وآخرت میں ملعون ہیں (ان پر خدا کی لعنت ہے) اوران کیلئے بڑا بھاری عذاب ہے۔ جبکہ اس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اوران کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے' اس دن اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا بدلہ حق وانصاف کے ساتھ دیگا اوروہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے (اوروہی) ظاہر کرنے والا ہے''۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی معروف حدیث (**اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ**) میں فرمایا☆ **وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ**☆

( صحیح بخاری۔ کتاب الوصایا۔ باب قولہ تعالیٰ إن الذین یاکلون اموال الیتامیٰ )

ترجمہ :۔ (اوران سات ہلاکت میں ڈالنے والے گناہوں میں ایک یہ بھی ہے کہ) بھولی بھالی پاکدامن مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا''۔

**وضاحت** اس آیت اورحدیث کی روشنی میں اگرغور کیا جائے تو اس گناہ کی سنگینی کا اندازہ ہوسکتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ذرا اس حدیث پرغور کریں جس میں آپ ﷺ نے اپنی امت کے مفلس انسان کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زبان کی حفاظت کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## 6۔ چوری کرنا:۔

چور دو قسم کے ظلم کرتا ہے' ایک اپنی جان پر' کہ لوگوں کا مال چھین کر حرام ذریعہ سے کھاتا ہے اور حلال دروازے کو دستک نہیں دیتا۔ دوسرا لوگوں پر ظلم کرتا ہے کہ ان کا نقصان کرتا' اور اس طرح ان کے دلوں میں اس کی ہیبت بیٹھ جاتی ہے۔ اور یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور ہاتھ بھی ربع دینار سونے پر کاٹا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے﴿**وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ☆**﴾(المائدہ.۳۸)"

ترجمہ:۔ چور مرد ہو یا عورت ان کے داہنے ہاتھ ان کے اعمال کے بدلہ میں کاٹ دیا کرو' یہ سزا خدا کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **☆لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ☆** (صحیح مسلم۔ کتاب الحدود' باب حد السرقۃ وصحیح بخاری۔ کتاب الحدود باب لعن السارق۔ وباب قول اللہ تعالیٰ والسارق والسارقۃ)

ترجمہ: "لعنت ہو اس چور پر جو انڈا چوری کر کے اپنا ہاتھ کٹوا لیتا ہے۔ نیز رسی چوری کرتا ہے اور اپنا ہاتھ کٹوا لیتا ہے"۔

"بیضۃ" اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ان کی رائے تھی کہ "بیضۃ" سے مراد لوہے کا خود ہے' اور رسی کی قیمت ان کی نظر میں تین درھم ہوتی تھی۔ (فتح الباری)

اس حدیث کے ظاہری الفاظ کو لیتے ہوئے بعض نے کہا ہے کہ قطع ید کی سزا قلیل و کثیر دونوں میں ہے کوئی متعین و مقرر نصاب پر نہیں۔ حالانکہ یہ بات نہیں اس میں صرف یہ مقصود ہے کہ چوری کا عمل قابل نفرت ہے۔ چور ان معمولی اشیاء کے عوض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنے ہاتھ سے محروم ہو جاتا ہے۔ پہلے چھوٹی اشیاء چوری کرتا ہے پھر عادی ہونے پر بڑی اشیاء بھی چوری کرنے لگتا ہے جس پر اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔

کتنی مالیت کی چوری کی جائے تو حد قائم ہو گی اس کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

**☆ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَاسَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : لَا تُقْطَعُ يَدُ سَارِقٍ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِداً☆**

(صحیح مسلم۔کتاب الحدود باب حد السرقۃ حدیث:[۴۴۰۲] وصحیح بخاری۔کتاب الحدود باب قول اللہ تعالیٰ والسارق والسارقۃ: الفاظ مسلم کے ہیں)

**ترجمہ:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرما دینار کی چوتھائی یا اس سے زیادہ مالیت چرانے پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

اس حدیث سے اس بات کی وضاحت ہوگئی کہ چور کا ہاتھ کتنی مالیت چرانے پر کاٹا جائے گا؟ مالیت زیادہ ہو یا کم بہر حال یہ گناہ کبیرہ ہے جس پر لعنت کی وعید سنائی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے آمین۔

## 7۔ شراب اور نشہ آور چیزوں کا پینا اور استعمال کرنا:

کتاب وسنت کی رو سے شراب اور نشہ آور چیزیں حرام ہیں:

۱۔ **﴿ يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ☆ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِاللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ☆﴾(المائدۃ ۹۰.۹۱)**

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ اے اہل ایمان! شراب نوشی اور جوئے بازی اور بت پستی اور تیروں (کے ذریعے تقسیم کا طریقہ) پلیدی اور شیطانی کام ہیں' لہذا تم ان سے بچتے رہو' تا کہ تمہارا بھلا ہو' شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب نوشی اور قمار بازی کی وجہ سے تم میں باہمی عداوت اور بغض ڈالے' اور یاد الٰہی اور نماز سے تم کو غافل کر دے' تو کیا (اس دشمن کے فریب سے اطلاع پا کر بھی) تم باز نہ آؤ گے۔

یہ آیتیں شراب اور جوئے کی حرمت کا صاف صاف اعلان کئی طریقوں سے کرتی ہیں' جن میں سے صرف تین کا ذکر کرتا ہوں

۱۔ شراب اور جوئے کو اللہ تعالیٰ نے رجس قرار دیا' اور لفظ ''رجس'' انتہا درجہ کی خباثت اور قباحت کو کہتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ بتوں کو بھی رجس کہا جاتا ہے۔

۲۔ قرآن پاک نے اس کو شیطانی عمل قرار دیا' کیونکہ شراب سے شر اور سرکشی کا ظہور ہوتا ہے اور یہ امر واضح ہے کہ شیطانی عمل کوئی بھی ہو غضب الٰہی کو ضرور دعوت دیتا ہے۔

۳۔ شراب' ذکر الٰہی اور نماز کی ادائیگی سے روکتی ہے' کیونکہ اس کو پی کر آدمی مدہوش ہو جاتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا☆**كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ**☆(صحیح مسلم۔ کتاب الاشربۃ۔ باب اَن کل مسکر خمر....) ''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے''۔

☆ **عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ**☆(سنن صحیح ابی داؤد۔ کتاب الاشربۃ' باب ما جاء في السکر وصحیح سنن ابن ماجہ۔ ج۲' ص۲۴۳۔ کتاب الاشربہ باب لعنۃ الخمر علی عشرۃ اوجہ)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرمایا جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے"۔

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

**لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجَةَ وَآكِلَ ثَمَنِهَا**☆(سنن صحیح ابی داؤد۔ کتاب الاشربۃ' باب العصیر للخمر)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے شراب' اس کے پینے والے' پلانے والے' بیچنے والے' خریدنے والے' اس کو نچوڑنے والے' نچوڑ کر (برتنوں وغیرہ میں) رکھنے والے' اسے اٹھانے والے' اور جس کے پاس اٹھا کر لے جایا جائے ان سب پر لعنت فرمائی ہے۔ابن ماجہ کے الفاظ ہیں اس کی قیمت کھانے والے پر بھی لعنت ہے۔

**وضاحت**:ان آیات اور احادیث سے آپ شراب نوشی اور ہر نشہ آور چیز کی سنگینی کا اندازہ لگا سکتے ہیں' اب بھی اگر کوئی شخص اس گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے خود سوچنا ہوگا کہ وہ کیسا مسلمان ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس گناہ سے بچنے کی توفیق عنایت فرمائے۔آمین ثم آمین۔

## 8۔جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا

ارشاد رب العالمین ہے:﴿وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾(الحج:۳۰)

ترجمہ:تم جھوٹی بات سے بچو۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿وَالَّذِيْنَ لَايَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾(الفرقان:۷۲)

ترجمہ: (اہل ایمان) جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔

**وضاحت**: ان دونوں آیات میں لفظ "الزور" آیا ہے پہلے ہم اس کی حقیقت کو جاننے کی کوشش کریں گے تا کہ اصل مقصود حاصل ہو جائے۔مولانا عبدالرحمٰن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کیلانی رحمہ اللہ اپنی شاہکار تصنیف تفسیر ''تیسیر القرآن'' میں رقمطراز ہیں۔

زور کے معنی صرف جھوٹ نہیں بلکہ ہر وہ بات ہے جو حق سے ہٹی ہوئی ہو اور اس کی کئی قسمیں ہوسکتی ہیں۔قول الزور کے مقابلہ میں قرآن مجید میں قولاً سدیداً کے الفاظ آئے ہیں یعنی ایسی بات جس میں کوئی رخنہ ,ابہام ,ہیرا پھیری ,اور پیچیدگی نہ ہو اور قول الزور ایسی بات ہے جس میں یہ باتیں یا ان میں سے کوئی ایک موجود ہو اور صاحب فقہ اللغۃ کے نزدیک زور ایسا جھوٹ ہے جسے بنا سنوار کر پیش کیا جائے کہ وہ بھلا اور درست معلوم ہو۔(الحج:تفسیری نمبر:۴۷)۔

پھر قول الزور کی ایک قسم شھادۃ الزور ہے۔اس سے مراد محض جھوٹی شھادت نہیں, جبکہ گول مول سی شھادت دینا,شھادت کا کچھ حصہ چھپا جانا اور بیان نہ کرنا یا ایسی ہیرا پھیری کرنا کہ غیر اہم بات نہایت اہم اور اہم بات نہایت معمولی معلوم ہونے لگے ' یہ ایسی سب باتیں شهادة الزور میں داخل ہیں ۔اور ایسی شھادت کا مقصد کسی نہ کسی فریق کی ناجائز حمایت اور طرفداری ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں فریق ثانی کی از خود حق تلفی ہو جاتی ہے۔(الفرقان:تفسیری نمبر:۸۹)۔

ایسی شھادت کو ہی نبی کریم ﷺ نے اکبر الکبائر (سب سے بڑے گناہوں )میں شمار کیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے شرک اور والدین کی نافرمانی والی حدیث کے آخر میں فرمایا:☆ **وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ ' وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ ' أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ ' وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ ' فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ** ☆(صحیح بخاری۔کتاب الادب' باب عقوق الوالدین من الکبائر)

ترجمہ:۔اس وقت آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: سنو! جھوٹ بولنا' جھوٹی گواہی دینا' سنو! جھوٹ بولنا' جھوٹی گواہی دینا'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ ﷺ برابر یہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے سمجھا آپ ﷺ خاموش ہی نہ ہوں گے۔

اسی طرح جھوٹ کی سنگینی بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: آج میں نے خواب میں دیکھا دو آدمی میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے کہا چلئے میں ان کے ساتھ چل پڑا (لمبی حدیث ہے اس کا مطلوبہ حصہ یہاں ذکر کرتا ہوں).....

☆ فَأَتَيْنَا عَلَىٰ رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَ إِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوْبٍ مِنْ حَدِيْدٍ, وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهٖ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَىٰ قَفَاهُ , وَمَنْخِرَهُ إِلَىٰ قَفَاهُ , وَعَيْنَهُ إِلَىٰ قَفَاهُ ,ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الآخَرِ, فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ , فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَالِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذَالِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ , ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ , فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلىٰ" قَالَ: قُلْتُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا هٰذَان؟قال: قالا لی :انطلق انطلق .....وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِىْ أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَىٰ قَفَاهُ , وَمَنْخِرَهُ إِلَىٰ قَفَاهُ , وَعَيْنَهُ إِلَىٰ قَفَاهُ , فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهٖ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الآفَاقَ .....☆

(صحیح بخاری ' کتاب التعبیر ' باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح)

ترجمہ: پھر ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو گدی کے بل (چت) لیٹا ہوا تھا اور اس پاس ہی ایک دوسرا شخص لوہے کا زنبور لئے اس کے اوپر کھڑا ہے' وہ اس کے چہرے کی ایک طرف آتا ہے اور اس کے جبڑے کو اس کی گدی تک چیر دیتا ہے' اس کے نتھنے کو اور اس کی آنکھ کو بھی گدی تک چیر دیتا ہے۔ پھر وہ اس کے چہرے کی دوسری جانب آتا ہے اور وہی عمل کرتا ہے جو اس نے پہلی جانب میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کیا تھا۔پس وہ اس ایک جانب سے فارغ نہیں ہو پاتا کہ دوسری جانب پہلے کی طرح صحیح ہو جاتی ہے۔وہ پھر اس کی طرف آتا ہے اور وہی کچھ کرتا ہے جو پہلی مرتبہ میں کیا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا ' میں نے پوچھا ' سبحان اللہ! یہ دو آدمی کون ہیں؟انہوں نے مجھے کہا' چلئے چلئے.....اور لیکن وہ آدمی' جس کے پاس سے آپ گزرے جس کے جبڑے کو' اس کے نتھنے کو اور اس کی آنکھ کو اس کی گدی تک چیرا جا رہا تھا' یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا اور جھوٹ بولتا جو (دنیا کے) کناروں تک پھیل جاتا۔

**محترم حضرات** ! آپ نے حدیث میں جھوٹ بولنے کی سزا کو پڑھ لیا اور اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آج ہمارے معاشرہ میں میڈیا پر آ کر جس ڈھٹائی کے ساتھ جھوٹ بولا جاتا ہے جو دنیا کے کونے کونے تک پہنچتا ہے' جس میں عام آدمی کے ساتھ بڑے بڑے علماء بھی شریک صف نظر آتے ہیں۔(العیاذ باللہ)

## 9۔ ناحق قتل کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطَانًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا☆﴾(الإسراء .۳۳)

ترجمہ:۔ اور جس شخص کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اسے ناحق قتل مت کرو' اور جو شخص ظلم سے قتل کیا گیا ہم نے اس کے وارث کو اختیار دے دیا ہے' پس اسے چاہیے کہ مار ڈالنے میں زیادتی نہ کرے یقیناً وہ مدد کیا گیا ہے۔

نیز فرمایا: ﴿وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّلَهٗ عَذَابًا اَلِيْمًا☆﴾(النساء. ۹۳)**

ترجمہ:۔ اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے' اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا' اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس کیلئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ان دونوں آیتوں میں قاتل کی زجر و توبیخ کیلئے وہ سختی ہے کہ جس سے دل دہل جائیں سنگ دل سے سنگ دل انسان کا پتہ پانی ہو جائے۔ پھر بھی انسان نہ سمجھے تو اس کی بدبختی کے سوا اور کچھ نہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **"اَوَّلُ مَايُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِى الدِّمَآءِ"** (صحیح بخاری۔ کتاب الدیات باب نمبر ا۔ وصحیح مسلم۔ کتاب القسامہ باب المجازاۃ بالدماء فی الاخرۃ (الفاظ مسلم کے ہیں)۔

ترجمہ:۔ قیامت کے دن لوگوں کے درمیان اولین فیصلہ جو کیا جائے گا وہ (ناحق) خونوں کے متعلق ہوگا۔

☆ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **"لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِىْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِى النَّارِ"** (صحیح الترمذی: اُبواب الدیات۔ باب الحکم فی الدماء)

ترجمہ:۔ اگر آسمان اور زمین والوں نے مل کر کسی ایک مومن بندے کا خون بہایا تو اللہ تعالیٰ ان سبھوں کو دوزخ کی آگ میں اوندھے منہ جھونک دے گا۔

**وضاحت**: اسلام میں کسی کو قتل کرنے کی کل پانچ صورتیں بیان ہوئی ہیں۔

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **"لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ :اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ , وَ الثَّيِّبُ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الزَّانِيْ ,وَ الْمُفَارِقُ لِدِيْنِهِ التَارِكُ لِلْجَمَاعَةِ"

(صحیح بخاری: کتاب الدیات. باب قول اللہ تعالی ﴿أن النفس بالنفس...﴾ (المائدۃ:۴۵)

ترجمہ:۔ تین میں سے کسی ایک سبب کے بغیر کسی مسلمان کا خون جو گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ,اور میں (محمد ﷺ) اللہ تعالی کا رسول ہوں ,کسی دوسرے مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے۔(۱)جان کے بدلے جان (۲)شادی شدہ زانی (۳)اپنے دین سے کٹنے والا ,مسلمانوں کو چھوڑنے والا (مرتد آدمی)۔

اس حدیث میں تین چیزوں کا ذکر ہے' چوتھا وہ آدمی جو حکومت وقت کے خلاف علم بغاوت بلند کرے ,اور پانچواں وہ شخص (یا حکومت) بھی واجب القتل ہے جو مسلمانوں پر چڑھائی کرے۔اس لئے ان لوگوں کو جو اس گناؤنے جرم کے مرتکب ہوتے ہیں ہزار بار سوچیں کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالی کی بارگاہ میں کیا جواب دیں گے؟(العیاذ باللہ)

## 10۔ جھوٹی قسم کھانا

ارشاد احکم الحاکمین ہے: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ☆﴾(ال عمران.۷۷)

ترجمہ:۔ بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد و پیمان اور اپنی (جھوٹی) قسموں کو بیچ کر حقیر سی قیمت خریدتے ہیں ان کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں' اللہ تعالیٰ نہ ان سے بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا' نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ جَاءَ أَعْرَابِیٌّ إِلَى النَّبِیِّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ :اَلْإِ شْرَاكُ بِاللّٰهِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ : ثُمَّ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ : اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ قُلْتُ : وَمَا ا لْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ : اَلَّذِیْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيْهَا كَاذِبٌ".

(صحیح بخاری. کتاب استابة المرتدین. باب إثم من أشرک با لله....)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا' اے اللہ کے رسول ﷺ (گناہ) کبیرہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' اس نے کہا پھر کون سا (گناہ) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' ماں باپ کی نافرمانی' اس نے کہا پھر کون سا (گناہ) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا' (راوی کہتا ہے) میں نے کہا' جھوٹی قسم کونسی (ہوتی) ہے؟ فرمایا جس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال ہتھیا لیا جائے اور وہ اس (قسم) میں جھوٹا ہو۔

**وضاحت**: جھوٹی قسم کھانا اس قدر سنگین جرم ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

☆ تین قسم لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام کرے گا نہ ہی ان کی طرف دیکھے گا' اور نہ ہی انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا راویٔ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے انہیں (کلمات کو) تین بار دہرایا' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ ناکام ونامراد ہوئے, کون ہیں وہ لوگ اے اللہ کے رسول ﷺ ؟ آپ ﷺ نے فرمایا : (اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کپڑے کو) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا, احسان جتلانے والا ,اور جھوٹی قسم سے اپنا مال بیچنے والا۔

**(صحیح مسلم. کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار والمن.....)**

ایمان داروں کی خوبی بھی یہی بیان کی گئی ہے کہ وہ جھوٹی قسم نہیں کھاتے بلکہ اس کے قریب بھی نہیں جاتے۔ اللہ تعالی ہمیں اس بیماری سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

## 11۔ غیراللہ کی قسم کھانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ☆**أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْلِيَصْمُتْ**☆

**(صحیح بخاری. کتاب الایمان والنذور. باب لا تحلفوا بابائکم)**

ترجمہ:۔ خبردار' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے اس لئے جسے قسم کھانا ہو' اسے چاہیے کہ یا تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے ورنہ چپ رہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا' کعبے کی قسم ۔تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: غیر اللہ کی قسم مت کھا' اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا '**[من حلف بغير الله فقد كفر أو أشرك ]**( صحیح.سنن ترمذی 'أبواب الأيمان والنذور ' باب ماجاء فی کراهية الحلف بغير الله)حدیث :۱۵۳۵

**وضاحت**: ان دونوں احادیث کی روشنی میں ایک زیرک انسان خود اندازہ لگا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سکتا ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانا کتنا بڑا گناہ ہے اب ہمیں عقلمند ہونے کا ثبوت دینا ہوگا نہ کہ بیوقوف ہونے کا ۔ اللہ تعالی ہمیں سمجھ عطا فرمائے تا کہ ہم اپنی زندگیوں کو اسلام کے مطابق گزاریں اور دنیا وآخرت کی کامیابی سے ہمکنار ہوں ۔آمین یا ارحم الراحمین۔

**اعتراض:** ۔ یہاں ایک اعتراض ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کے دوران ہم دیکھتے ہیں کہ بکثرت آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہی مخلوق کی قسم کھائی ہے۔ جیسے فرمایا

۱. ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا. وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا﴾(الشمس ۱. ۲)

ترجمہ: ۔ ''قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی' اور قسم ہے چاند کی جب وہ سورج کے پیچھے آئے۔

۲. ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ. وَطُورِ سِينِينَ﴾ (التین. ۱. ۲)

ترجمہ:۔ قسم انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینا کی۔ ۔

۳. ﴿وَالضُّحَىٰ. وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ﴾(الضحیٰ ۱. ۲)

ترجمہ:۔ قسم ہے دن چڑھنے کی اور قسم ہے رات کی جبکہ وہ چھا جائے۔

ان کے علاوہ کئی دیگر آیات ہیں جب کہ اللہ رب العزت نے اپنی ادنیٰ مخلوق کی قسم کھائی ہے تو حیرت ہے پھر ہم کیوں اپنی جیسی کسی مخلوق کے نام کی قسم کیوں نہ کھائیں۔

**جوابات:** ۔ (۱) پہلی صورت تو یہ ہے کہ علماء دین کہتے ہیں کہ ان قسموں میں ہر جگہ مضاف محذوف ہے اور پوری عبارت یوں ہے ''ورب الضحیٰ'' (چاشت کے رب کی قسم) ''وخالق اللیل'' (رات کے پروردگار کی قسم) اس طرح دیکھا جائے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قسم اللہ تعالیٰ کی ہے کسی مخلوق کی قسم ہرگز نہیں ہے۔

(۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ مخلوق خالق کو اپنے اوپر قیاس نہ کرے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ خود مختار ہے' وہ چاہے تو اپنی کسی مخلوق کی یا کسی بھی چیز کی قسم کھا سکتا ہے۔ تا کہ بندے اس مخلوق کی طرف متوجہ ہوں جیسا کہ آسمان اور زمین کی قسم اسی لئے کھائی گئی ہے ان دونوں عناصر میں کیسی عجیب وغریب دلیلیں ہیں۔ پڑھیں سورۃ البقرہ آیت نمبر-164 (بحوالہ: معاشرہ کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج۔۱۸۶۔۱۸۸)

## 12: جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے﴿مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ☆ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ☆ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ☆وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ﴾ (مدثر. ۴۲تا ۴۵)

ترجمہ:۔ ''کیوں تم دوزخ میں پڑے ہو؟' وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے' اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے' اور بیہودہ بحث کرنے والوں کے ساتھ ہم بیٹھے فضول بحثیں کیا کرتے تھے''۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا **بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ**☆

(صحیح مسلم. کتاب الایمان. باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ)

ترجمہ:۔ آدمی اور کفر کے درمیان نماز ترک کر دینا (حائل) ہے''۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی ایسی احادیث ہیں جن میں واضح طور پر اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ ایسے شخص کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ ہی اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔طوالت کے ڈر سے ایک حدیث مذکورہ پر اکتفاء کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (معاشرہ کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج)

**تنبیہ:** ۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں نماز چھوڑنے والا کفر کا مرتکب ہوتا ہے اس حکم پر درج ذیل نتائج مرتب ہوتے ہیں: ۔

۱۔ ایسا شخص کافروں کے گروہ میں شمار ہوگا۔

۲۔ ایسا شخص کسی ایسی مسلمان خاتون سے نکاح نہیں کرسکتا جو نماز اور دیگر ارکان پابندی سے ادا کرتی ہو۔

۳۔ نماز چھوڑنے والے کی گواہی قبول نہیں ہوگی کیونکہ وہ مسلمان نہیں۔

۴۔ ایسا شخص مرجائے تو اس کو غسل نہ دیا جائے' اس پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی' نہ ہی مسلمانوں کے قبرستان میں اسے دفن کیا جائے گا۔

۵۔ اس کے مسلمان عزیز واقارب اس کے مال کے وارث نہیں ہوں گے' نہ وہ کسی کا وارث ہوگا۔

## 13. بلاعذر نماز کو بے وقت ادا کرنا

جس طرح نماز چھوڑ دینا' شرک کے بعد سب سے کبیرہ گناہ ہے اسی طرح کسی شرعی عذر کے بغیر نماز کو وقت سے ٹال کر پڑھنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ☆ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾ (سورۃ ماعون. ۴۔۵)

ترجمہ:۔ ''ایسے نمازیوں کیلئے (بڑی) ہلاکت ہے' جو اپنی نماز سے غافل ہیں''۔

''ویل'' سے مراد سخت عذاب ہے یا جہنم کی ایک وادی ہے جس میں نماز کو ٹال مٹول کر کے پڑھنے والوں کو جھونکا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' ضائع کرنے کا یہ مطلب نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ ﴾انہوں نے نماز کو برباد کیا کہ وہ بالکل نماز چھوڑ دیتے ہیں بلکہ وقت سے ٹال کر پڑھنا بھی نماز کو ضائع کرنا ہے۔(تو ان کا ٹھکانا ''غی'' ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾(سورہ مریم۔ ۵۹)

''غی'' جہنم کی ایک نہایت گہری وادی ہے اور اس کے اندر دی جانے والی سزائیں نہایت سخت ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کیا اور فرمایا:

**☆مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنِجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ' وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوْرٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نِجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلْف☆**

(مسند امام احمد۔ ج ۲ ' حدیث نمبر ۶۵۸۴)

ترجمہ: ۔ ''جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے اس کیلئے نماز قیامت کے دن نور (روشنی) ہوگی (حساب پیش ہونے کے وقت) حجت ہوگی' نجات کا سبب ہوگی' اور جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا ہے' اس کیلئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا' نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ ہوگا' اور قیامت کے دن اس کا حشر قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا''۔

**وضاحت** : بعض علماء کہتے ہیں' ان (تمام) کے ساتھ حشر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر نماز میں سستی کی وجہ مال و دولت کی کثرت ہے تو اس کا معاملہ قارون کے جیسا ہے' اس لئے اس کا حشر بھی قارون کی طرح ہوگا۔ اگر تخت اور حکومت کے سبب سستی کی' تو وہ فرعون کی طرح ہوگا۔ لہذا اس کا حشر بھی فرعون کے ساتھ ہوگا'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور اگر اس کی وجہ وزارت یا تجارت ہے' تو اس کا حشر ہامان' یا مکہ کے تاجر ابی بن خلف کا سا ہوگا۔

## 14۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنا:۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنا' بڑے بھاری گناہوں میں سے ایک ہے' کیونکہ اسلام کے پانچ ارکان میں اس کا بھی شمار ہے۔ زکوٰۃ مالداروں کے ذمہ فقراء ومساکین کا حق ہے' مالداروں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو دولت انہیں مرحمت فرمائی' اس میں سے اس حق کو ادا کریں' جو لوگ زکوٰۃ کے نام سے بھاگتے ہیں' ان کیلئے کئی آیات میں سخت وعید' آخرت میں دردناک عذاب اور دنیا میں ان کے اوپر حادثات کے نزول' بے برکتی آنے کی بشارتیں موجود ہیں' نیز حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے سے قحط اور خشک سالی آتی ہے اور آسمان سے برسنے والی بارش تھم جاتی ہے۔ ایسی چند آیتیں ذکر کی جاتی ہیں جن سے زکوٰۃ کی وضاحت ہو جائے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۱. ﴿ وَلَايَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّلَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴾(ال عمران. ۱۸۰)

ترجمہ:۔ ''اور جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے (کچھ) مال عنایت فرمایا ہے اور وہ اس میں بخل کرتے ہیں تو وہ اس بخل کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں' بلکہ وہ ان کے حق میں برا ہے۔ وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں' قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کی گردنوں میں ڈال دیا جائے گا' اور (یاد رکھو) آسمانوں اور زمین کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وارث اللہ تعالیٰ ہی ہے' اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے"۔

۲. ﴿ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ، هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴾(التوبة. ۳۵)

ترجمہ: ۔ "جس دن (وہ مال) دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا' پھر اس سے ان بخیلوں کی پیشانیاں' پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا کہ دیکھو) یہ وہی ہے جس کو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا' تو تم جو جمع کرتے تھے' اب اس کا مزہ چکھو!"۔

ان دونوں آیات میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کیلئے سخت وعید بیان کی گئی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرما دیا کہ ان کو دردناک عذاب کی بشارت سنا دو ۔ ﴿فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾(التوبة. ۳۴) "

ترجمہ: جو لوگ اپنا مال جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو (بطور زکوٰۃ) اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی بشارت سنا دو"۔

مزید فرمایا' جب یہ دولت آگ میں تپ جائے گی اور ان کو اس سے داغا جائے گا ' تو اس وقت ان سے کہا جائے گا۔ ﴿هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴾(التوبة. ۳۴) "یہ وہی ہے جس کو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا' تو تم جس کو جمع کرتے تھے' اب اس کا مزہ چکھو!"۔

جو آیت "آل عمران" کے حوالہ سے ذکر کی گئی ہے اس کی تفسیر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعاً أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ. ثُمَّ يَقُوْلُ : أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ ، ثُمَّ تَلاَ "وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ" الآية☆(

صحیح بخاری۔ کتاب الزکاۃ۔ باب اِثم مانع الزکاۃ)

ترجمہ:۔ ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا' تو اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی' قیامت کے دن اس کا مال اس کیلئے ایک سانپ بن جائے گا' جس کے سر پر بال نہیں ہوں گے' اور جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے' وہ اس کی گردن میں بطور طوق ڈال دیا جائے گا' اور وہ (سانپ) اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا ' میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ☆﴾ آل عمران،، ۱۸۰ "الخ۔

''زکوٰۃ کی اہمیت اس حدیث سے بھی واضح ہوتی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کو اسلام کا رکن قرار دیا ہے۔

"بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَالْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ" ( صحیح بخاری۔ کتاب الایمان۔ باب دعاؤکم ایمانکم)

ترجمہ:۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ دینا' بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

**غور کیجئے** :۔ اس حدیث میں زکوٰۃ کو اسلام کا ایک رکن قرار دیا ہے' اگر کسی چیز کی بنیاد مضبوط نہ ہو تو اس کے جلد ختم ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے' اسی اہمیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے پیش نظر اور اس عمارت (اسلام) کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کیلئے اور قائم رکھنے کیلئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین اور منکرین زکوٰۃ سے جنگ کرنے کا اعلان کیا اور مرتد ہونے والوں اور زکوٰۃ کے منکروں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں رکھا۔

☆**فَقَالَ : وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ** ☆(صحیح بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ: باب وجوب الزکوٰۃ)

ترجمہ:۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے) فرمایا' اللہ کی قسم جس نے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کیا میں اس سے ضرور قتال کروں گا' کیونکہ زکوٰۃ (ادا کرنا) مال کا حق ہے (مکمل حدیث صحیح بخاری میں دیکھی جاسکتی ہے)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مالوں کا حق ادا کر کے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیوں کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کا جانی حق (نماز' روزہ' حج وغیرہ) تو ادا کرتا ہے لیکن مالی حق ادا جان بوجھ کر ترک کرتا ہے تو اس کے جانی حق کی بھی کوئی قدر و قیمت نہیں رہتی' اور قیامت کے دن یہی مال اس کے لئے وبال جان بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن کی ندامتوں سے محفوظ رکھے۔آمین

## 15۔ یتیم کا مال ناجائز کھانا

لغت میں ''یتیم'' اس بچے یا بچی کو کہا جاتا ہے جس کا باپ اس کے سن بلوغت سے پہلے فوت ہو جائے۔(اور بلوغت کے بعد اس کی یتیمی خود بخود ختم ہو جاتی ہے جیسا کہ احادیث میں اس کا ذکر موجود ہے)۔

☆ آپ ﷺ نے فرمایا **"لَا يُتْمَ بَعْدَ اِحْتِلَامٍ"** (صحیح ابی داؤد۔ کتاب الوصایا۔ باب ماجاء متی ینقطع الیتم؟) ''بالغ ہونے کے بعد یتیم نہیں رہتا''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یتیم کا مال کھانے کے متعلق قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ میں بہت سخت وعید بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَاراً وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْراً﴾(النساء.۱۰)

ترجمہ:۔ ''یقیناً جولوگ یتیموں کا مال بیجا طور پر (ظلم سے) کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں' اور عنقریب وہ جہنم میں داخل ہو جائیں گے''۔

☆عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ ' وَالسِّحْرُ ' وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ' وَأَكْلُ الرِّبَا ' وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ ' وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ ' وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ☆

(صحیح بخاری۔ کتاب الوصایا۔ باب قولہ تعالیٰ إن الذین یاکلون اموال الیتامیٰ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' سات ہلاکت خیز چیزوں سے بچو! صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا وہ کیا ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' جس شخص کا قتل کرنا جائز نہ ہو اس کو ناحق مار ڈالنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' لڑائی (جہاد) سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور بھولی بھالی پاکدامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا''۔

**وضاحت:**۔ مذکورہ بالا آیت کریمہ اور حدیث مبارکہ سے کسی شک وشبہ کے بغیر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یتیم کا مال کھانا یا اس کو برباد کرنا نہایت سخت اور گناہ کبیرہ ہے جس کا مرتکب جہنم رسید ہوگا' اور جہنم بدترین ٹھکانہ ہے اور یہیں بس نہیں بلکہ ''امام سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' یتیم کا مال کھانے والا قیامت کے دن اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے منہ' کانوں' ناک اور آنکھوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے"۔

(تفسیر ابن کثیر۔ ج ا' تفسیر آیت اِن الذین یاکلون اموال الیتامیٰ "سورۃ النساء۔ ۱۰)

## 16۔ بدکاری' زنا کرنا

جملہ اقوام کا اس پر اتفاق ہے کہ زنا کاری حرام ہے اور کوئی دستور (قانون) اس کو جائز تصور نہیں کرتا' قرآن مجید میں بہت سی آیات اس کے گناہ کبیرہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ صرف ایک آیت کو ذکر کیا جاتا ہے۔ **ارشاد رب العالمین ہے:**

۔**﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾** (الاسراء ۔ ۳۲)

ترجمہ:۔ "اور زنا کے نزدیک بھی نہ جایا کرو' کیونکہ یہ بے حیائی ہے اور بہت برا طریق (راستہ) ہے"۔

**وضاحت**۔ قرآن مجید کے الفاظ پر ذرا غور کیجئے' کہ اللہ تعالیٰ کیسے اپنے بندے کو اس گناہ کبیرہ کی حقیقت سے آگاہ کر رہے ہیں بجائے اس کے یہ فرمایا جاتا کہ زنا نہ کرو بلکہ یوں فرمایا کہ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ زنا کرنا تو دور کی بات ہے۔ یعنی ایسے تعلقات پیدا مت کرو جو زنا کے قریب کرتے ہیں۔ (تفصیل کیلئے دیکھیں: معاشرہ کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج)

☆**ارشاد رحمۃ للعالمین ہے:۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزْنِی الزَّانِیْ وَهُوَ مُؤْمِن ☆**

(صحیح ترمذی۔ أبواب الإیمان: باب لا یزنی الزانی وھو مؤمن)

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' زنا کار جب زنا کرتا ہے تو وہ اس حال میں مومن نہیں ہوتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



☆عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ إِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَأْسِهٖ کَالظُّلَّةِ ، فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِکَ الْعَمَلِ عَادَ إِلَیْهِ الْإِیْمَانُ☆ (صحیح ترمذی۔ أبواب الإیمان: باب لا یزنی الزانی وھو مؤمن)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی جب زنا کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایمان نکل کر اس کے سر کے اوپر سائبان کی طرح تن جاتا ہے' پھر جب وہ اس کام سے نکل (باز آ) جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے''۔

**وضاحت** زنا کے کبیرہ گناہ ہونے کیلئے ان دونوں حدیثوں کا مطالعہ ہی کافی ہے یہ اتنا بڑا اور سنگین گناہ ہے کہ انسان کا ایمان بھی اس حالت میں نکل جاتا ہے جب ایمان ہی نہ رہا تو دوسرے نقصانات پھر ہیچ ہیں۔

زناکاری سے کئی ایک مضرتیں اور مفاسد پھوٹنے کا اندیشہ ہے' جس سے عام انسان اور پورا سماج بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ بعض مضرتیں ذیل میں درج ہیں۔

۱۔ اس کی ایک خرابی یہ ہے کہ اس سے دشمنی اور بغض پیدا ہوتا ہے اور انجام کار اس کی وجہ سے قتل اور خونریزی کے واقعات وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

۲۔ نسب ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ جو بچہ حرامی پیدا ہوتا ہے اس کے شرعی باپ' بھائی' چچا یا چچازاد بھائی کوئی بھی نہیں ہوتے۔

۳۔ نسل کا تحفظ' زنا کی لت پڑ جانے کے بعد ایسے لوگ شادی سے کتراتے ہیں 'نتیجہ میں ان کے اولاد نہیں ہوتی اور وہ اس نعمت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

۴۔ زنا کے سبب آدمی تنگ دستی اور فاقہ مستی کے بندھن میں گرفتار ہو جاتا ہے' کیونکہ زانی کو بس ایک فکر ہوتی ہے کہ کسی طرح اس کی چہیتی خوش رہے اور اس کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خوش رکھنے کیلئے وہ سارا مال پانی کی طرح بہا دیتا ہے۔ اور پھر ایسا وقت بھی آتا ہے کہ اس کی محبت میں گرفتار ہو کر مال خرچ کرنے کے بعد تنگ دستی اور فاقہ کشی کی حالت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۵۔ زنا کی بدولت زنا کار مرد اور عورت متعدد خطرناک امراض کا شکار ہو جاتے ہیں مثلاً سیلان، سستی، لاغری اور ولادت کے وقت دشواری اور دوسری مصیبتیں آتی ہیں۔ (حوالہ کیلئے دیکھیں: معاشرہ کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج)

## بد ترین زناکاری پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا:۔

جب زنا کاری حرام ہے اور اس کا شمار کبیرہ گناہوں اور ایسی بے حیائیوں میں ہے جنہیں عقل سلیم اور فطرت مستقیم گوارا نہیں کرتی، تو سوچنا چاہیے کہ ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا کتنا بدترین، بدنما اور بھاری گناہ ہے۔ جب کہ قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ میں پڑوسی کے حقوق بڑی تاکید سے بیان کئے گئے ہیں، اس کے بدترین، بدنما اور سنگین جرم ہونے کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے جو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی المسند میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

☆حدیث:۔ **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِاَصْحَابِہٖ: مَاتَقُوْلُوْنَ فِی الزِّنَا؟ قَالُوْا حَرَّمَہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَھُوَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ، قَالَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِاَصْحَابِہٖ لَاَنْ یَّزْنِیَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَۃٍ اَیْسَرُ عَلَیْہِ مِنْ اَنْ یَّزْنِیَ بِامْرَاَۃِ جَارِہٖ** ☆(المسند لامام احمد۔ ج ۶۔ حدیث نمبر ۲۳۹۱۶)

ترجمہ:۔ ”رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: زنا کی بابت تم کیا کہتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا، اللہ رب العزت اور اس کے رسول ﷺ نے اس کو حرام قرار دیا ہے اس لئے تا قیامت یہ فعل حرام ہی رہے گا۔ مقدادؓ کہتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا' کوئی شخص دس عورتوں سے زنا کرے تو یہ گناہ اس گناہ سے فروتر ہوگا کہ پڑوسی کی بیوی سے زنا کیا جائے۔(یعنی پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا دس گنا بڑا جرم ہے)۔

## 17۔ اغلام بازی (لواطت کا مرتکب ہونا

اغلام بازی مہلک ترین گناہ کبیرہ ہے' اس سے زیادہ فحش' اہانت انگیز' اور گھناؤنی حرکت شاید کوئی اور ہو' گزشتہ امتوں اور جملہ مذاہب میں یہ قبیح حرکت حرام رہی ہے۔عقل سلیم اور فطرت مستقیم اس شرمناک' حیاسوز اور غیر فطری عمل سے حددرجہ نفرت کرتی ہے۔پیغمبر اسلام علیہ السلام کی زبان سے اس جرم کا ارتکاب کرنے والے پر لعنت آئی ہے۔

☆حدیث:۔ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ..... وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ ' وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ**☆(المسند للامام احمد: ج۱۔حدیث نمبر۲۸۲۰)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہو جو غیر اللہ کیلئے ذبح کرتا ہے..... (لمبی حدیث ہے)..... اور اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو قوم لوط والا عمل کرتا ہے۔اور اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو قوم لوط کے (برے) عمل کا ارتکاب کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہو جو قوم لوط کے (قبیح) عمل کا مرتکب ہوتا ہے''۔

**وضاحت** اس گھناؤنے اور کبیرہ گناہ کا اس بات سے اندازہ کیجئے کہ کس قدر نبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رحمت ﷺ بار بار اس کی مذمت فرمارہے ہیں اگر اب بھی قباحت کا علم نہیں ہوا تو پھر اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان پڑھ لیجئے جس میں اللہ تعالیٰ نے اس شنیع عمل کی شدت اور سنگینی کو واضح کیا ہے حالانکہ پاکیزہ نفوس کو اس کے نام سے بھی گھن (بدبو) آتی ہے' کانوں کو اس سے نفرت ہوتی ہے' اور ذوق سلیم کو اس کے تصور سے قے (الٹی) ہوتی ہے یہ بدعادت اغلام بازی ہے' جیسے عورتوں سے کی جانی والی حرکت زنا کاری ہے۔

**﴿إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ﴾(اعراف. ۸۱)**

ترجمہ:۔ ''تم عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں سے شہوت زنی کرتے ہو''۔

اس کی مزید شناعت اور قباحت کا اندازہ لگانا ہو اور اس کے کبیرہ ہونے کے متعلق معلوم کرنا ہو تو نبی رحمت ﷺ کا وہ فرمان یاد کر لیجئے (جو خود رحمۃ للعالمین ہیں وہ اتنے غصے میں ارشاد فرماتے ہیں)

**☆عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ' مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ ☆**

**( صحیح ترمذی. أبواب الحدود. باب ماجاء فی حد اللوطی)**

ترجمہ:۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے کسی کو پاؤ تو اوپر والے اور نیچے والے دونوں کو قتل کر دو۔

**نوٹ:۔** قوم لوط جب اس شنیع فعل کا مرتکب ہو چکی تو اس پر کیا گزری اور کیسا عذاب آیا؟ اس سے بھی سبق حاصل کرنا چاہیے اس کا تفصیلی بیان اللہ تعالیٰ نے من وعن قرآن مجید سورۃ ھود آیت نمبر ۷۷ سے ۸۳ تک بیان کر دیا ہے اور سورہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قمر میں بھی مختصر بیان کر دیا ہے' وہاں مطالعہ کیجئے۔

**ایک واقعہ:۔** تفسیر ابن کثیر میں امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' جبرئیل علیہ السلام نے لوط علیہ السلام کی قوم کو اوپر اٹھا لیا ان کے ساتھ ان کے مویشیوں' اور ان کے کل مال و اسباب کو بھی اتنی اوپر اٹھا لیا کہ ان کے کتوں کی آوازوں کو فرشتوں نے آسمان پر سنا پھر انہیں اس طرح زمین پر پٹخ دیا کہ ان کے محلات' ان کے مویشی اور شجر و حجر سب کچھ تہس نہس ہو کر برباد ہو گئے۔ انہوں نے زمین کو الٹ کر اس طرح ملیامیٹ کیا کہ اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا حصہ اوپر ہو گیا اور ان پر کنکریوں اور ٹھیکریوں کی بارش برسا دی تھی۔

(تفسیر ابن کثیر (عربی) ج ۲' تفسیر آیت سورہ ھود ۸۲ تا ۸۳۔)

## 18۔ سود خوری

سود کھانا اور سود کا لین دین کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین گھناؤنا اور کبیرہ گناہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَایَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ' وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَاسَلَفَ وَاَمْرُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰئِکَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ. یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقَاتِ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ﴾(البقرۃ. ۲۷۶. ۲۷۵)

ترجمہ:۔ ''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) ایسے اٹھیں گے' جیسے کسی کو بھوت (شیطان) نے چھو کر مخبوط الحواس (نیم پاگل) بنا رکھا ہو۔ ان کی (یہ درگت) اس لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہو گی وہ کہا کرتے تھے کہ تجارت اور سود ایک جیسے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو جائز (حلال) کیا ہے اور سود کو حرام' چنانچہ جس کے پاس ہدایت خداوندی پہنچ گئی اور وہ اس سے باز رہا' تو جو کچھ اسے پہلے وصول ہوا اسی کا ہے' اور اس کا معاملہ خدا کے سپرد ہے' اور جو لوگ پھر (سودی لین دین) کریں گے' تو یہی لوگ آگ والے ہیں (وہ اسی کے لائق ہیں) اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور خدا کو ناشکرے بدکار کسی طرح بھی نہیں بھاتے۔

**☆حدیث 1 :۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اٰکِلَ الرِّبَا وَمُوْکِلَهٗ وَکَاتِبَهٗ وَشَاهِدَیْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ ☆**

(صحیح مسلم۔ کتاب المساقلۃ۔ باب الربا)

ترجمہ:۔ ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے' کھلانے' لکھنے اور اس کی گواہی دینے والوں (یعنی ان تمام) پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ تمام (گناہ) میں برابر ہیں۔

**☆حدیث 2:۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْباً' اَیْسَرُهَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ"☆**

(صحیح ابن ماجہ۔ ۲/۲۷)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' سود ستر گناہوں کے برابر ہے ان میں سے ادنیٰ گناہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کر لے''۔

**وضاحت** سود کی حرمت اور گناہ کبیرہ ہونے کے متعلق اور بہت ساری آیات و احادیث موجود ہیں لیکن اگر کوئی ذی شعور اور اہل خرد صرف ان مذکورہ صدر آیات و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



احادیث پر غور ہی کرلے تو اسے بخوبی علم ہو جائے گا کہ یہ کتنا سنگین جرم اور گناہ کبیرہ ہے۔ 1۔ ایک تو ہمیشہ جہنمی۔ 2۔ دوسرا لعنت رسول ﷺ کا مستحق۔

۳۔ تیسرا اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرنے کے مترادف ہے۔

اس تیسری قسم کے متعلق علماء نے لکھا ہے کہ نکاح سے مراد صرف نکاح عقد نہیں بلکہ جماع (مباشرت) ہے۔غور کریں کوئی غیرت مند آدمی' جس میں ذرہ برابر بھی غیرت ہو وہ تو اپنی ماں (جس نے اسے جنم دیا اور مصائب سے گزر کر اس کی تخلیق اور پرورش کا بیڑہ اٹھایا) سے اس گناہ کبیرہ کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔البتہ کوئی بے غیرت ہی اس شنیع وقبیح فعل کا مرتکب ہوگا۔ اب سود کا سب سے ہلکا اور کم ترین گناہ یہ ہے کہ اپنی ماں کے ساتھ مباشرت کرنا تو پھر اس کے بڑے ہونے کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔سود کی کوئی بھی قسم ہو بہرحال سود ایک گناہ کبیرہ ہے وہ خواہ ''ربوالفضل'' ہو یا ''ربوالنسیئہ''۔

ا۔ ''ربوالفضل'' اس کو کہتے ہیں کہ ایک سو روپے دیئے جائیں اور ایک سو بیس روپے لئے جائیں۔اسی طرح سونا' چاندی اور دوسری تمام اجناس میں کیا جائے۔

۲۔ ''ربوالنسیئہ''اس کی صورت یہ ہے کہ ایک معینہ مدت کیلئے کوئی قرض یا ادھار سودا لے' اور جب مقررہ وقت آئے اور مقروض ادائیگی سے قاصر رہے' تو باہم رضامندی سے یا کسی طرح بھی یہ طے کرلیا جائے کہ قرض دار کچھ بڑھا کر قرض ادا کرے گا' اور جتنی مدت زیادہ ہوگی' اسی قدر ادائیگی کی رقم بڑھتی جائے گی۔ یہی وہ سود ہے جس کا زمانہ جاہلیت میں رواج تھا۔قرآن پاک نے نہایت سختی کے ساتھ اس سے منع فرمایا ہے اور اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا ہے۔ ﴿فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَرَسُوْلِهٖ﴾(البقرہ. ۲۷۹)

ترجمہ: ۔ ''اگر نہ کرو گے (اور سود لیتے رہو گے) تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑائی (جنگ) کیلئے تیار ہو جاؤ''۔

سود کا یہی طریقہ آج دنیا بھر کے بنکوں میں رائج ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے یہ صریح احکامات ان جاہلوں کے منہ پر واضح طمانچہ ہیں جو شریعت اسلامیہ سے نابلد ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ موجودہ دور میں سودی نظام کے بغیر کوئی اقتصادی نظام پنپ نہیں سکتا خواہ یہ اقتصادی نظام آسمانی دستور ہی کیوں نہ ہو (نعوذ باللہ من ذالک)۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بری لعنت سے محفوظ رکھے اور حلال کمانے اور کھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین' ثم آمین۔

## 19۔ رشوت لینا اور دینا

رشوت کا لین دین گناہ کبیرہ ہے' ان دنوں اکثر مقامات پر رشوت عام ہو چکی ہے' بالخصوص حکومت کے ملازمین' وکلاء اور جج صاحبان کے اندر بیماری کی طرح رشوت پھیل چکی ہے اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ معمولی سے معمولی اور جائز کام کیلئے بھی رشوت لیتے ہیں۔ حالانکہ جس طرح سود خوری' زنا کاری اور شراب نوشی حرام ہے۔ اسی طرح رشوت کا لین دین بھی حرام ہے۔

**ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَلَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾(البقرة. ۱۸۸)**

ترجمہ: ۔ ''اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھانا' اور اس کو حکام تک نہ پہنچانا' کہ ناحق لوگوں کے مال کا کچھ حصہ جان بوجھ کر کھا جاؤ''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**وضاحت** علامہ شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حاکم کو رشوت دینا ہے۔ بعض مفسرین، منجملہ ''الشیخ ابوبکر جابر الجزائری فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے باطل طریقے سے مال کھانے کی بدترین قسم بیان کی ہے اور وہ یہ کہ رشوت دیکر حکام سے اپنے حق میں فیصلہ کروانا اور اپنے بھائی کا ناحق مال کھانا باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ حرام ہے''۔

(ایسر التفاسیر لکلام العلی الکبیر ج ا، ص ۱۶۹۔ تفسیر مذکورہ آیت)

**☆حدیث:۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ فِی الْحُکْمِ ☆**

(صحیح ترمذی: أبواب الأحکام۔ باب ماجاء فی الراشی والمرتشی.....)

**ترجمہ:۔** ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دینے میں رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی ہے''۔

**وضاحت** ''راشی'' رشوت دینے والے کو کہتے ہیں، جبکہ رشوت لینے والے کو ''مرتشی'' کہتے ہیں اور حدیث کی رو سے رشوت دینے والا اس وقت ملعون ہوگا جب وہ کسی مسلمان کو اذیت پہنچانا چاہتا ہو یا ایسا مال ہتھیا لینا چاہتا ہو جس کا وہ حقدار نہیں، لیکن اگر اپنا حق حاصل کرنے یا ظلم کو دفع (دور) کرنے کیلئے رشوت دی تو ایسا شخص لعنت میں داخل نہیں ہوگا، رہا حاکم تو اسے ہر حال میں رشوت لینا حرام ہے، خواہ لیکر کسی کا حق باطل کرے یا ظلم کا دفعیہ کرے۔

(معاشرہ کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج ص ۴۶۴)

**غور طلب مقام** اب رشوت دینے والے کو غور کرنا چاہیے کہ کہیں وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ملعون تو نہیں بن رہا اگر ایسا ہے تو اس کو فوراً اپنے اس شنیع فعل سے اجتناب کرنا چاہیے اور وہی کام کرنا چاہیے جو اس کے حق میں حلال اور جائز ہے۔ اور رشوت لینے والے کو تو ہر حال میں اس قبیح عمل اور حرام مال سے اجتناب کرنا ضروری ہے کیونکہ اس کیلئے تو کوئی صورت بھی جائز نہیں جیسا کہ اوپر وضاحت کر دی گئی ہے۔

**نصیحت آموز واقعہ** حضرت امام ابوعمرو اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی بابت منقول ہے کہ جن دنوں وہ بیروت میں رہائش پذیر تھے آپ کے پاس ایک نصرانی آیا اور شکایت کی کہ بعلبک کے والی نے مجھ پر فلاں فلاں ظلم کیا ہے' میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کو اس سلسلہ میں کوئی خط لکھ دیں' یہ کہہ کر اس نے آپ کی خدمت میں شہد کا ایک مٹکا پیش کیا' امام موصوف نے جواب میں اسے کہا تم مٹکا واپس لے جاؤ' اور تم جو چاہتے ہو وہ میں خط لکھ دیتا ہوں' چنانچہ آپ نے والی کے نام خط لکھا اور اس کے خراج میں تخفیف کیلئے کہا۔ نصرانی نے مٹکا اٹھا لیا اور خط لیکر والی کے پاس پہنچا' اور اس کے حوالہ کیا' امام موصوف کی سفارش پر حاکم نے اس کے اوپر سے تیس درہم کی تخفیف کر دی۔ (اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ان کے زمرے میں ہمارا بھی حشر فرمائے۔آمین)۔ (معاشرہ کی مہلک بیماریاں اور ان کا علاج۔ص'۴۶۶)

## 20۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا

قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے ﴿فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ﴾

(ال عمران. ۶۱) ترجمہ:۔ ''تو ہم جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کرتے ہیں''۔

**وضاحت** اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عام جھوٹوں پر لعنت کا ذکر فرمایا ہے' چہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جائے کہ کوئی نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھتا نظر آئے اس کا حشر تو سوائے جہنم کے اور نہیں ہے کیونکہ عام جھوٹے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور جو اسلامی احکامات میں جھوٹ بول کر لوگوں کو دین سے گمراہ کرے گا' ان کی اور اپنی عاقبت خراب کرے گا تو یقیناً اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہونا چاہیے۔ سچ فرمایا جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے'

**☆حدیث 1:۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنه أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَةً ' وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ ' وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّداً فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ☆**

(صحیح بخاری۔ کتاب الانبیاء۔ باب ماذکر عن بنی اسرائیل)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا' میری باتیں لوگوں کو پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو' اور بنی اسرائیل سے جو سنو اسے بھی بیان کرو۔ اس میں کوئی حرج نہیں لیکن جو شخص عمداً مجھ پر جھوٹ باندھے گا تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائے''۔

**☆حدیث 2:۔ عَنْ عَلِیٍّ رضی الله عنه بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَإِنَّهٗ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ یَلِجُ النَّارَ ☆**

(صحیح ترمذی: أبواب العلم۔ باب فی تعظیم الکذب علی رسول اللہ ﷺ)

ترجمہ:۔ ''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' مجھ پر جھوٹ مت باندھو' کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ دوزخ میں داخل ہوگا''۔

**وضاحت** ان دونوں احادیث سے نبی کریم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ اب ہر کس و ناکس کو (جو کہ مجالس میں بیٹھ کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایک دوسرے پر فتوے بازی کرتے ہیں اور اپنی طرف سے ہی منہ سے بات نکال کر حدیث بنا کر پیش کرتے ہیں) سوچنا چاہیے کہ آخران کو کونسی چیز اس بات پر مجبور کرتی ہے ,کیا صرف اپنی بات منوانے اور اپنا مقام لوگوں کے دلوں میں بٹھانے کیلئے ایسا کیا جارہا ہے اور انہیں اس بات کی فکر ہی نہیں کہ اگر ہم اپنی طرف سے کوئی بات کہہ کر اسے حدیث کا لقب دیں گے تو ہمارا اصل مقام کل قیامت کے دن کیا ہوگا؟ حقیقی بات ہے کہ آج بہت سے علماء نے صرف اپنی دکان چمکانے کیلئے کئی حیلے اور طریقے شروع کر رکھے ہیں' اسلام کا نام دیکر لوگوں کا مال لوٹا جا رہا ہے ''یقین جانئے ایسے لوگوں (علماء) کیلئے اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب کی بشارت دی ہے'' (التوبۃ۔۳۴)۔ اور نبی کریم ﷺ نے احادیث مذکورہ میں ان کا ٹھکانا جہنم بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے جھوٹ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور سچا راستہ اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین ثم آمین)

## 21۔ ناپ تول میں کمی کرنا

ارشاد رب العالمین ہے: ﴿ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذَالِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً ﴾(الاسراء.۳۵)

ترجمہ:۔ ''اور جب ناپنے لگو تو بھرپور پیمانے سے ناپو اور سیدھے ترازو سے تولا کرو۔ یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے''۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے ﴿وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ☆ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ☆ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ☆ ﴾(الرحمن.۷تا۹)

ترجمہ:۔ ''اسی (اللہ تعالیٰ) نے آسمان کو بلند کیا اور اسی نے ترازو رکھی'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تاکہ تم تولنے میں (حق سے) تجاوز نہ کرو' انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول میں کم نہ دو۔

**وضاحت** مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے ناپ تول کے متعلق ایک واضح حکم نازل فرمایا ہے' کہ ایک مسلمان کا یہ شیوہ نہیں ہونا چاہیے کہ وہ کسی کو دھوکہ 'فریب اور ناپ تول میں فراڈ کے ساتھ نقصان پہنچائے' بلکہ یہ حقیقت ہے کہ ایک دوسرے پر رحم دلی' اور ہمدردی اسلامی اخوت کا فریضہ اور اس کا اہم تقاضا ہے۔ اور اسلامی بھائی چارہ ہی نہیں انسانی اخوت بھی اس کا تقاضا کرتی ہے۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اس وقت سے ہر انسان کو دوسرے کے ساتھ مل کر رہنا' حسن سلوک کرنا واجب اور ضروری رہا ہے۔ ایک مومن ہی نہیں بلکہ ایک شریف انسان کا بھی یہی تقاضا ہے' کہ لوگوں کے ساتھ برتاؤ میں وہ مخلص رہے' ان کے ساتھ دھوکہ' فریب اور ان کے حقوق میں کمی نہ کرے' اور ناپ تول اور پیمائش میں کمی نہ کرے' اس لئے کہ یہ مہلک اور کبیرہ گناہ ہے' اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا فعل بد ناپ تول میں کمی کو ذکر کیا اور اس کے علاوہ احادیث میں بھی اس کے متعلق بہت سخت وعیدیں آئی ہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام ان کو سمجھاتے ہیں اور ان کو اللہ کے عذاب سے ڈراتے ہیں لیکن وہ قوم اپنی ضد پر اڑی رہی' آخر کار اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے فرمانبردار امتیوں کو عذاب سے بچا لیا اور باقی تمام کو تباہ و برباد کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# حضرت شعیب علیہ السلام اوران کی قوم کا تذکرہ:

﴿وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ﴾(ھود. ۸۴)

(تفصیل کیلئے دیکھیں سورہ ھود ۸۴ تا ۹۴ اور اعراف ۸۵ تا ۹۳)

ترجمہ:۔ ''حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اے میری قوم: (اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں) اور ناپ تول میں کمی نہ کرو' میں تمہیں آسودہ حال دیکھ رہا ہوں' اور مجھے تم پر گھیرنے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے''۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا اور پہلی امتوں کی تباہی کے حالات بھی بتائے اور فرمایا ﴿أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ﴾(ھود. ۸۹) ترجمہ:۔ ''(اور اے میری قوم تمہیں ایسا نہ ہو کہ میری مخالفت تمہیں) ان عذابوں کا مستحق بنا دے جو قوم نوح' قوم ھود اور قوم صالح کو پہنچے ہیں' اور قوم لوط تو تم سے کچھ دور نہیں''۔

الغرض جب قوم نے کفر اور بگاڑ پر اصرار کیا' ناپ تول میں کمی کی اور مزید جرم کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی سخت سزائیں دیں جن کا ذکر متعدد آیات میں آیا ہے چنانچہ سورہ ھود میں فرمایا ''جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا ہم نے شعیب علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ (تمام) مومنوں کو اپنی خاص رحمت سے نجات بخشی اور ظالموں کو سخت چنگھاڑ کے عذاب نے آدبوچا جس سے وہ اپنے ہی گھروں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اوندھے پڑے ہوئے ہو گئے''۔سورہ مطففین میں ہے:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ☆ الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ☆ وَإِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ☆﴾ (المطففين. ۱ ..۳)

ترجمہ:۔ ''بڑی خرابی (ہلاکت) ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی' کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں' اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں''۔

☆حدیث:۔ عَنْ عَبْدِاللّٰه بْنِ عُمَرَ رضى الله عنهما : قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ! خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيْتُمْ بِهِنَّ ' وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ ' لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ ' حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهَا ' إِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِيْ أَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا ..... وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ إِلَّا أُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَشِدَّةِ الْمَؤُنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ.( صحیح ابن ماجہ۔ ج۲ ' ص ۳۷۰)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے مہاجرین کی جماعت! پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر تم ان میں پڑ گئے (تو تمہارا حشر بھی اس کے مطابق ہو گا) اور تم اس میں پڑو' اس بات سے میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں۔(وہ خصلتیں یہ ہیں)

1۔ جس قوم میں فحش کاری عام ہو گی ۔وہ کھلم کھلا بے حیائی کرے گی۔ان کے اندر طاعون اور ایسی وبائیں پھیلیں گی جو ان سے پہلے لوگوں میں نہیں پھیلی ہوں گی۔.....2۔ اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرے گی' وہ قحط سالی اور سخت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مشقت میں مبتلا ہوگی' اور حکام (حکمران) اس پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑیں گے''۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ آج کا معاشرہ بالکل ان برائیوں میں مبتلا ہو گیا ہے جو اس حدیث میں ذکر کی گئی ہیں۔ یقیناً آج قحط سالی کا سماں ہے اور حکمرانوں کے ظلم و جور دن بدن بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ اس لئے کہ ہم اس گناہ کبیرہ کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کبیرہ گناہ سے بچنے اور اپنی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ان طرح طرح کی مشقتوں اور مصائب سے نجات حاصل کرسکیں۔ (آمین ثم آمین)

## 22۔ قدرت رکھنے کے باوجود حج نہ کرنا

قرآن مجید میں ہے: ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ☆﴾(ال عمران.۹۷)

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے اور جو کوئی کفر کرے (یعنی حج کی طاقت کے باوجود حج نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔

☆حدیث:۔ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عزوجل: إِنَّ عَبْدًا صَحَّحْتُ لَهُ جِسْمَهُ ' وَوَسِعْتُ عَلَيْهِ فِي الْمَعِيْشَةِ ' تَمْضِيْ عَلَيْهِ خَمْسَةُ أَعْوَامٍ لَا يُفْدِ إِلَيَّ ' لَمَحْرُوْمٌ. (صحیح الترغیب والترھیب (البانیؒ)۔ کتاب الحج' باب ترھیب من قدر علیہ الحج فلم یحج)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے' جس کسی بندے کو میں جسمانی صحت عطا کروں' وافر مقدار میں روزی دوں' پھر پانچ سال گزر جانے کے باوجود اگر وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میری طرف (حج کیلئے) نہ آئے تو وہ شخص (اجر وثواب سے) محروم ہوگا''۔

**وضاحت** غور طلب مقام ہے کہ ایک شخص فریضہ حج ادا کر چکا ہے' پھر پانچ سال گزر گئے' وسعت وصحت کے باوجود اگر وہ حج کیلئے نہیں جاتا تو وہ اجر وثواب سے محروم ہے لیکن اگر کوئی وسعت وصحت کے باوجود فریضہ حج ادا نہیں کرتا تو وہ یقیناً ایک گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا' حج ایک عظیم اسلامی شعار ہے' جس کی خاطر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تعمیر کعبہ کا حکم دیا تھا اور ایسے شخص کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پروا نہیں جو اس کے اس عظیم حکم سے اعراض اور پہلو تہی اختیار کرتا ہے۔

تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ ہر مستطیع مسلمان پر حج فرض ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ اس لئے کسی عذر کے بغیر اس فرض کو چھوڑنے والا فاسق اور عاصی ہوگا' کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی حکم عدولی کی' یہی وجہ ہے ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپؓ فرمایا کرتے تھے' جو حج کی طاقت رکھنے کے باوجود حج نہیں کرتا' وہ یہودی فوت ہو یا عیسائی اس پر دونوں چیزیں برابر ہیں (یعنی اس کو اپنے اسلام کی فکر کرنی چاہیے)۔

(تفسیر القرآن العظیم۔ تفسیر ال عمران' آیت نمبر ۹۷)

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ ان شہروں میں آدمی بھیج کر یہ معلوم کروں کہ وسعت (زاد راہ' خوشحالی) کے باوجود کون لوگ حج کو نہیں جاتے' کیونکہ جو لوگ وسعت کے باوجود حج نہیں کرتے ہیں میں ان پر جزیہ عائد کردوں۔ اس لئے کہ وہ مسلمان نہیں' وہ مسلمان نہیں (دو مرتبہ فرمایا)۔ (دیکھیں حوالہ مذکور)

شیخ ابن حجر تمیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس نوعیت کی حدیث کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رائے یا عقل کا نتیجہ نہیں ہوسکتی' لہذا اس کا حکم مرفوع حدیث کے حکم میں ہوگا۔ (بحوالہ معاشرہ کی مہلک بیماریاں۔ ص '۲۳۱)

اللہ تعالیٰ ہم کو اسلام کے اس عظیم فریضہ کو ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور اس کے عظیم اجر کا ہمیں حقدار بنائے۔

## 23۔ جواء کھیلنا

قرآن مجید میں ہے: ﴿ يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ☆﴾(المائدة. ۹۰)

ترجمہ: ۔ ''اے ایمان والو! شراب خوری' جوئے بازی' بت پرستی اور (تیروں سے) تقسیم کا طریقہ پلیدی (گندی باتیں) اور شیطانی کام ہیں' لہذا تم ان سے بچتے رہو' تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ''۔

☆حدیث: ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ: تَعَالَ! اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ☆

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ باب افرایتم اللات والعزیٰ)

ترجمہ: ۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو کوئی اپنے ساتھی سے کہے آؤ ہم جوا کھیلیں' تو وہ صدقہ کرے''۔

**وضاحت** جوا خواہ مستقل طور پر کھیلا جائے یا کسی کھیل ''جیسے نرد یا شطرنج ''میں شرط لگا کر کھیلا جائے ''قمار'' ''میسر'' ہے اور اس کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا آیت کریمہ اور حدیث مبارکہ اس کی خوب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وضاحت کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ یہ شیطانی کام ہے اور یہیں پر بس نہیں جوا کھیلنا تو دور کی بات ہے' جوا کھیلنے کی دعوت دینے پر بھی انسان کو صدقہ کرنا چاہیے اس سے بھی اس کے گناہ کبیرہ ہونے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ الغرض جوا کھیلنا بکثرت نقصانات کی وجہ سے حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے' چند ایک مضرتیں ذیل میں درج ہیں۔

۱۔ جوا شیطانی حرکت ہے جیسا کہ آیت میں ذکر ہو چکا ہے۔

۲۔ جوئے کی وجہ سے جوئے بازوں میں بغض وعداوت اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ جوئے میں جیتنے والے کی طرف سے ہارنے والے کے دل میں نفرت گھر کر جاتی ہے کیونکہ ہارنے والے کا کل یا کچھ مال بالکل چھن جاتا ہے' اور یہ فطرت کے عین مطابق ہے کہ جس کا مال چھن جائے گا وہ اپنے دل میں پوشیدہ دشمنی رکھے گا اور جیتنے والے کے نقصان کیلئے خفیہ پلان اور منصوبے بنائے گا۔

۴۔ جوا غریبی لاتا ہے' اس بری لت کی بدولت کتنے گھر ویران ہوئے ہیں۔

۵۔ جوئے کا وبال ہارنے والے جواری پر ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کے بیوی بچے اور اس کا پورا کنبہ اس سے متاثر ہوتا ہے۔ بسا اوقات جواری یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ جوئے میں اپنی بیوی کی شرط ہار کر بیوی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

۶۔ یہ لعنت ذکر الٰہی سے بالعموم رکاوٹ بنتی ہے کیونکہ جواری کا قیمتی وقت جوئے کی نذر ہو جاتا ہے' اس کو بس یہی فکر ہوتی ہے کہ اب کونسا داؤ کھیل کر جیت سکتا ہوں اور پھر خدا کی یاد اسے کہاں سوجھتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۷۔ جوئے بازی' نماز سے بھی روکتی ہے' کیونکہ جس وقت وہ بازی جیتنے کی دھن میں ہوتا ہے نماز کا وقت گزر جاتا ہے اور اسے خبر بھی نہیں ہوتی۔

شیخ محمد رشید رضا مصری کی تفسیر ''المنار'' میں ہے ''شراب اور جوا' اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے روکتے ہیں تو یہ ان کی سب سے بڑی خرابی ہے۔ اسی طرح یہ دونوں چیزیں نماز سے روک دیتی ہیں جو دین کا ستون ہے۔

۸۔ جوا کمائی کی تمام راہوں کو مسدود کر کے ایک جوئے کا راستہ کھلا رکھتا ہے۔

۹۔ جوئے باز بکثرت قرض لینے اور اپنی جان جلانے پر مجبور ہوتا ہے۔

۱۰۔ جوا ناگہانی غریبی لاتا ہے اور جواری کبھی مالدار بھی ہو جاتا ہے۔ کبھی اس لت میں مبتلا آدمی خودکشی بھی کر بیٹھتا ہے اور دنیا و آخرت میں ناکام و نامراد ہوتا ہے۔ کبھی جواری اپنے سے جیتنے والے کو قتل کر بیٹھتا ہے اور کبھی خود پاگل ہو جاتا ہے۔

الغرض خدا کی قسم! عقل سلیم بھی شاہد ہے کہ شراب اور جواء حرام ہیں کیونکہ ہر دو کی مضرتیں بے پایاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے۔

## 24۔ خود کشی کرنا

قرآن مجید میں ہے: ۔ ﴿وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا. وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا وَّكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا﴾ (النساء. ۲۹. ۳۰)

ترجمہ: ۔ ''اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو' یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے اور جو شخص یہ (نافرمانیاں' کسی کا مال ناحق کھانا اور اپنے آپ کو قتل کرنا) سرکشی اور ظلم سے کرے گا' تو عنقریب ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے۔ اور یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ پر آسان ہے"۔

☆حدیث :1 ۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِداً مُخَلَّداً فِیْهَا أَبَداً ' وَمَنْ شَرِبَ سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِداً مُخَلَّداً فِیْهَا أَبَداً ' وَمَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ یَتَرَدّٰی فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِداً مُخَلَّداً فِیْهَا أَبَداً ☆

(صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب بیان غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس شخص نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کی ہوگی وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اسی ہتھیار کو اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور جو شخص زہر پی کر خودکشی کرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ کی آگ میں زہر پیتا رہے گا' اور جو شخص کسی پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا' وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے گرتا رہے گا۔

☆حدیث2 ۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ ' قَالَ النَّبِیُّ ﷺ "اَلَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَهٗ یَخْنُقُهَا فِی النَّارِ ' وَالَّذِیْ یَطْعَنُهَا ' یَطْعَنُهَا فِی النَّارِ. (صحیح بخاری۔ کتاب الجنائز۔ باب ماجاء فی قاتل النفس)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو خود اپنا گلہ گھونٹ لے (اور فوت ہو جائے) وہ دوزخ میں اپنا گلہ گھونٹتا ہی رہے گا۔ اور جو شخص نیزہ مار کر خودکشی کرے وہ دوزخ میں بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خود کو نیزہ مارتا ہی رہے گا"۔

☆ **حدیث 3۔** حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے' فرماتے ہیں اس مسجد میں حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے جتنی حدیثیں ہم سے ذکر کیں' ہم نے ان میں سے ایک کو بھی فراموش نہیں کیا' نہ ہمیں یہ خدشہ (اندیشہ) ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف کسی افترا پردازی سے کام لیا' بہرکیف انہوں (حضرت جندب رضی اللہ عنہ) نے فرمایا:

☆ **كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ ' فَقَالَ اللّٰهُ : بَدَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِهٖ ' حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ"** (دیکھئے حوالہ مذکور حدیث نمبر 2)

ترجمہ:۔ "ایک شخص کے کوئی زخم آیا' اس نے خودکشی کر لی' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا' میرے بندے نے خودکشی کیلئے جلدی کی لہذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی ہے"۔

**وضاحت** خودکشی ایک گناہ کبیرہ ہے جو کئی مسائل کی بناء پر کیا جاتا ہے' لیکن یہ جان لینا چاہیے کہ گناہ کی جو بھی وجہ بنے بہرحال وہ گناہ ہی ہوتا ہے مندرجہ بالا آیات اور احادیث میں اس کی تغلیظ اور کبیرہ ہونے کا تو یہاں تک فرما دیا کہ جو شخص اس کا مرتکب ہوگا اس پر جنت حرام ہے اس لئے خواہ کتنی بھی مصیبت آ جائے یا کوئی اور وجہ بن جائے اس گناہ سے بچنا چاہیے کیونکہ باقی گناہوں میں احتمال ہوتا ہے کہ شاید زندگی میں انسان کو موقع مل جائے اور وہ توبہ کر کے اس گناہ سے پاک ہو جائے لیکن اس گناہ کے بعد تو اس بات کا احتمال ہی ختم ہو جاتا ہے کہ اب انسان توبہ کر کے اپنا گناہ معاف کروا سکے۔ آج کل آپ اخبار' جرائد اور میڈیا کے ذریعہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گھناؤنے اور کبیرہ گناہ کے بارے میں عام پڑھتے اور سنتے ہیں۔ یہ صرف اور صرف اسلام سے دوری کا نتیجہ ہے کہ آج کا مسلمان اس کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا فرمائے اور اس گناہ کبیرہ سے بچنے کی توفیق بخشے۔ آمین یارب العالمین۔

## 25۔ حرام مال کمانا اور کھانا

حرام مال کمانے کے چند ذرائع پہلے بیان ہو چکے ہیں مثلاً سود' رشوت لینا دینا' ناپ تول میں کمی کرنا' جوا کھیلنا' زکوٰۃ ادا نہ کرنا بھی ایک حرام مال کا ذریعہ ہے' اسی طرح یتیم کا مال کھانا' بہرحال یہاں تو صرف حرام مال کھانے کے گناہ کبیرہ ہونے کے متعلق بیان کیا جائے گا۔

ارشاد رب العالمین ہے : ۔ ﴿وَلَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ☆﴾ (البقرة.۱۸۸) ''اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناجائز طریق سے مت کھاؤ''۔

☆حدیث 1 :۔ **عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی الله عنه' قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَا يَرْبُوْ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ إِلَّا كَانَتِ النَّارُ أَوْلٰى بِهٖ** (صحیح الترمذی۔۱/۱۸۹)

ترجمہ :۔ ''حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا' اے کعب بن عجرہ! جو گوشت حرام طور پر پروان پائے اس کا قرار واقعی ٹھکانہ صرف دوزخ ہی ہے۔

حدیث2 : ۔ **عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّهَاالنَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّباً..... وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَارَزَقْنَاكُمْ" ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَآءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ ' وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ ' وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ ' وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذَالِكَ (صحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاکیزگی کو ہی قبول کرتا ہے (آگے لمبی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا) اور فرمایا (اللہ تعالیٰ نے) اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر کیا جو ایک طویل سفر کرتا ہے' پراگندہ بال اور غبار آلود ہو کر ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے' اے پروردگار! اے پروردگار! حالانکہ اس کا کھانا حرام' اس کا پینا حرام' اس کی ساری غذا حرام' پھر بھلا اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟

**وضاحت** آج کل حرام و حلال کی تمیز اٹھ چکی ہے عام ذہنیت یہ بن چکی ہے کہ کسی طرح مال ان کی مٹھی میں آ جائے' خواہ حلال طریقے سے آئے یا حرام سے, بلکہ بعض لوگ تو مال و دولت کو جمع کرنے کی خاطر باپ کو ہی قتل کر دیتے ہیں (العیاذ باللہ)۔ حالانکہ اوپر والی آیت واحادیث سے پتہ چلتا ہے کہ حرام مال کھانا کتنا گناہ کبیرہ ہے' آج جو مسلمانوں کی حالت زار ہے اور پھر یہ کہا جاتا ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں تو کیسے قبول ہوں جب رزق حلال نہیں ہے تو دعا قبول کیسے ہو بلکہ ان کیلئے تو (حدیث نمبر 1) کی روشنی میں جہنم زیادہ مناسب ہے کہ دنیا میں جیسے ہو زندگی بسر کر لیں آخر کار ٹھکانہ جہنم ہے۔ (العیاذ باللہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس لئے قارئین کرام! اپنے کاروبار کرتے ہوئے یہ ضرور سوچئے اور پھر اس سے بڑھ کر سوچنے والی بات یہ ہے کہ جب آپ کوئی چیز کھانے لگیں تو آپ کو اس بات کا پورا علم ہونا چاہیے کہ کہیں اس میں کوئی چیز حرام کی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حرام سے بچنے اور حلال کمانے اور کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

## 26۔ سنت کا ترک کرنا

قرآن مجید میں ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا☆﴾ (الاحزاب. ۲۱)

ترجمہ:۔ یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) عمدہ نمونہ ہے' (خصوصاً) ہر اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔ مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:

2۔ ﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ☆﴾(النور. ٦٣)

ترجمہ:۔ ''سنو! جو لوگ حکم رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے یہ کہ ان پر کوئی زبردست آفت آن پڑے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے''۔

☆حدیث1 :۔ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی الله عنه قَالَ' قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً..... فَقَالَ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ' عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَالْاُمُوْرَ الْمُحْدَثَاتِ فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

(صحیح ابن ماجہ۔ مقدمہ= باب نمبر٦ ۔اتباع سنۃ الخلفاء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ ''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بہت عمدہ وعظ کیا (اس میں سے آخری الفاظ یہ تھے) پس آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں چاہیے کہ میری سنت کو مضبوطی سے تھام لو' اور میرے بعد کے خلفاء راشدین ہدایت یافتہ کی سنت کو' انہیں دانتوں سے مضبوط پکڑے رکھو اور دیکھو! نئی باتوں (بدعتوں) سے بچتے رہنا' کیونکہ ہر نئی بات گمراہی ہے''۔

☆حدیث2:۔ **عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ.** (صحیح بخاری۔ کتاب النکاح۔ باب الترغیب فی النکاح)

ترجمہ:۔ ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں (یعنی میری ملت اور میرے طریقے پر چلنے والوں میں سے نہیں ہوگا)۔

**وضاحت** ''سنت'' عربی میں طریقے کو کہتے ہیں (المعجم الوسیط) لیکن یہاں سنت سے مراد نبی رحمت ﷺ کے اقوال' افعال اور تقاریر کا نام ہے

تو ان آیات واحادیث میں آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی اہمیت اور اس کے تارک پر وعید بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ پہلی آیت اور حدیث میں فرمایا کہ آپ ﷺ کی پوری زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے تم اس پر کاربند ہو جاؤ اور اس کو مضبوطی سے تھام لو گویا کہ تم دانتوں سے اس کو تھامے ہوئے ہو ۔دوسری آیت اور حدیث میں تارکِ سنت کیلئے سخت وعید سنائی گئی ہے۔

سنت کے تارک کیلئے جس آفت کا ذکر دوسری آیت میں کیا گیا ہے اس سے مراد دلوں کی وہ کجی ہے جو انسان کو ایمان سے محروم کر دیتی ہے یہ نبی ﷺ کے احکام سے سرتابی اور ان کی مخالفت کرنے کا نتیجہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿فَلاَ وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا☆﴾ (النساء. ٦٥)

ترجمہ:۔ ''قسم ہے آپ ﷺ کے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں' پھر جو فیصلہ آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں''۔

ایک دوسری آیت میں اللہ تعالی نے فرمایا ﴿یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوْااللّٰہَ وَاَطِیْعُوْاالرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُم☆﴾(محمد. ٣٣)

ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو''۔

ان دونوں آیات سے پتہ چلا کہ نبی ﷺ کے منہاج' طریقے اور سنت کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہیے۔ اس لئے کہ جو اقوال و اعمال اس کے مطابق ہوں گے' وہی بارگاہِ الٰہی میں مقبول اور دوسرے سب مردود ہوں گے۔

☆ آپ ﷺ کا فرمان ہے " مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ"(صحیح بخاری' کتاب الصلح' باب اذا اصطلحوا علی صلح جور۔)

ترجمہ:۔ ''جس نے ایسا کام کیا' جو ہمارے طریقے (سنت) پر نہیں' وہ مردود (نامقبول) ہے''۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ سنت کا ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے بلکہ ایک حدیث میں تو تارک سنت کو آپ ﷺ نے ملعون قرار دیا ہے(المعجم الکبیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



للطبرانی)۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس گناہ کبیرہ سے بچنے اور سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## 27۔ ماہ رمضان میں جان بوجھ کر روزہ ترک کردینا

قرآن مجید میں ہے 1:﴿ يَا أَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ☆﴾(البقرة. ۱۸۳)

ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! تم پر (ماہ رمضان کے) روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو''۔

2. ﴿ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ' وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوااللّٰهَ عَلٰى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(البقرة. ۱۸۵)

ترجمہ:۔ ''تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا ضروری ہے' ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو' اسے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنی ہوگی' اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے' سختی کا نہیں' وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرلو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو''۔

☆حدیث1 :۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اٰمِيْنَ ' اٰمِيْنَ ' اٰمِيْنَ ' قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ صَعِدْتَ الْمِنْبَرَفَقُلْتَ ' اٰمِيْنَ ' اٰمِيْنَ ' اٰمِيْنَ ' فَقَالَ إِنَّ جِبْرَئِيْلَ عليه السلام أَتَانِیْ فَقَالَ مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَرَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهٗ ' فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ ' قُلْ اٰمِيْنَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ.

(معاشرہ کی مہلک بیماریاں بحوالہ صحیح ابن خزیمہ وابن حبان)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: آمین' آمین' آمین' کسی نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول ﷺ آپ منبر پر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے آمین' آمین' آمین فرمایا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا' جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے' اور کہا جوکوئی رمضان پاکر اپنے لئے مغفرت کا سامان نہ کرے وہ شخص جہنم میں جائے گا' اور اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور رکھے' کہو آمین ! میں نے کہا آمین۔ (آگے حدیث لمبی ہے صرف مطلوبہ حصہ مذکور ہے)

**وضاحت** مذکورہ آیات وحدیث سے قارئین نے بخوبی جان لیا ہوگا کہ شرعی عذر' جیسے سفر' بیماری' بڑھاپے اور عورتوں کو لاحق عوارض جیسے حیض' نفاس' حمل اور دودھ پلانے کے علاوہ کسی بھی عذر یا مجبوری کے بغیر روزہ نہ رکھنا کتنا بڑا گناہ ہے۔

درحقیقت ایسا شخص جو دین اسلام کے اس اہم ترین رکن کے احترام کو پامال کرتا ہے وہ اس لائق ہے کہ اس کو فاسق و فاجر کہا جائے اور آخرت میں وہ دردناک عذاب اور شدید ترین اذیت کا مستحق ہو۔ یہ آدمی بجا طور پر اس سزا کا مصداق ہے جو کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں مذکور ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دو فرشتوں نے مجھے آ کر دونوں طرف سے میرے بازوؤں کو تھام لیا اور ایک نہایت دشوار گزار پہاڑ کی طرف مجھے لے چلے۔ دونوں نے مجھے کہا' چڑھو! میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا' ان میں سے ایک نے کہا ہم تمہاری مدد کریں گے میں چڑھنے لگا' جب میں پہاڑ کے وسط میں پہنچا' تو میں نے نہایت تیز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آوازیں سنیں' میں نے کہا یہ کیسی آوازیں ہیں' انہوں نے کہا یہ دوزخیوں کے کتوں جیسی بھونکنے کی آوازیں ہیں پھر وہ مجھے آگے لے چلے اچانک میرے سامنے کچھ لوگ اپنی ایڑیوں (پٹھوں) کے بل لٹکے ہوئے تھے۔ان کے جبڑے چیرے ہوئے تھے اور ان جبڑوں سے خون بہہ رہا تھا میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں' انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو افطار کی اجازت سے پہلے ہی کھا پی لیا کرتے تھے۔

(معاشرہ کی مہلک بیماریاں بحوالہ صحیح ابن خزیمہ وابن حبان)

اس حدیث میں افطار سے چند گھڑی پہلے کھانے پینے والوں کی یہ سزا ہے تو پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو بلا عذر روزہ چھوڑ دیتے ہیں اور رمضان کا احترام اور حکم خداوندی کا پاس ولحاظ بھی نہیں رکھتے ۔ یقیناً ان کا ٹھکانہ جہنم ہی ہوگا جیسا کہ پہلی حدیث میں گزر چکا ہے (العیاذ باللہ)۔اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اسلام کے اس عظیم رکن کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔آمین ثم آمین۔

## 28۔ والدین کی نافرمانی کرنا

**قرآن مجید میں ہے : ﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا☆﴾ (الاسراء.۲۳)**

ترجمہ:۔ ''تیری موجودگی میں اگر ماں' باپ یا دونوں میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے) تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا' نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا''۔

**☆حدیث1 : ۔ عَنْ أَبِیْ بَکْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ**

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰہِ ﷺ اَلاَ اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ؟ قُلْنَا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ثَلٰثاً : اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ ، وَکَانَ مُتَّکِئاً فَجَلَسَ فَقَالَ: اَلاَوَقَوْلُ الزُّوْرِ ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ ، اَلاَوَقَوْلُ الزُّوْرِ ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ، فَمَا زَالَ یَقُوْلُهَا حَتّٰی قُلْتُ لاَ یَسْکُتُ.

(صحیح بخاری۔ کتاب الادب۔ باب عقوق الوالدین من الکبائر)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں ضرور اے اللہ کے رسول ﷺ بتائیں۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا' ..... ۔فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا' سنو! جھوٹ بولنا' جھوٹی گواہی دینا' سنو! جھوٹ بولنا' جھوٹی گواہی دینا' آپ ﷺ برابر یہی فرماتے رہے ہم نے سوچا کاش آپ ﷺ خاموش ہو جاتے۔

**وضاحت** قارئین کرام! والدین اللہ کی ایک بہت بڑی نعمت ہوتے ہیں اور اس نعمت کی قدر اسی شخص کو ہے جس سے یہ نعمت چھن گئی ہو' خدا کی قسم کسی نے ایسے ہی نہیں کہہ دیا کہ (مانواں ٹھنڈیاں چھانواں) اس ٹھنڈی چھاؤں کا اندازہ اسی کو ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہو اور وہ ان کی خدمت کر کے ان کو خوش رکھ کر ان کی چھاؤں میں بیٹھا ہو۔ لیکن اس کے برعکس وہ بدنصیب جس نے ان کو ناراض کیا دونوں یا ایک کو اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم ہی سمجھنا چاہیے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے فرشتوں کی اور نبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کریم ﷺ کی بھی۔ دیکھئے (صحیح ابن خزیمہ وابن حبان)

اللہ تعالی کے ساتھ شریک ٹھرانے کے گناہ کے بعد فورا والدین کی نافرمانی کا ذکر آنا اس کی اہمیت کو اور اجاگر کردیتا ہے اس لئے انسان کو سوچنا چاہیے کہ وہ اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرکے اس کا مرتکب کیوں ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس گناہ کبیرہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ماں باپ کی فرمانبرداری اور خدمت کرنے کی بھی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

## 29۔ غیبت کرنا

قرآن مجید میں ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ☆﴾(الحجرات. ۱۲)

ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے' کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی' اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو' بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے''۔

☆حدیث 1 :۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ ' قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ إِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ. (صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ ۔۔ باب تحریم الغیبۃ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے فرمایا' جانتے ہو غیبت کسے کہتے ہیں ؟ انہوں (صحابہؓ) نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا' اپنے بھائی کے اس عیب کا ذکر کرنا جس کو وہ ناپسند کرے' کسی نے عرض کیا جو عیب میں ذکر کر رہا ہوں اگر وہ اس میں موجود ہو تو اس کے متعلق آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر واقعی وہ (عیب) اس میں موجود ہے تو یہ اس کی غیبت ہوگئی اور اگر وہ عیب اس میں موجود نہیں ہے تو پھر یہ بہتان بازی ہوگئی"۔

**☆حدیث 2 : ۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ..... بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ أَنْ یَّحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ ' كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ.**

(صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ ۔ باب تحریم ظلم المسلم)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' آدمی کے بُرا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' مسلمان کی ہر چیز خون' مال اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے"۔

**وضاحت** غیبت کی حرمت اور اس کے گناہ کبیرہ ہونے کے متعلق بہت سی احادیث موجود ہیں ۔ ہم صرف انہیں دلائل پر اکتفاء کرتے ہیں' ایک ذی شعور انسان کیلئے تو قرآن مجید کی مذکورہ آیت کریمہ ہی کافی ہے کہ ایک عقل مند' باشعور شخص کبھی بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ اس کا بھائی مردہ پڑا ہو اور وہ اس سے گوشت لیکر کھانا شروع کر دے' لیکن بدقسمتی سے غیبت جتنا بڑا گناہ ہے اور مردہ کے گوشت سے جتنی گھن آتی ہے آج غیبت اتنی ہی لوگوں کی مرغوب غذا بن چکی ہے وہ دوسروں کی غیبت کر کے لذت محسوس کرتے ہیں (العیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ ہمیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس بری عادت اور گناہ کبیرہ سے محفوظ رکھے اور ہر مسلمان بھائی کی عزت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

## 30۔ علم کا چھپانا

ارشاد رب العالمین ہے: ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَابَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُوْنَ☆ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَأَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَأُولٰٓئِكَ أَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ☆﴾(البقرة. ۱۵۹.۱۶۰)

ترجمہ:۔ ''جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں' باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کیلئے بیان کر چکے ہیں' ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے' مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور واضح کر دیں تو میں ان کی توبہ قبول کر لیتا ہوں اور میں ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہوں''۔

2۔ ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَناً قَلِيْلاً' أُولٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ إِلَّاالنَّارَ وَلاَ يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ☆ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ☆﴾(البقرة. ۱۷۵.۱۷۴)

ترجمہ:۔ ''بے شک لوگ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب چھپاتے ہیں اور اسے تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں' یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا' نہ انہیں پاک کرے گا' بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے اور عذاب کو مغفرت کے بدلے خرید لیا ہے' یہ لوگ آگ کے عذاب پر کس قدر ڈٹ جانے والے ہیں"۔

☆حدیث 1:۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ، ثُمَّ كَتَمَهٗ ، اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ☆ (صحیح ترمذی۔ ج۲' ص۳۳۶)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص سے کسی ایسے علم کے بارے پوچھا جائے جس کو وہ جانتا ہو' پھر اس کو چھپالے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی"۔

**وضاحت** اس گناہ کبیرہ کی بابت زیادہ کچھ کہنے کی بجائے اتنا ہی کافی ہوگا کہ جو علم کو چھپاتا ہے ایک تو اس پر آیت کریمہ کی روشنی میں لعنت ہے اور دوسرا قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام ڈالی جائے گی' اب ان علماء کرام کو اور اہلِ علم کو خود ہی سوچنا ہوگا کہ آیا وہ اس علم دین کو لوگوں تک پہنچا کر انبیاء علیہ السلام کا وارث بننا چاہتے ہیں یا اس کو چھپا کر ملعون اور جہنم کی لگام کا مستحق بننا چاہتے ہیں۔

**نوٹ:**۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ صرف علماء کیلئے ہی ہے بلکہ یہ ہر اس شخص کیلئے ہے جس کے پاس دین کی کوئی خبر ہو اور وہ اس کو چھپائے۔ کیونکہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: ☆"بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَةً" (صحیح بخاری۔ کتاب الانبیاء۔ باب ماذکر عن بنی اسرائیل) "میری طرف سے اگر ایک بات (آیت) بھی تمہیں معلوم ہے تو اسے (آگے لوگوں تک) پہنچا دو"۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہر وہ شخص جو جان بوجھ کر اس علم کو چھپائے گا وہ اس گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو کر معلون اور ملجوم من نار ہو گا۔ (العیاذ باللہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ ہمیں اس گناہ کبیرہ سے محفوظ رکھے اور دین کی اشاعت وتبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

## 31۔ بیوی کا اپنے خاوند کی نافرمانی کرنا

قرآن مجید میں ہے : ﴿ وَاللّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ ' وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ☆﴾(النسآء. ۳۴)

ترجمہ:۔ ''اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں خوف ہو' انہیں نصیحت کرو' اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزا دو''۔

☆حدیث1 : ۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ ءَ اذَانَهُمْ: اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ ' وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَیْهَا سَاخِطٌ ' وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ.

(صحیح ترمذی۔ ج۱' ص۱۱۳)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' تین اشخاص ایسے ہیں کہ ان کی نماز ان کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی' (یعنی اوپر نہیں جاتی)۔ مفرور (بھاگنے والا) غلام یہاں تک کہ وہ واپس (اپنے مالک کے پاس) آ جائے' وہ عورت کہ اس نے ساری رات گزار دی اور اس کا شوہر اس سے ناراض ہے اور تیسرا قوم کا وہ امام کہ اس کی قوم اس سے نفرت کرتی ہو''۔

☆حدیث: 2 ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِکَةُ حَتّٰی تَرْجِعَ (صحیح بخاری۔ کتاب النکاح۔ باب اِذا باتت المراۃ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت ﷺ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے بستر کو چھوڑ کر اکیلی رات گزارتی ہے تو فرشتے اس پر اس کے واپس لوٹنے تک 'لعنت بھیجتے ہیں''۔

☆حدیث3:۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلٰی فِرَاشِهٖ فَأَبَتْ ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَیْهَا ، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ. (صحیح بخاری۔ کتاب بدء الخلق: باب إذا قال احدکم ''آمین'')

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے' اور وہ انکار کرے جس کی وجہ سے شوہر اس پر غضبناک (ناراض) ہو کر رات گزارے' تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں''۔

☆حدیث4:۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَوْ کُنْتُ آمِرًا أَحَداً أَنْ یَّسْجُدَ لِأَحَدٍ ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. (صحیح ترمذی۔ ج ا' ص ۳۴۰)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' اگر میں (مخلوق میں سے) کسی کو حکم دیتا کہ وہ (مخلوق میں سے) کسی کو سجدہ کرے' تو میں عورت کو ضرور یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے''۔

☆حدیث5:۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَکْثِرْنَ الْإِسْتِغْفَارَ ، فَإِنِّیْ رَأَیْتُکُنَّ أَهْلَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ جَزْلَةٌ وَمَالَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَکْثَرُ أَهْلِ النَّارِ ، قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ.

(صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب بیان نقصان الایمان بنقص الطاعات)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے فرمایا' اے عورتوں کی جماعت تم صدقہ دو اور استغفار زیادہ کیا کرو' کیونکہ میں نے جہنم میں اکثر (زیادہ) عورتوں کو دیکھا ہے۔ ایک عقل مند عورت بولی یا رسول اللہ ﷺ کیا سبب ہے؟ ہم عورتیں کیوں زیادہ جہنم میں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو اور خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو"۔

**وضاحت** خاوند کی نافرمانی انتہائی گناہ کبیرہ ہے۔ اوپر احادیث میں بہت سخت وعید آئی ہے صرف اس آخری حدیث نمبر 5 کو ہی لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ عورت کو اپنے خاوند کی ہر حال میں اطاعت اور فرمانبرداری کرنی چاہیئے' دیکھئے صرف ناشکری کی سزا جہنم ہے چہ جائیکہ نافرمانی کی جائے۔

اس لئے ایک مسلمان عورت کو اللہ تعالیٰ کا ڈر اپنے دل میں رکھنا چاہیے اور اللہ رب العزت اور فرشتوں کی لعنت کا حقدار نہیں بننا چاہیے۔ نہ ہی اپنے شوہر کی نافرمانی کرے اور نہ اس کے حکموں کی سرتابی کرے۔ کیونکہ اسے جان لینا چاہیے کہ صرف وہی اس کی بیوی نہیں بلکہ اگر وہ نیک ہے تو اس کی ایک بیوی جنت میں حورعین بھی ہے اور جب یہ دنیا کی عورت اپنے خاوند کی نافرمانی کرتی ہے اور اسے تکلیف پہنچاتی ہے تو فوراً جنت کی حور اس کو مخاطب کر کے کہتی ہے!

## جنت کی حور کا دنیا کی عورت (بیوی) سے مکالمہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی عورت اپنے خاوند کو ایذا دے (نافرمانی کی شکل میں یا کسی اور طریقہ سے) تو جنت کی حور جو اس مرد کی بیوی ہے' کہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے تباہ کرے اس کو مت ستا (تنگ نہ کر) وہ تو تیرے پاس چند روز کیلئے (مہمان) اترا ہے' اور قریب ہے کہ تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(صحیح ابن ماجہ۔ کتاب النکاح۔ باب فی المراۃ توذی زوجھا۔ صحیح آداب الزفاف حدیث ۱۷۸۔ الصحیحۃ حدیث نمبر ۱۷۳)

اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں' بیٹیوں اور بیویوں کو اپنے اپنے خاوندوں کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نافرمانی سے بچنے کی توفیق بخشے تاکہ یہ تمام اطاعت کرکے رب تعالیٰ سے جنت کا سرٹیفکیٹ حاصل کرسکیں۔ آمین ثم آمین۔

## 32. خاوند کے خلاف بیوی کو بھڑکانا

☆ ارشاد رحمۃ اللعالمین ہے: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَاَةً عَلٰی زَوْجِهَا ☆

(ابوداؤد۔ کتاب الطلاق۔ باب فیمن خبب امراۃ الخ۔ الصحیحۃ حدیث نمبر ۲۵۔۳۲۴)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف اکسائے (بھڑکائے) وہ ہم میں سے نہیں'' (یعنی اسلامی طریقہ پر نہیں بلکہ شیطانی طریقہ پر ہے)

**وضاحت** موجودہ دور میں جب ہم اپنے گردونواح میں نظر دوڑاتے ہیں تو اس بات کا بخوبی علم ہو جاتا ہے کہ آج کل کتنے لوگ اس گناہ کبیرہ کا ارتکاب کر رہے ہیں اور طرح طرح کی باتوں سے اپنی بیٹیوں' بہنوں کو سمجھاتے رہتے ہیں کہ تو نے اپنے خاوند کے ساتھ اس طرح رہنا ہے اس پر خوب اپنا دباؤ ڈالنا ہے اس سے کبھی بھی غفلت نہیں برتنی بلکہ ہمیشہ یہ سمجھنا کہ یہ ہمارے سر کا سانپ ہے جو کسی بھی وقت تجھے ڈھسے گا' اس سے ہوشیار ہو کر اپنی زندگی بسر کرنا۔ نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ جتنی مرتبہ عورت اپنے میکے جاتی ہے اتنی مرتبہ ہی اپنے خاوند کے خلاف ایک نیا سبق سیکھ کر آتی ہے اور اس کو اپنے خاوند کے خلاف استعمال کرنا شروع کر دیتی ہے۔ خاوند پہلے تو کچھ برداشت کرتا ہے لیکن جب معاملہ اس کی برداشت سے باہر ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جاتا ہے تو وہ اس بیوی سے نفرت کرنا شروع کر دیتا ہے ادھر عورت چونکہ نت نئے سبق حاصل کرتی رہی تھی تو اس کے دل میں بھی ایک قدرتی نفرت خاوند کے خلاف پیدا ہو جاتی ہے۔ بالآخر نتیجہ طلاق تک پہنچ جاتا ہے جس سے نسل نو کا ضیاع اور بربادی ہو جاتی ہے اور اس سے شیطان بہت خوش ہوتا ہے۔

سوچنے کا مقام یہ ہے کہ آخر اس ساری خرابی میں ہاتھ کس کا ہے؟ اس کو کیا ملا' کیا حاصل ہوا' سوائے اس کے کہ شیطان کو خوش کر کے ایک گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا' اور دین اسلام کے طریقہ سے علیحدہ ہو گیا اور شیطان کے طریقہ پر چل نکلا۔

آج کل تو انتہائی افسوس سے اس بات کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے کہ جو لوگ ان معاملات کی اصلاح کرنے والے تھے دین کو سمجھنے والے اور لوگوں کو دین کی تبلیغ کرنے والے تھے (اس میں صرف مرد نہیں بلکہ عورتیں بھی تبلیغ کا جھنڈا اٹھائے پھرتی ہیں اور بہت وعظ کرتی ہیں) انہوں نے بجائے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو شوہر کے ساتھ اپنی زندگی خوشگوار بسر کرنے کی تلقین کرنی تھی بلکہ وہ اس کو اس طرح اکساتے ہیں کہ اس کے دل میں ایک قدرتی نفرت پیدا ہو جاتی ہے مثلاً ٹھیک ہے تو ادھر ہی ہمارے گھر میں زندگی گزار جب خاوند لینے آئے گا تو دیکھا جائے گا (العیاذ باللہ)۔

جو لوگوں کے مصلح' ان کی خیر خواہی کرنے والے' ان کے گھروں کی اصلاح کرنے والے تھے' ان کا یہ حال ہے تو جاہلوں کا کیا حال ہو گا جو پہلے ہی دین سے دور ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے علماء کی اصلاح کرے اور ان کو اسلام کے مطابق لوگوں کی اصلاح اور خیر خواہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کو شیطان کے راستہ پر چلنے سے محفوظ فرمائے' آمین ثم آمین۔ تا کہ وہ اس گناہ کبیرہ سے بچ سکیں کیونکہ شیطان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا راستہ بہرحال گناہ کبیرہ کا راستہ ہے۔

طوالت کے ڈر سے بس اسی پر اکتفا کرتے ہیں ورنہ اور بہت سی خرابیاں ہیں جو اس گناہ کے مرتکب ہونے والوں کو درپیش ہوتی ہیں اور بہت سی احادیث اس گناہ کبیرہ پر متنبہ کرتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ (سوال) نہ کرے"۔

(صحیح سنن ابوداؤد۔ کتاب الطلاق۔ باب فی المراۃ تسأل)

سوال ضروری نہیں کہ واضح کیا جائے کہ آپ اس کو طلاق دے دیں بلکہ بیوی کو اتنا بھڑکایا جائے کہ وہ خاوند کو اتنا تنگ کر دے کہ وہ طلاق دینے پر مجبور ہو جائے تو گویا اس نے اس سے طلاق کا مطالبہ بذات خود کیا اور ایک کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا کہ دو خاندانوں کو جدا کر دیا جائے۔ جس سے شیطان بہت خوش ہوتا ہے" اور اپنے اس لشکری کو اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہاں (مقرب) تو تو ہی ہے" (معاشرہ کی مہلک بیماریاں بحوالہ مسلم۔ ص ۷۲۳) من **الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ** (سورۃ الناس /۶) وہ جنوں اور انسانوں دونوں میں سے ہوسکتا ہے"۔

ایک عقلمند انسان کو خود ہی اندازہ کر لینا چاہیے کہ یہ کتنا بڑا گناہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اپنی بہنوں' بیٹیوں اور بیویوں کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ازدواجی زندگی کی گاڑی صحیح سمت چلتی رہے اور اپنی منزل پر پہنچ جائے۔ آمین ثم آمین

## 33۔ عورتوں کا بے پردہ اور بن سنور کر نکلنا

ارشاد رب العالمین ہے: ﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى☆﴾ (الاحزاب. ۳۳)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو' اور جاہلیت کی طرح بن سنور کر نہ نکلو۔

☆ارشاد رحمۃ للعالمین ہے 1: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ' صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِلَمْ أَرَهُمَا ' قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَاالنَّاسَ ' وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ' رُؤُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ ' لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا ' وَإِنَّ رِيْحَهَالَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا☆(صحیح مسلم۔ کتاب صفۃ جہنم واھلہا۔باب صنفان من اھل النار.....)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں' جن کو میں نے اب تک نہیں دیکھا ہے (آئندہ آئیں گی) ایک وہ قوم ہوگی جس کے پاس گائے کے دموں کی طرح کوڑے ہوں گے' اور لوگوں کو ان کوڑوں سے ماریں گے' دوسری صنف ان عورتوں کی ہوگی جو لباس پہنے ہوں گی مگر برہنہ (ننگی) معلوم ہوگی' دوسروں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود ان کی طرف مائل ہونگی' ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوں گے' یہ عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی' بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گی' اگرچہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہوگی''۔

**وضاحت** مذکورہ آیت وحدیث میں جب یہ بات واضح کر دی گئی کہ عورت کیلئے بے پردہ بن سنور کر نکلنا ایک گناہ کبیرہ ہے تو پھر حیلے بہانے تراشنے کی ضرورت ہی کیا ہے بلکہ آیت کریمہ کو سامنے رکھنے سے پتہ یہ چلتا ہے کہ جب مذکورہ حکم امہات المومنین اور اولین پاکباز خواتین اسلام کیلئے تھا تو دیگر عورتیں بدرجہ اولیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس حکم میں شامل ہوں گی اور اس کی پابند ہوں گی کہ وہ مردوں سے آزادانہ میل جول نہ رکھیں' بن سنور کر نہ نکلیں اور جب تک حقیقی حاجت اور ضرورت لاحق نہ ہو' بازاروں یا چوراہوں پر ہرگز نہ نکلیں' اس لئے کہ ان کے نتائج حد درجہ خطرناک ہوں (جن کو آگے چل کر ہم ذکر کریں گے )اسی طرح اگر حدیث کو سامنے رکھا جائے تو اس بات کا جاننا مشکل نہ ہوگا کہ بن سنور کر بے پردہ نکلنا کتنا بڑا گناہ کبیرہ ہے کہ اس عورت کا جنت میں جانا تو دور کی بات ہے وہ تو جنت کی خوشبو تک حاصل نہ کر سکے گی جو بے پردہ بن سنور کر باہر نکلتی ہیں اور آج کل تو اس بات کو بالکل عار سمجھا ہی نہیں جاتا کہ کسی کی بیٹی' بیوی یا بہو اور بہن ننگے منہ باہر نکلے بلکہ اس طرح بن سنور کر اپنے بوائے فرینڈ (Boy Friend) کے ساتھ اختلاط (میل جول )کو فخریہ محسوس کیا جاتا ہے اور اس کو فخر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے (العیاذ باللہ) ۔آجکل بے غیرتی اور فحاشی اتنی عام ہو چکی ہے کہ ایک مسلمان کا اسلام کے مطابق زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے اور جس کو یہ جدید مہذب لوگ جدید یا ایڈوانس دور سے یاد کرتے ہیں جتنی خرابیاں اور بھیانک واقعات اس میں رونما ہو رہے ہیں شاید ماضی میں اس کی مثال مشکل سے ملے۔

تو آیئے جب آپ نے بے حجابی اور اختلاط کی ممانعت اور اس کے گناہ کبیرہ ہونے پر آیت وحدیث جان لی ہیں تو اب ہم ذیل میں ان چند عواقب اور نتائج کو پیش کرتے ہیں' جو عورتوں کے بے پردہ نکلنے' اور بازاروں' سکولوں' کالجوں' یونیورسٹیوں' دواخانوں اور تجارتی مراکز میں آزادانہ اختلاط کی صورت میں سامنے آ رہے ہیں پھر یہ نتائج دن بدن بھیانک صورتحال اس لئے اختیار کرتے جا رہے ہیں' کہ موجودہ دور میں تجارتی اشیاء کی کھپت بڑھانے اور ان کا پروپیگنڈہ کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کیلئے حسین وجمیل لڑکیوں اور عورتوں کو ملازم رکھا جاتا ہے۔

## مفاسد اور خرابیاں

### ۱۔ شرعی نکاح کے بجائے زنا اور فحش کاری کا رجحان۔

یہ رجحان اس لئے بڑھتا جا رہا ہے کہ صنف نازک بازار کے مال کی طرح عام ہو چکی ہے اور اس پر مستزاد کہ اس صنف نازک نے خود کو بنا سنوار کر دلربا اور دلفریب بنا کر بازار میں لا ڈالا اور ادھر شیطان بھی کیل کانٹے سے لیس ہو کر پیچھے پڑا ہوتا ہے۔ لامحالہ شہوت رانی اور حرص و ہوس کا بازار ہی گرم ہوتا ہے۔

### ۲۔ خاندانی اور عائلی نظام میں بگاڑ اور طلاق کا عام ہونا:۔

اس خرابی کی بڑی وجہ میاں بیوی کی ایک دوسرے سے بے نیازی اور ان کا آپس میں کھچاؤ ہے۔ جس کی وجہ سے ان میں باہم بے اعتمادی کی فضا پیدا ہو چکی ہے' باہمی میل جول' محبت اور چین وسکون عنقا ہو گیا ہے اور اس کے نتیجہ میں خاندان کی بنیادیں ہل چکی ہیں' جس سے مضبوط اور صالح سماج کی تشکیل ہوتی ہے۔

### ۳۔ فحش کاری اور شہوت رانی کا پھیل جانا:۔

اس کی وجہ ان عورتوں کی بہتات ہے جو فحش کاری کو دل سے چاہتی ہیں' جو سر بازار آبرو کا سودا کرتی ہیں' اس کی ہی روٹی کھاتی ہیں۔ ہر کس وناکس کی سواری کیلئے خود کو پیش کرتی ہیں۔ کسی کا بھی ردیف بننا گوارا کرتی ہیں۔ حالانکہ انجام کو وہ بھی جانتی ہوتی ہیں کہ اس طرح وہ معاشرہ کی ذلیل ترین عورت بن جاتی ہیں۔

### ۴۔ نوع انسانی کی نسل کشی:۔

مخلوط اور بے حیائی کے ماحول میں سانس لینے والا سماج ان گنت مہلک وخطرناک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حالات کی زد میں ہے جو اسے ہلاکت اور تباہی کی طرف لے جاتے ہیں' ازدواجی روابط کے ٹوٹنے کے اعلانات ہوتے ہیں اور پھر شادی بیاہ کی بجائے زنا کاری کے عام ہونے کی نوید بنتے ہیں' اور زنا کار عورتوں کا یہ ذہن ہوتا ہے کہ حمل سے ان کے جسم کی خوبصورتی کو دیمک لگ جائے گی' اس لئے بہرصورت اس کیلئے امتناع حمل کی تدبیر ناگزیر ہے۔ نیز اسی تصور کی بناء پر میاں بیوی میں اولاد کا رجحان دن بدن گھٹتا جا رہا ہے کیونکہ ان کی نظر میں یہ بلا اور مصیبت کا باعث ہوتے ہیں۔

یہ ہیں چند عواقب و نتائج جو بے حجابی اور اختلاط کے سبب پیدا ہوتے ہیں بھلا اب بھی سمجھ نہیں آئی کہ بے پردہ بن سنور کر عورتوں کا نکلنا کتنا بڑا گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے گھروں کو صحیح اسلامی منہج پر چلانے کی اور افراد خاندان کی اسلامی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم ان برے عواقب و نتائج سے اپنے آپ کو' اپنی بہو' بیٹیوں' بیویوں اور اپنے پورے خاندان کو بچا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین یارب العالمین

الحمدللہ ! کبیرہ گناہوں کے متعلق کافی کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اب آگے صغیرہ گناہوں کے متعلق اختصار کے ساتھ ذکر کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز

# صغیرہ گناہ

قارئین کرام! اس سے قبل آپ نے کبیرہ گناہوں کے متعلق تفصیل سے مطالعہ کیا اگرچہ ان کے علاوہ بھی کبیرہ گناہ ہیں مثلاً والدین کو گالی دینا' قبروں کو سجدہ گاہ بنانا' بلاعذر جمعہ کو ترک کرنا وغیرہ لیکن طوالت کے ڈر سے انہی پر اکتفا کیا گیا ہے۔

آیئے اب صغیرہ گناہوں کے متعلق اختصار کے ساتھ ذیل میں ذکر کرتے ہیں۔

صغیرہ گناہوں کی فہرست اگرچہ بہت لمبی ہے جس کا شمار مشکل ہے بہرحال چند اہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نمونے دلائل کے ساتھ ذکر کئے جائیں گے تا کہ یہ کتاب مختصر اور مفید ہو سکے۔
اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر سعی کو اپنی بارگاہ اقدس میں مقبول و منظور فرمائے' آمین

# (نمونے کے چند صغیرہ گناہ)

۱۔ کسی مسلمان بھائی سے بلاشرعی عذر تین دن سے زیادہ ناراض رہنا۔
۲۔ مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنا۔
۳۔ کسی کو گالی دینا۔
۴۔ اپنی اولاد میں تحفہ دینے میں برابری نہ کرنا۔
۵۔ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا۔
۶۔ منگنی پر منگنی کرنا۔
۷۔ سودے پر سودا کرنا۔
۸۔ کسی فاسق و فاجر کے پاس بیٹھنا۔
۹۔ جمعہ کی اذان کے بعد خرید و فروخت کرنا۔

ان کے علاوہ بھی بہت سے صغیرہ گناہ ہیں جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔اب بالترتیب دلائل کا ذکر کیا جاتا ہے اور پھر ان کی معافی کا ذکر بھی ہوگا

## کسی مسلمان بھائی سے بلاشرعی عذر تین دن سے زیادہ ناراض رہنا۔

۱۔☆عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ ، یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا ، وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.
(صحیح بخاری۔کتاب الادب۔باب الھجرۃ۔)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ: ۔ ''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کسی آدمی کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد ناراض رہے (اور ان کی حالت یہ ہو کہ جب) وہ دونوں ملتے ہیں' یہ اس سے اعراض کرتا (منہ موڑتا) ہے اور وہ اس سے منہ موڑ لیتا ہے' اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں ابتداء کرے گا''۔

## مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنا۔

۲۔ ☆ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ' مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَنْشُدُ ضَالَّةً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا.

(صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد۔)

ترجمہ: ۔ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص کسی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو کہے کہ اللہ تعالیٰ (تیری) اس چیز کو واپس نہ کرے کیونکہ مساجد ان (گم شدہ چیزوں کے اعلان) کیلئے نہیں بنائی گئیں''۔

## کسی کو گالی دینا۔

۳۔ ☆ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ کُفْرٌ. (صحیح بخاری۔ کتاب الادب۔ باب ما ینھی عن السباب واللعن)

ترجمہ: ۔ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق (نافرمانی) ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اپنی اولاد میں تحفہ دینے میں برابری نہ کرنا

۴۔ ☆ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی الله عنه قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِيْ بِبَعْضِ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّيْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقَ أَبِيْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُشْهِدُهُ عَلٰى صَدَقَتِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لَا قَالَ اتَّقُوااللّٰهَ وَاعْدِلُوْا فِيْ أَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِيْ فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِيْ إِذاً فَإِنِّيْ لَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ.

(صحیح مسلم۔کتاب الھبات۔باب کراھۃ تفضیل بعض الاولاد فی الھبۃ)

ترجمہ:۔ ''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھ پر (بطور تحفہ) اپنا بعض مال صدقہ کیا۔ میری ماں عمرہ بنت رواحہ نے کہا میں اس وقت تک خوش نہیں ہوں گی جب تک کہ تو (اس صدقہ پر) رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہ بنا لے' میرے والد رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔میرے اس صدقہ پر گواہ بنانے کیلئے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اپنی تمام اولاد کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے (یعنی تمام پر ایسا ہی صدقہ کیا ہے) (میرے باپ نے) کہا نہیں' آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو' میرے باپ نے واپس آ کر صدقہ لوٹا لیا اور دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس پر گواہ نہ بناؤ' کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا''۔

## مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا

۵۔ ﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ أَحَداً﴾ (سورۃ الجن.۱۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ یقیناً تمام مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے خاص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو (غیر اللہ کو نہ پکارو یا پھر ان میں دنیاوی باتوں سے گریز کرو)

## منگنی پر منگنی کرنا رسوے پر سودا کرنا

٦٬٧۔☆ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّبِيْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ ، وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهٗ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ.

(صحیح بخاری۔ کتاب النکاح۔ باب لا یخطب علی خطبۃ اخیہ)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا' کہ کوئی تمہارا کسی کے سودے پر سودا کرے' اور نہ ہی کوئی آدمی اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے یہاں تک کہ پہلے والا منگنی کرنا چھوڑ دے یا پھر اس کو اجازت دے دے۔ (یہ حدیث۔٦' ٧ دونوں نمبروں کو شامل ہے)

## کسی فاسق وفاجر کے پاس بیٹھنا

٨۔ (الف) ﴿ وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْ اٰيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ☆﴾(الانعام. ٦٨)

ترجمہ:۔ ''اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جائیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں' اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالموں کے ساتھ مت بیٹھیں''۔

(ب)۔ ﴿وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا☆﴾(الانعام. ٧٠)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترجمہ:۔ ''اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے''۔

یقیناً جو دین کو کھیل تماشا بناتا ہے اور اسے کھیل تماشا سمجھتا ہے وہ فاسق و فاجر ہی ہوسکتا ہے یا پھر بہت بڑا باغی۔

## جمعہ کی اذان کے بعد خرید وفروخت کرنا

۹۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ☆﴾(الجمعة. ۹)

ترجمہ:۔ ''اے ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف جلدی کرو' اور خرید وفروخت چھوڑ دو' یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو''۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! اب کچھ صغیرہ گناہوں کے کفارہ کے متعلق چند آیات واحادیث کا ذکر کریں کیونکہ کبیرہ گناہ تو توبہ سے ہی معاف ہو سکتے ہیں اور وہ بھی موت اور سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے پہلے جب موت وحیات کی کشمکش میں انسان ہوگا تو اس وقت توبہ قبول نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

۱۔ ﴿وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ حَتّٰى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّيْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ' أُولٰٓئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا☆﴾(النساء. ۱۸)

ترجمہ:۔ ''ان کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آ جائے تو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور ان کی توبہ بھی قبول نہیں جو کفر پر ہی مر جائیں' یہی لوگ ہیں جن کیلئے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے"۔

۲۔ ☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْ غِرْ.**

(صحیح سنن ترمذی۔ج ۳' ص ۱۷۵)

ترجمہ:۔ "یقیناً اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے جب تک وہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلاء نہیں ہو جاتا"۔ یعنی اس کے گلے سے غرغرہ آواز آنا شروع ہو جائے تو اس کیلئے توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

(صغیرہ گناہوں کو معاف کرنے کا تو اللہ تعالیٰ بہانہ ہی چاہتا ہے)۔

## آیات من القرآن الکریم:۔

۱. **﴿ إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ☆﴾**(النساء. ۳۱)

ترجمہ:۔ "اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ مٹا دیں گے"۔

۲۔**﴿ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ☆﴾** (هود. ۱۱۴)

ترجمہ:۔ "یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں"۔

۳۔ **﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ☆﴾** (العنكبوت. ۷)

ترجمہ:۔ "اور جو لوگ ایمان لائے اور بمطابق سنت کام یعنی اعمال صالحہ کئے ہم ان کے تمام گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور انہیں ان کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# احادیث من النبی الکریم ﷺ:۔

۱۔☆ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَایَاهُ وَإِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (صحیح بخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل التسبیح)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جو شخص ایک دن میں سومرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے تو اس کی تمام غلطیاں (خطائیں) اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں' مٹادی جاتی ہیں''۔

۲۔ ☆عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ ' کَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَکُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَکَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذَالِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ.....

(صحیح بخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب صفۃ ابلیس وجنودہ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک دن میں سومرتبہ (یہ کلمات) لا إلہ إلا اللہ ..... آخر تک ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' اسی کی ہی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے ہی تمام تعریفات ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر مطلق ہے'' کہے' اس کیلئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر وثواب اور اس کی سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سو گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور وہ سارا دن شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے''۔

۳۔ ☆عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرُ.**

(صحیح مسلم۔ کتاب الطھارۃ۔ باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبہ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے' پانچوں نمازیں' جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک درمیانی گناہوں کو مٹانے والے ہیں جب تک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

۴۔☆ **عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ.** (صحیح مسلم۔ کتاب الطھارۃ۔ باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا اور درجات بلند کر دیتا ہے؟ انہوں (صحابہ کرامؓ) نے عرض کیا کیوں نہیں ضرور یا رسول اللہ ﷺ بتلایئے! آپ ﷺ نے فرمایا' مشکل کے وقت مکمل وضو کرنا' مساجد کی طرف زیادہ پیدل چل کر جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی تو رباط ہے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا یا نفس کو عبادت پر روکے رکھنا) ہے۔

ان کے علاوہ بہت سی دوسری آیات واحادیث بھی ہیں جن میں اس بات کا ذکر ہے کہ اگر انسان گناہ کبیرہ سے بچتا رہے تو اس کے صغیرہ گناہوں کو ان اعمال صالحہ کی بدولت معاف کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کبیرہ وصغیرہ گناہوں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(س)
(۱۵) السنن : لأبی محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی (ت ۲۵۵ ھ)
(۱۶) سلسلة الأحادیث الصحیحة : لمحمد ناصر الدین الألبانی (ت ۱۴۲۰ ھ)
(ش)
(۱۷) شرح العقیدة الطحاویة : لصدرالدین محمد بن علاء الدین ابن أبی العزی الحنفی (ت ۷۹۲ھ)
(۱۸) صحیح الجامع الصغیر وزیادة : للألبانی (ت. ۱۴۲۰ھ) المکتب الإسلامی!
(۱۹) صحیح سنن أبی داود باختصار السند : للألبانی (ت. ۱۴۲۰ھ) مکتب التربیة العربی لدول الخلیج!
(۲۰) صحیح سنن النسائی بإختصار السند : للإلبانی (ت. ۱۴۲۰ ھ) مکتب التربیة العربی لدول الخلیج
(۲۱) صحیح سنن إبن ماجه بإختصار السند : للألبانی (ت =۱۴۲۰ ھ) مکتب التربیة العربی لدول الخلیج
(۲۲) صور من حیاة الصحابة : للدکتور عبدالرحمن رافت الباشا دارالنفائس . بیروت الطبعة الأولی:
(۲۳) صحیح ابن خزیمة : لأبی بکر محمد بن اسحاق بن خزیمة النیسا بوری (ت ۳۱۱ھ) تحقیق ' الدکتور محمد مصطفیٰ الأعظمی ' المکتب الإسلامی:
(ف)
(۲۴) فتح الباری بشرح صحیح البخاری : لأحمد بن علی بن حجر العسقلانی (ت ۸۵۲ھ) تصحیح ' محب الدین الخطیب ورقم کتبه وأبوابه ' محمد فواد عبدالباقی ' دارالریان للتراث القاهرة
(ک)
(۲۵) کتاب الکبائر : لمحمد بن عبدالوهاب
(م)
(۲۶) المسند : للإمام أحمد بن حنبل (ت ۲۴۱ ھ)
(۲۷) المستدرک علی الصحیحین : لأبی عبداللہ الحاکم النیساہوری (ت ۴۰۵ھ) تحقیق مصطفی عبدالقادر عطاء ' دارالکتب العلمیة. بیروت:
(۲۸) المعجم الکبیر : لأبی القاسم سلیمان بن أحمد الطبرانی (ت ۳۶۰ھ) تحقیق حمدی عبدالمجید السلفی ' دار إحیاء التراث العربی :
(۲۹) المعجم الأوسط : لأبی القاسم سلیمان بن أحمد الطبرانی (ت ۳۶۰ھ) دارالحرمین. القاهرة:
(۳۰) مشکاة المصابیح : لأبی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی تحقیق محمد ناصر الدین الألبانی. المکتب الإسلامی:
(۳۱) معاشره کی مهلک بیماریاں اور ان کا علاج : لأحمد بن حجر قاضی دوحه قطر
(ن)
(۳۲) نفس کا تزکیه (اردو) : لبنت الإسلام = ادارہ بتول ' ۸ سلطان احمد رود إشره لاهور

## تمت بالخیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# ہماری دعوت

1۔ قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح سنت کی طرف رجوع اور سلفِ صالحین کے راستے پر چلتے ہوئے قرآن وسنت کو سمجھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا۔

2۔ مسلمانوں کو ان کے دینِ حق سے آشنا کرانا۔ انہیں دین کے ارشادات اور احکامات پر عمل کرنے کی طرف بلانا۔ نیز ان مسائل وآداب سے آراستہ ہونے کی طرف دعوت دینا جو ان کیلئے رضائے الٰہی کی ضمانت دیتے ہیں اور انکی خوش نصیبی اور عزت وعظمت کو یقینی بناتے ہیں۔

3۔ مسلمانوں کو شرک کی تمام شکلوں سے ڈرانا۔ نیز ان بدعات، بیرونی نظریات و تصورات اور منکر وموضوع احادیث سے انہیں خبردار کرنا جن سے دینِ اسلام کا جمال بگڑ کر رہ گیا ہے اور مسلمانوں کی ترقی وپیش قدمی رک گئی ہے۔

4۔ اسلامی قوانین کی حدود میں رہتے ہوئے آزاد اسلامی سوچ کو زندہ کرنا اسے فعال اور متحرک بنانا نیز اس بے حسی، کاہلی اور تعطل کو ختم کرنا جس سے بہت سارے مسلمانوں کی عقلوں کو زنگ آلود کر دیا ہے اور انہیں اسلام کے صاف وشفاف چشمے سے دور کر دیا ہے۔

5۔ اسلامی زندگی کی تجدید، اسلامی معاشرے کی تعمیر اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی حکومت کے عملی نفاذ کیلئے جدوجہد۔

یہی ہماری دعوت ہے اور ہم تمام مسلمانوں کو اس امانت کے اٹھانے اور اسے ادا کرنے میں اپنی تائید وتقویت کی طرف بلاتے ہیں۔ اس طرح وہ خود بھی اِنشاء اللہ تعالیٰ ترقی سے ہمکنار ہونگے اور اسلام کے عالمگیر مشن کی نشر واشاعت بھی ہوگی۔

قارئین کرام! اگر آپ بھی دینی کتب کی طباعت اور ان کی نشر واشاعت میں حصہ ڈالنا چاہیں تو درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔


مکتبہ حسین محمد

جامع مسجد علی المرتضیٰ نور روڈ، صدیقیہ کالونی بادامی باغ لاہور۔ فون نمبر: 37281350


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ